حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سوانح حیات

مکمل حیاتِ اعلیٰ حضرت

مُصنّف:

ملک العلماء حضرت علامہ محمد ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب:

علامہ مفتی مطیع الرحمٰن رضوی

تصحیح

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

ناشر

اکبر بک سیلرز لاہور

for more books click on link

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جلد دوم

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تصانیف

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی پیدائش اور نشونما اس خاندان میں ہوئی جو علمی و عملی خاندان تھا، جہاں درس و تدریس وعظ و تقریر اور سب سے زیادہ تصنیف و تالیف، انشاء و تحریر کا دستور تھا۔ اس لیے آپ نے ہوش سنبھالتے ہی تصنیف و تالیف کا چرچا دیکھا۔ (کذا) اس لیے قدرتاً آپ کی طبیعت کا میلان تدریس و تقریر سے کہیں زیادہ تصنیف و تالیف کی طرف تھا۔ اس کے علاوہ قدرت کو آگے چل کر انہیں مجدد مائۃ حاضرہ بنانا اور ان کے علوم و فنون سے زمانۂ دراز تک عرب و عجم، روم و شام اور تمام ممالک اسلامیہ کو فیضیاب کرنا تھا، اس لیے بھی ضروری تھا کہ حضور تدرس و تقریر کے اعتبار سے تصنیف و تحریر کی طرف زیادہ توجہ فرمائیں۔

اس لیے کہ تدرس و تقریر کا اثر محدود، خام اور جلد ختم ہونے والا ہے اور تصنیف و تحریر کا اثر غیر محدود و پختہ اور رہتی دنیا تک باقی رہنے والا ہوتا ہے۔ دنیا میں علماء کرام لاکھوں کیا کروڑوں ہوئے، جنھوں نے اپنے اپنے زمانے میں عالم کو اپنے علوم و فنون سے مستفیض فرمایا۔ جہان میں اپنے علوم کی روشنی پھیلا کر تاریکی و جہالت دور کی۔ مگر آج ہم ان کے نام سے بھی واقف نہیں کہ وہ کون کون تھے؟ کہاں کہاں تھے؟ کن کن علوم کے جامع تھے؟ بہتوں کے ناموں اور ان کے معارف کا کچھ پتا بھی چلتا ہے، تو دوسرے علماء و معاصرین یا بعد کے لوگوں کی تحریر ہی کی بدولت۔ بخلاف امام غزالی، امام رازی، اصحاب صحاح ستہ، ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کہ ان کی تالیفات و تصنیفات کی بدولت آج (لوگ) براہ راست ان کے علوم و فنون سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

محرر المذہب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات کی برکت سے امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے علوم و معارف اور اجتہادیات زندہ ہیں۔ تصوف کی معلومات امام غزالی کی احیاء العلوم، حضرت مخدوم الملک شاہ شرف الدین عالم ہیں۔

ان سب وجوہ سے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے بھی تدریس و وعظ کے اعتبار سے تصنیف و تالیف کی طرف زیادہ توجہ فرمائی۔ جس وقت آٹھ سال کی عمر شریف تھی، آپ نے ھدایۃ النحو کی شرح عربی زبان میں تالیف فرمائی۔ اس کے بعد تیرہواں سال جب عمر شریف کا ہوا، اس وقت حمد و ہدایت کی تعریف میں عربی زبان میں ایک رسالہ تصنیف فرمایا جس کا نام ضوء النہایۃ فی اعلام الحمد والہدایۃ ہے۔

میں نے ۱۳۲۷ھ میں حسب فرمائش مولانا المکرم حبیبنا الافخم جناب مولانا مولوی سیّد محمد عبدالجبار صاحب قادری

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حیدر آبادی غفرلہ رحمۃ اللہ رحمتہ واسعتہ یوم ینادی المنادی، اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی پچاس علوم وفنون میں تصانیف کثیرہ کی فہرست مع فن وزبان وکیفیت ومضمون وسال تصنیف کے بیان میں، ایک رسالہ مسمیٰ بنام تاریخی المجمل المورد التالیفات المجدد تحریر کیا تھا، جو اسی زمانے میں مطبع پٹنہ میں بااہتمام حضرت مولانا ابوالمساکین محمد ضیاء الدین صاحب پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ چھپ کر شائع ہو چکا تھا۔ اس میں ساڑھے تین سو تصنیفات وتالیفات کی مفصل فہرست درج تھی۔

اس کے بعد جب ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ میں چار مہینے کی فرصت لے کر اعلیٰ حضرت کی تصنیفات کی اشاعت کے سلسلے میں بریلی شریف قیام کا موقع ملا۔ تو ۱۳۲۷ھ کے بعد سے وصال تک جس قدر تصنیفات ملی تھیں، ان کو بطور ضمیمہ اس رسالہ کے، اضافہ کیا، تو تصنیفات چھ سو سے فاضل ہو گئیں۔ جو چار قسموں پر منقسم ہیں:

1۔ تصانیف خاصہ جن کے نام تاریخی ہیں۔

2۔ وہ تصانیف خاصہ جن کے نام تاریخی نہیں۔

3۔ تصنیفات اصحاب وقدسی احباب جن کے نام تاریخی ہیں۔

4۔ وہ تصنیفات اصحاب جن کے نام تاریخی نہیں۔

قسم سوم وچہارم، اگرچہ بنام تلامذہ واصحاب ہیں، لیکن درحقیقت (ان کو) اعلیٰ حضرت ہی کی تصنیف سمجھنا چاہیے، اس لیے کہ یہ وہ کتابیں ہیں، جو تلامذہ نے لکھ کر بغرض اصلاح پیش کیں، لیکن ان پر اصلاح کیا ہوئی! وہ مستقل تصنیف ہی ہو گئیں۔ اس لے ایسی کتابوں کو اعلیٰ حضرت نے اپنی طرف منسوب کرنا پسند نہ فرمایا۔ علاوہ بریں یہ اساتذہ علماء کی قدیم عادت ہے کہ کسی مصلحت سے اپنی کتاب کو کسی شاگرد کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، اور قدیم زمانہ سے حال تک، اس کا بلانکیر رواج ہے۔ اعلیٰ حضرت کی تصنیفات ۱۳۲۷ھ تک ساڑھے تین سو تھیں، جن کا بیان میں نے اپنے رسالہ المجمل المورد لتالیفات المجدد میں کیا ہے۔ پہلے ان سب کو اسی ترتیب سے ذکر کروں گا۔ اس کے بعد پھر ان کو ترتیب فنون وس علوم ذکر کر کے جو کتابیں میرے پاس ہیں، یا میری نظر سے گزری ہیں، ان کے کچھ تفصیلی حالات لکھوں گا۔ ورنہ فقط نام اور مجمل حالت پر اکتفا کروں گا۔ اس کے بعد بطور ضمیمہ رسالہ المجمل المورد ۱۳۲۷ھ کے بعد سے سال وفات تک تصنیفات کو اسی طرح چار حصے کر کے ان کا شمار، سال تصنیف، نام کتاب، فن، زبان، کیفیت مضمون لکھوں گا۔ اس کے بعد پھر ان سب کو بھی بترتیب علوم وفنون ذکر کر کے تفصیلی حالت بیان کروں گا۔

وباللہ التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

نمبر شمار	سن تصنیف	نام کتاب	فن	زبان	کیفیت	مضمون کتاب
۱	۱۲۸۵	ضوء النهايه في اعلام الحمد والهداية	کلام	ع	مبیضہ	حمد وہدایت کی تعریف
۲	۱۲۸۸	حل خطاء الخط	ردّ وہابیہ	ع	مبیضہ	ردّ خط اسماعیل دہلوی
۳	۱۲۹۰	السعی المشکور فی ابداء الحق والمهجور	کلام	ع	مسودہ	مسئلہ صفات باری تعالیٰ وتحقیق مذہب اہل سنت
۴	۱۲۹۴	معتبر الطالب فی شیون ابی طالب	کلام	ھ	مبیضہ	شرح ابی طالب میں داخل کردیا گیا
۵	۱۲۹۵	نقاء النیرہ فی شرح الجوهره ملقب به النیرة الوضیة فی شرح الجوهرة المضیئة	فقہ	ھ	مطبوعہ لکھنؤ	مسائل حج وزیارت کا بیان یہ رسالہ بار اوّل کے حج میں مکہ مکرمہ میں ایک دن میں تالیف فرمایا (م)
۶	۱۲۹۶	اطائب الاکسیر فی علم التکسیر	تکسیر	ع	ناتمام	علم تکسیر اور مصنف کے ایجادات کثیرہ
۷	=	نفي الفئی عمن بنوره انار کل شیء	فضائل	ھ	مبیضہ	اس بارے میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا (م)
۸	۱۲۹۷	الکلام الهی فی تشبه الصدیق بالنبی	مناقب	ھ	مبیضہ	صدیق اکبر کی سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہتیں
۹	=	وجد المشرق فی بخلوة اسماء الصدیق والفاروق	مناقب	ھ	مبیضہ	صدیق وفاروق کے صدہا تا کہ احادیث میں آئے
۱۰	=	مطلع القمرین فی ابانة سبقة العمرین	عقائد	ھ	مبیضہ	تفضیل شیخین پر کمال مبسوط کتاب (م)
۱۱	=	سلطنة المصطفٰی فی ملکوت کل الوریٰ	فضائل ورود	ھ	مسودہ	فضائل اقدس میں ایمان افروز کتاب (م)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۱۲	۱۲۹۸	اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفٰی والآل والاصحاب	عقائد	ھ	مبیضہ	اللہ ورسول وآل واصحاب کے باب میں اہل سنت کے اعتقاد (م)
۱۳	=	احکام الا الاحکام فی التناول من ید من مالہ حرام	فقہ	ھ	اکثر مبیضہ	مال حرام والے کے ساتھ معاملات اور اس کے نفقات
۱۴	=	انفس الفکر فی قربان البقر	فقہ ورد ھنود	ھ	مبیضہ	ہندوستان میں گائے کی قربانی جاری رکھنا واجب ہے (م)
۱۵	=	اجلال جبریل بجعلہ خادما للمحبوب الجمیل	فضائل	ھ	مسودہ	جبریل امین خادم مصطفٰی ﷺ ہیں
۱۶	=	الامر باحترام المقابر	فقہ ورد	ھ	مطبوعہ	اہلاک الوہابین میں شامل کیا گیا (م)
۱۷	۱۲۹۹	اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی تھامہ	فقہ ورد وہابیہ	ھ	مبیضہ	مسئلہ قیام مجلس میلاد مبارک (م)
۱۸	۱۲۹۹	ھدی الحیران فی نفی الفیء عن شمس الاکوان	فضائل ورد	ھ	مبیضہ	نبی ﷺ کے سایہ نہ ہونے کے باب میں ایک مخالف کا رد (م)
۱۹	=	حسن البراعۃ فی تنفیذ حکم الجماعۃ	فقہ	ع	مسودہ	جماعت اولیٰ اور مسجد واجب ہے۔
۲۰	=	النعیم المقیم فی فرحۃ مولد النبی الکریم	فقہ ورد	ھ	مطبع	رشافۃ الکلام میں شامل کیا گیا۔
۲۱	۱۳۰۰	الزلال الانقٰی من بحر سبقۃ الاتقٰی	تفسیر ورد تفضیلیہ	ع	مبیضہ	آیۃ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کی تفسیر (م)
۲۲	=	بذل الصفا لعبد المصطفٰی	عقائد ورد وہابیہ	ھ	مسودہ	عبدالنبی غلام مصطفٰی نبی بخش ناموں کا جواز
۲۳	=	البشری العاجلۃ من تحف آجلہ	عقائد ورد معتزلہ	ع		تفضیلیہ ومفسقان امیر معاویہ کا رد

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۲۴	=	النذیر الهائل لکل حلف جاهل	مناظرہ ورد	ھ	مبیضہ	مجلس میلاد مبارک کے بارے میں مولوی نذیر احمد دہلوی کے ایک فتویٰ کا انہیں کے دوسرے فتوے سے ردّ
۲۵	۱۳۰۱	منیر العینین فی حکم تقبیل الابهامین	فقہ ورد	ھ	مطبع	اذان میں نام پاک سن کر انگوٹھے چومنا
۲۶	=	المقالة المسفرة عن احکام البدعة المکفرة	فقہ	خ	مسودہ	جو بدعت کفری رکھتا ہو تمام احکام میں مثل مرتد ہے
۲۷	=	المجمل المسدد ان ساب المصطفی مرتد	فقہ	خ	مبیضہ	حضور اقدس ﷺ کی شان میں ادنیٰ گستاخی کرنے والا کافر ہے۔
۲۸	۱۳۰۲	اجود القریٰ لمن یطلب الصحة فی اجارة القریٰ	فقہ	ھ	مبیضہ	دیہات کا رائج ٹھیکہ حرام اور جواز کی صورت
۲۹	=	نسیم الصبا فی ان الاذان یحول الوبا	فقہ ورد وہابیہ	ھ	مسودہ	دافع وبا کو اذان
۳۰	۱۳۰۳	الاحلیٰ من السکر لطلبة سکرر و سر	فقہ	ھ	مطبع حنفیہ	شکر روسر وغیرہ صدہا جزئیات کا قانون
۳۱	۱۳۰۳	الاهلال بفیض الاولیاء ..... بعد الوصال	ردّ وہابیہ	ھ	بمبئی	حیات الموات میں شامل کیا گیا (م)
۳۲	=	مجیر معظم شرح قصیدہ اکسیر اعظم	مناقب	ف	مبیضہ	فضائل سرکار غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۳	=	جمال الاجمال لتوقیف حکم الصلاة فی النعال	فقہ	ع	مسودہ	نیا جوتا پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے اور استعمالی جوتا پہن کر پڑھنے اور مسجد میں جانے کا حکم
۳۴	=	منزع المرام فی التداوی بالحرام	فقہ	چ	ناتمام	حرام چیز بطور دوا بھی استعمال نہیں ہو سکتی
۳۵	۱۳۰۴	مقام الحدید علی خد المنطق الجدید	کلام	ھ	مبیضہ	فلسفہ جدیدہ کا مخالف عقائد ہونا (م)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۳۶	=	معدل الزلال فی اثبات الهلال	فقہ	ھ	مبیضہ	انجمن اسلامیہ بریلی کو اثبات ہلال میں غلط فہمی پر تنبیہ اور مسائل شرعیہ کی تعلیم
۳۷	=	طوالع النور فی حکم السرج علی القبور	فقہ ورد وہابیہ	ھ	ناتمام	قبروں پر چراغ جلانے کے تفصیلی احکام
۳۸	=	البارقة اللمعا علیٰ سامد نطق بالکفر طوعا	فقہ	ع	مسودہ	جو قصداً کلمہ کفر کہے اگرچہ معتقد نہ ہو کافر ہے
۳۹	=	جمل مجلیه ان المکروه تنزیها لیس بمعصیة	فقہ	ع	مسودہ	مکروہ تنزیہی جائز ہوتا ہے اس کو گناہ کہنا خطا ہے
۴۰	=	انوار الانتباه فی حل نداء یارسول الله	فقہ ورد	ھ	مسودہ	یارسول اللہ یا علی کہنے کا جواز
۴۱	=	التاج المکلل فی انارة مدلول کان یفعل	اصول فقہ	ع	ناتمام	لفظ کان یفعل دوام میں نص نہیں
۴۲	۱۳۰۵	تجلی الیقین بان نبینا سیّد المرسلین	عقائد	ھ	مطبع قادری بریلی	سید انبیاء ﷺ کے سب انبیاء سے افضل ہونے پر دلیل (تین سو حدیثیں)
۴۳	=	حیاة الموات فی بیان سماع الاموات	عقائد ورد وہابیہ	ھ	مطبوعہ بمبئی	اموات کے دیکھنے سننے کا ثبوت اور بعد وصال اولیاء کے فیوض و برکات (م)
۴۴	=	انهار الانوار من یم صلاة الاسرار	فقہ ورد	ھ	مطبوعہ بریلی	نماز غوثیہ کا ثبوت مطبوعہ
۴۵	=	ازهار الانوار من صبا صلاة الاسرار	اذکار	ع	مبیضہ	طریقہ و نکات نماز غوثیہ (م)
۴۶	=	اسماع الاربعین فی شفاعة سیّد المحبوبین	حدیث ورد وہابیہ	ع ھ	مبیضہ	شفاعت اقدس ﷺ میں چہل حدیث (م)
۴۷	=	البسط المسجل فی امتناع الزوجة بعد الوطی للمعجل	فقہ	ھ	مبیضہ	زوجہ بعد وطی بھی مہر موجل لینے کے لیے اپنے نفس کو روک سکتی ہے

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۴۸	=	النهی الاکید عن الصلاة وراء عدی التقلید	فقہ ورد غیر مقلدین	ھ		غیر مقلدوں کے پیچھے نماز محض ناجائز ہے۔(م)
۴۹	=	صیقل الرین عن احکام مجاورة الحرمین	فقہ	ع		حرمین میں مہاجر بن کر رہنا کیسا ہے۔ (م)
۵۰	=	ازکی الاھلال بابطال ما احدث الناس فی امر الھلال	فقہ ورد گنگوہی	ھ	کلکتہ	چاند کی خبر میں تار اور خط پر اعتبار نہیں (م)
۵۱	=	باب غلام مصطفی	فقہ ورد وہابیہ	ھ	مبیضہ	شامل رسالہ بذل الصفا کیا گیا
۵۲	=	تلالو الافلاك بجلائل حدیث لولاك	حدیث	ع ھ	مسودہ	حدیث لولاک کا ثبوت
۵۳	=	التحبیر بباب التدبیر	فقہ	ھ	مبیضہ	تقدیر پر ایمان کے ساتھ تدبیر سنت ہے اور منکر گمراہ (م)
۵۴	=	احسن المقاصد فی بیان ما تنزہ عنه المساجد	فقہ	ھ	ناتمام	کیا کیا کام مسجد میں ناروا ہیں
۵۵	=	ازین کافل لحکم القعدة فی المکتوبة والنوافل	فقہ	ع	ناتمام	فرض ونفل میں قعدہ فرض ہے یا واجب
۵۶	=	زھر الصلاة من شجرة اکارم الھداة	اذکار	ع	مبیضہ	درود میں شجرۂ طیبہ کے اسماء بمعنی دیگر (م)
۵۷	۱۳۰۶	صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین	فقہ ورد غیر مقلدین	ھ	اہل سنت	مصافحہ دونوں ہاتھوں سے سنت ہے (م)
۵۸	=	جاہ القصیدة البغدادیة ملقب به الزمزمة القمریة فی الذب عن الخمریة	شتی	ھ	مطبع اہل سنت بریلی	قصیدہ غوثیہ پر بعض جہال کے اعتراض کا رد
۵۹	=	اعلام الاعلام بان ھندوستان دار الاسلام	فقہ	ع ھ	مبیضہ	ہندوستان دار الحرب نہیں (م)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

٦٠	=	تبیان الوضوء	فقہ	ھ	مبیضہ	وضوو غسل کی احتیاطیں (م)
٦١	=	الحلاوۃ والطلاوۃ فی موجب سجود التلاوۃ	فقہ	ع	مسودہ	سجدۂ تلاوت کتنا پڑھنے سے واجب ہوتا ہے
٦٢	=	الادلۃ الاطاعنہ فی اذان الملاعنہ	ردّ روافض	ھ	مبیضہ	روافض کہ اذان میں کلمہ بلافصل بڑھانے میں انہیں کی کتب سے اسکار دوان پر لعنت (م)
٦٣	=	الاشکال الاقیدس لتکسیر اشکال اقلیدس	ہندسہ	ع	مسودہ	اقلیدس کے بعض اشکال پر امتحانی اعتراض
٦٤	=	عروس الاسماء الحسنیٰ فیما لنبینا من الاسماء الحسنیٰ	فضائل	ع ھ	ناتمام	حضور اکرم ﷺ کے لیے ہزار سے زائد اسماء
٦٥	=	نائل الراح فی فرق الریح والریاح	تفسیر	ف	مبیضہ	اطلاق ریح وریاح کا فرق
٦٦	١٣٠٧	حکم رجوع من ولی فی نفقۃ العرس والجھاز والحلیٰ	فقہ	ھ	مبیضہ	جس نے دلہن کو جہیز دیا اور شادی میں خرچ اٹھایا وہ اس کی واپسی کا دعویٰ کرے تو کیا حکم ہے اور شوہر کی طرف سے بری میں جو زیور یا جوڑا آتا ہے وہ کس کی ملک ہے؟
٦٧	=	المنح الملیحہ فیما نھی من اجزاء الذبیحہ	فقہ	ع	مسودہ	ذبیحہ سے بائیس چیز کھانے کی ممانعت (م)
٦٨	=	سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح	عقائد وردّ وہابیہ	ھ	مطبوعہ لکھنؤ پٹنہ	امکان کذب کا ردّ
٦٩	=	الزھر الباسم فی حرمۃ الزکاۃ علی بنی ھاشم	فقہ	ھ	مطبع حنفیہ پٹنہ	سادات پر زکاۃ حرام ہے ان کے دیئے ادا نہ ہوگی
٧٠	=	تجلی المشکاۃ لانارۃ اسئلۃ الزکاۃ	فقہ	ھ	حنفیہ پٹنہ	مسائل زکاۃ کے نفیس قانون (م)
٧١	=	التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد	فقہ	ھ	مبیضہ	مسجد کا صحن بھی مسجد ہے۔ (م)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۷۲	=	شرح الحقوق لطرح العقوق	اخلاق	ھ	مبیضہ	ابوین، زوجین، استاذ وغیرہ کے حقوق (م)
۷۳	=	حك العيب فی حرمة تسويد الشيب	فقہ	ھ	مبیضہ	سیاہ خضاب حرام ہے
۷۴	=	حقة المرجان لمهم حكم الدخان	فقہ	ھ	حنفیہ	حقے اور تمباکو کے احکام (م)
۷۵	=	عباب الانوار ان لا نكاح بمجرد الاقرار	فقہ	ھ	مبیضہ	صرف مرد وزن کے اس اقرار سے کہ ہم زن وشوہر ہیں، نکاح نہیں ہوتا۔ (م)
۷۶	=	الحجة الفائحه بطيب التعيين والفاتحة	فقہ ورد وہابیہ	ھ	مبیضہ	دن معین کرنے اور دیگر تقیدات فاتحہ کا حکم (م)
۷۷	=	سرور العيد السعيد فی حل الدعاء بعد صلاة العيد	فقہ ورد وہابیہ	ھ	مبیضہ	نماز عید کے بعد دعا مانگنے کا ثبوت (م)
۷۸	=	الصافية الموحيه لحكم جلود الاضحيه	فقہ ورد گنگوہی	ع	مبیضہ	پوست قربانی مسجد ومدرسہ میں صرف کرنا (م)
۷۹	=	الطرة فی سطر العورة	فقہ	ع	مسودہ	ستر عورت مرد وزن کی تفصیل
۸۰	۱۳۰۸	كشف حقائق واسرار و دقائق	تصوف	ھ	مطبوعہ سیتاپور	سوالات تصوف کا جواب
۸۱	=	الحرف الحسن فی الكتابة على الكفن	فقہ ورد وہابیہ	ھ	مبیضہ	کفن پر کلمہ وغیرہ لکھنے کا مسئلہ (م)
۸۲	=	ابر المقام فی استحسان قبلة الاجلال	فقہ ورد وہابیہ	ھ	مبیضہ	دست وپائے مشائخ وعلماء وآستانہ مزارات وغیرہ پر بوسہائے تعظیمی کا بیان (م)
۸۳	=	فتح المليك فی حكم التمليك	فقہ	ع	مبیضہ	تملیک نامہ وہبہ نامہ میں فرق نہیں
۸۴	۱۳۰۹	الياقوتة الواسطه فی قلب عقد الرابطه	سلوک ورد وہابیہ	ھ	اہل سنت بریلی	تصور برزخ کا جواز
۸۵	=	النير الشهابی على تدليس الوهابی	رد غیر مقلدین	ھ	مبیضہ	دربارہ تقلید غیر مقلدوں کے بعض شبہات کا جواب (م)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۸۶	=	اعز الاکتناہ فی ردّ صدقۃ مانع الزکاۃ	ترغیب و ترہیب	ھ	مبیضہ	جو زکاۃ نہ دے اس کا صدقہ قبول نہیں (م)
۸۷	=	الطیب الوجیز فی امتعۃ الورق والابریز	فقہ	ھ	مبیضہ	چاندی سونے کی کیا چیزیں مردوں عورتوں کو جائز ہیں اور کیا کیا ناجائز (م)
۸۸	=	سبحان القدوس عن تقدیس نحس منکوس	عقائد و ردّ وہابیہ	ھ	مسودہ	ردّ امکان کذب و ابطال خرافات رسالہ تقدیس القدیر
۸۹	=	انباء الحذاق بمسالك النفاق	حدیث	ھ	مسودہ	نفاق اعتقادی و عملی کا فرق اور اس کے بارے میں احادیث کثیرہ کا جمع کرنا
۹۰	=	انوار الحلم فی معانی میعاد استجب لکم	تفسیر	ف	مسودہ	اجابت دعا کے کیا کیا معنی ہیں اثر ظاہر نہ ہونا دیکھ کر بیدل ہو جانا حماقت ہے
۹۱	۱۳۱۰	اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد	حدیث	ھ	مبیضہ	کن کن عمل کے سب حقوق العباد سے نجات مل سکتی ہے (م)
۹۲	=	مشعلۃ الارشاد الیٰ حقوق الاولاد	اخلاق	ھ	مبیضہ	اولاد کے پیدا ہونے بلکہ شکم مادر میں آنے سے پہلے جو حقوق ہیں (م)
۹۳	=	رفیع المدارك فی حکم السوائب وطرح المالك	فقہ	ھ	مبیضہ	بجار اور ہندو گنگا میں گہنا ڈالتے ہیں ان کا حکم
۹۴	=	جلی الصوت لنہی الدعوۃ امام الموت	فقہ	ھ	مبیضہ	اہل میت کی طرف سے اغنیا کی دعوت منع ہے (م)
۹۵	=	یسر الزاد لمن ام الضاد	فقہ	ع	مسودہ	تحقیقات حرف ضاد در راہ مارہرہ گم شدہ
۹۶	۱۳۱۱	الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء	فقہ و فضائل و ردّ وہابیہ	ھ	مطبع اہل سنت	فضائل اقدس و ردّ شرک وہابیہ میں بے مثل کتاب (م)
۹۷	=	منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب	فضائل	ھ	اہل سنت	تمام احکام شرعیہ حضور کے اختیار میں شامل الامن والعلیٰ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۹۸	=	برکات الامداد لاهل الاستمداد	فقہ ورد	ھ	اہل سنت	اولیاء سے استعانت کا ثبوت
۹۹	=	بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاۃ الجنائز	فقہ ورد وہابیہ	ھ	مطبوعہ بمبئی	نماز جنازہ کے بعد میت کے لیے دعا کا جواز
۱۰۰	=	الهداية المباركه فی خلق الملئكة	حدیث	ھ	مبیضہ	ملئکہ کی پیدائش وموت کا بیان (م)
۱۰۱	=	رحيق الاحقاق فی كلمات الطلاق	فقہ	ھ	مبیضہ	۲۲۰ الفاظ طلاق کا بیان کہ ان سے بائن پڑتی ہے اور ان سے رجعی (م)
۱۰۲	=	فيح النسرين بجواب الاسئلة العشرين	ردّ وہابیہ	ھ	مسودہ	وہابیہ کے متعلق ۲۰ سوالوں کا جواب
۱۰۳	=	بوارق تلوح من حقيقة الروح	تصوف	ع	مسودہ	روح کیا شے ہے؟
۱۰۴	=	المنی والدرر لمن عمد منی آردر	فقہ ورد گنگوہی	ھ	مسودہ	منی آرڈر کرنا روا ہے اور فتوائے گنگوہی کا رد (م)
۱۰۵	۱۳۱۲	الكوبة الشهابية فی كفريات ابی الوهابية	کلام ورد وہابیہ	ھ	اہل سنت	ستر وجہ سے امام وہابیہ پر فقہا کے نزدیک لزوم کفر (م)
۱۰۶	=	سبل السيوف الهنديه علی كفريات بابا النجدية	ایضاً	ھ	مطبع حنفیہ پٹنہ	الکوکبۃ الشہابیہ کا خلاصہ (م)
۱۰۷	=	وشاح الجيد فی تحليل معانقة العيد	فقہ ورد وہابیہ	ھ	اہل سنت	عید کے بعد معانقہ نمازوں کے بعد مصافحہ جائز ہے (م)
۱۰۸	=	وصاف الرجيح فی بسملة التراويح	فقہ ورد غیر مقلد	ھ	اہل سنت	ختم تراویح میں ایک ہی بار بسم اللہ بآواز پڑھیں اور گنگوہی کا ردّ (م)
۱۰۹	=	السيوف المخيفه علی عائب ابی حنيفه	اصول فقہ ورد غیر مقلدین	ھ	مبیضہ	فتاویٰ عالمگیری سے اس قول کی شرح کہ جو شخص قیاس امام اعظم کو ناحق کہے کافر ہے
۱۱۰	=	العروس المعطار فی زمن دعوة الافطار	اذکار	ھ	مبیضہ	دعائے افطار افطار سے پہلے ہو یا بعد (م)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۱۱۱	=	القلادة المرصعه فی نحر الاجوبة الاربعة	فقہ	ھ	مبیضہ	اشرف علی تھانوی کے چار فتووں پر تحریر (م)
۱۱۲	=	سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء	فقہ ورد وہابیہ	ھ	اہل سنت	مدار کے مرغ اور چہل تن کی گائے وغیرہ کا حکم (م)
۱۱۳	=	ستر جمیل فی مسائل السراویل	فقہ	ھ	مبیضہ	ڈھیلے اور تنگ پائجاموں اور تہبند کا حکم
۱۱۴	=	التلطف بجواب مسائل التصوف	تصوف	ھ	مسودہ	سوالات تصوف کا جواب
۱۱۵	=	اطائب التھانی فی النکاح الثانی	فقہ ورد وہابیہ	ھ	مبیضہ	نکاح ثانی میں وہابیہ کا تشدد باطل ہے (م)
۱۱۶	=	راد القحط والوباء بدعوة الجیران و مواساة الفقراء	فقہ	ھ	مبیضہ	قحط وبا میں مسلمانوں کی دعوت نافع ہے
۱۱۷	=	تنزیه المکانة الحیدریة عن وصمة عهد الجاهلیة	فضائل	ھ	مبیضہ	مولیٰ علی پر کبھی بالتبع بھی لفظ کفر نہیں آیا (م)
۱۱۸	=	انجاء البری عن وسواس المفتری	مناقب	ع ھ	مبیضہ	شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی جناب میں عقیدت
۱۱۹	=	سلب الثلب عن القائلین بطهارة الکلب	فقہ	ع ف	مبیضہ	صحیح یہ ہے کہ کتے کا صرف لعاب نجس ہے
۱۲۰	=	رعایة المنه فی ان التهجد نفل او سنه	فقہ	ھ	مبیضہ	تہجد نفل ہے یا سنت
۱۲۱	=	حق الاحقاق فی حادثة من نوازل الطلاق	فقہ	ھ	مبیضہ	ایک مسئلہ طلاق کی نفیس تحقیق
۱۲۲	=	جمیل ثناء الائمه علی علم سراج الامه	مناقب ورد غیر مقلد	ھ	مسودہ	ائمہ نے امام اعظم کی کیا کیا مدح کی
۱۲۳	=	عرش الاعزاز والاکرام لاول ملوك الاسلام	عقائد ورد مفسقہ	ھ	مسودہ	فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۱۲۴	=	اعلام الصحابة الموافقين للامير معوية و اُم المؤمنين	تاریخ وردّ مفسقہ	ھ	ناتمام	کون کون صحابہ امیر معویہ اور ام المؤمنین کے ساتھ تھے
۱۲۵	=	ذب الاهواء الوهيه فی باب الامير معاويه	عقائد وردّ مفسقہ	ھ	ناتمام	امیر معویہ پر سے مطاعن کا دفع
۱۲۶	۱۳۱۳	اعز النكات بجواب سوال الركات ملقب به الفضل الموهبی فی معنی اذا صح الحديث فهو مذهبی	اصول فقہ	ھ	اہل سنت	حدیث پر چلنے کے لیے کیا کیا درکار ہے اور غیر مقلدین کی جہالت کا رد
۱۲۷	=	فتاوی القدوة لكشف دفين الندوة	عقائد ورد	ھ	قادری	ردّ عقائد ندوہ
۱۲۸	=	مراسلات سنت ندوه	مناظرہ وردّ ندوۃ	ھ	مطبع نظامی	ناظم ندوہ سے دربارۂ ندوہ جو خط و کتابت ہوئے
۱۲۹	=	سوالات حقائق نما بروس ندوة العلماء	ردّ ندوہ	ھ	مطبوعہ بدایوں و کلکتہ	ندوہ پر ستر سوال جن کے جواب سے علمائے ندوہ آج تک عاجز ہیں
۱۳۰	=	حاجز البحرين الواقی عن جمع الصلاتين	فقہ وردّ غیر مقلدین	ھ	مطبع اہل سنت	سفر میں دو نماز ملا کر پڑھنا جائز نہیں وردّ اشد نذیر حسین دہلوی
۱۳۱	=	الهاد الكاف فی حكم الضعاف	اصول حدیث	ھ	بمبئی	حدیث ضعیف پر عمل کے احکام
۱۳۲	=	لوامع البها فی المصر للجمعة والاربع عقبيها	فقہ وردّ غیر مقلدین	ف	مبیضہ	جمعہ کے لیے شہر شرط اور چار رکعت احتیاطی کا بیان
۱۳۳	=	الكاس الدهاق باضافة الطلاق	فقہ	ع	مبیضہ	طلاق میں زوجہ کی طرف اضافت کا بیان
۱۳۴	=	مدارج طبقات الحديث	اصول حدیث	ع	مبیضہ	کتب حدیث کا تفرقہ مراتب
۱۳۵	=	القطوف الدانيه لمن احسن الجماعة الثانية	فقہ وردّ گنگوہی	ع ھ	مبیضہ	جماعت ثانیہ کا جواز اور اس کی تفصیل (م)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۱۳۶	=	الاحادیث الروایة لمدح الامیر معویة	حدیث وردّ مفسقہ	ع ھ	مسودہ	مناقب امیر معویہ کی حدیثیں
۱۳۷	=	الردّ الاشد البھی فی ھجر الجماعة علی الگنگھی	فقہ وردّ گنگوہی	ھ	مسودہ	دربارہ جماعت ثانیہ فتویٰ گنگوہی کا رد
۱۳۸	۱۳۱۴	نقد البیان لحرمة ابنة اخی اللبان	فقہ	ع	مبیضہ	دودھ کی بھتیجی حرام ہے اور ایک بیباک کا ردّ
۱۳۹	=	ھادی الاضحیة بالشاء الھندیة	فقہ	ھ	مبیضہ	چھ مہینے کی بھیڑ قربانی میں روا ہے
۱۴۰	۱۳۱۵	لمعة الضحی فی اعفاء اللحی	فقہ وردّ نیچریہ	ھ	مطبوعہ حیدرآباد	داڑھی رکھنے کا وجوب اور اس کے کترانے والے پر سخت سخت وعیدیں
۱۴۱	=	النھی الحاجز عن تکرار صلاة الجنائز	فقہ وردّ غیر مقلدین	ھ	بانکی پور	ایک جنازہ پر دوبار نماز جائز نہیں ہے
۱۴۲	=	شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ	فقہ وردّ وہابیہ	ھ	حنفیہ	نقشہ مزار اقدس و نعل مبارک کا ادب
۱۴۳	=	الصمصام علی مشکك فی آیة علوم الارحام	تفسیر وردّ نصاریٰ	ھ	مبیضہ	ڈاکٹروں کے ادعا اور پادریوں کا ردّ (م)
۱۴۴	=	مروج النجا لخروج النساء	فقہ	ھ	مسودہ	عورت کو کہاں کہاں جانا جائز ہے (م)
۱۴۵	=	النفحة الفائحة من مسك سورة الفاتحة	تفسیر و فضائل وردّ وہابیہ	ھ	مبیضہ	سورہ فاتحہ سے نبی کریم ﷺ کے فضائل کا ثبوت اور وہابیہ کا ردّ
۱۴۶	=	نعم الزاد لروم الضاد	تجوید	ف	مبیضہ	حرف ضاد کی تحقیق (م)
۱۴۷	=	تجویز الردّ عن تزویج الابعد	فقہ	ھ	مبیضہ	ولی ابد کا نکاح کیا ہوا کس صورت میں ردّ ہو سکتا ہے اور ولی اقرب سے کیا مراد ہے
۱۴۸	=	شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام	فضائل	ھ	مبیضہ	حضور اقدس ﷺ کے والدین آدم و حوا سے عبداللہ و آمنہ تک سب اہل توحید و نجات ہیں

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۱۴۹	=	هبة النسا فی تحقیق المصاهرة بالزنا	فقہ ورد غیر مقلد	ھ	مطبوعہ کانپور	ساس کو شہوت سے چھونے سے عورت ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے
۱۵۰	=	الاعلام بحال البخور فی الصیام	فقہ	ھ	مبیضہ	دھویں کے پاس جانے یا دھوئیں کا کام کرنے سے روزہ نہیں جاتا (م)
۱۵۱	=	المقصد النافع فی عصوبة الصنف الرابع	فرائض	ھ	مبیضہ	جو عصبہ مثلاً بیں پشت میں جا کر ملے اس کی وراثت میں شبہات کا جواب
۱۵۲	=	التحریر الجید فی بیع حق المسجد	فقہ	ھ	اہل سنت	مسجد میں سے کوئی شے بیچنے کے احکام
۱۵۳	۱۳۱۶	شرح المطالب فی مبحث ابی طالب	کلام	ھ	بمبئی	ابو طالب کی موت اسلام پر نہ ہوئی
۱۵۴	=	الوفاق المتین بین سماع الدفین و جواب الیمین	فقہ ورد وہابیہ	ھ	اہل سنت	سماع موتی کے جواب میں مسئلہ قسم سے استدلال اور وہابیہ کا رد جلیل
۱۵۵	=	ازالة العار بحجر الکرائم عن کلاب النار	فقہ ورد وہابیہ	ھ	مبیضہ	بدمذہب سے شادی کرنا منع ہے (م)
۱۵۶	=	تفاسیر الاحکام لفدیة الصلاة والصیام	فقہ	ھ	مبیضہ	بعد موت نماز روزہ کے فدیہ کے مفصل مسائل (م)
۱۵۷	=	جمان التاج فی بیان الصلاة قبل المعراج	سیر	ع ھ	مبیضہ	معراج سے پہلے نماز کس طرح تھی (م)
۱۵۸	=	انجح الجد فی حفظ المسجد	فقہ	ھ	مبیضہ	مسجد قدیم پر سے دعوے کا رد
۱۵۹	۱۳۱۷	جزاء اللہ عدوہ بابائه ختم النبوة	عقائد ورد	ھ	اہل سنت	منکرانِ ختم نبوت کے رد میں سو حدیثیں
۱۶۰	=	الشرعة البهیه فی تجدید الوصیه	فقہ	ھ	مبیضہ	وصیت کی جامع مانع تعریف کیا ہے اور اس کی دونوں قسموں کا بیان
۱۶۱	=	ماحی الضلالة فی انکحة الهندو بنجاله	فقہ		مبیضہ	ہندوستان و بنگالہ میں نکاح کے جو طریقے رائج ہیں ان کی اصلاح

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۱۶۲	=	نطق الهلال بارخ ولاد الحبيب والوصال	سیر	ھ	حنفیہ پٹنہ	نبی کریم ﷺ کے روز و ماہ و تاریخ ولادت اقدس و وفات کی جلیل تحقیق
۱۶۳	=	فتاوی الحرمين برجف ندوة المين	عقائد ورد ندوہ	ع	بمبئی	رد ندوہ میں حرمین شریفین کے فتاوے
۱۶۴	=	ترجمة الفتوى وجه هدم البلوى	عقائد ورد ندوہ	ھ	بمبئی	فتاویٰ مذکور کا ترجمہ
۱۶۵	=	خلص فوائد فتوى	عقائد ورد ندوہ	ھ	بمبئی	خلاصہ مضامین فتاوائے مذکور
۱۶۶	=	الجام الصاد عن سنن الضاد	فقہ و تجوید	ھ	حنفیہ پٹنہ	مسائل حرف ضاد اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ
۱۶۷	=	طيب الامعان فى تعدد الجهات والابدان	فرائض	ع ھ	مبیضہ	ذوی الارحام میں تعدد جہات فروع سے تعدد اصل کی تحقیق مفرد
۱۶۸	۱۳۱۸	انباء المصطفىٰ بحال سر واخفىٰ	فضائل ورد وہابیہ	ھ	بمبئی و مراد آباد	مسئلہ علم غیب کا مجمل و کافی بیان
۱۶۹	=	اللؤلؤ المكنون فى علم البشير بما كان وما يكون	فضائل ورد وہابیہ	ھ	مسودہ	مسئلہ علم غیب کا مفصل و شافی بیان
۱۷۰	=	مالى الحبيب بعلوم الغيب	فضائل ورد وہابیہ	ع ھ	مبیضہ	مسئلہ علم غیب کے متعلق احادیث و اقوال ائمہ کا ذخیرہ
۱۷۱	=	ابجل ابداع فى حد الرضاع	فقہ	ع	ناتمام	مدت رضاعت میں قول امام کی تحقیق
۱۷۲	=	قوارع القهار على المجسمة الفجار	عقائد ورد غیر مقلدین	ھ	مبیضہ	وہابیہ کے اس خیال کا رد کہ خدا عرش پر بیٹھا ہے (م)
۱۷۳	=	لب الشعور باحكام الشعور	فقہ	ھ	مبیضہ	موئے سر و ریش کے متعلق احکام
۱۷۴	=	خير الامال فى حكم الكسب والسوال	فقہ	ھ	مبیضہ	کمانے اور سوال کرنے کا حکم (م)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۱۷۵	=	المنة الممتازه فی دعوات الجنازه	اذکار	ع ھ	مبیضہ	جنازہ میں جو دعائیں حدیث میں ہیں ان کا بیان (م)
۱۷۶	=	رادع التعسف عن الامام ابی یوسف	ردّ غیر مقلدین	ھ	مبیضہ	حیلہ زکاۃ کے بارے میں امام ابو یوسف پر غیر مقلدوں کے اعتراض کا جواب (م)
۱۷۷	=	الفقه التسجیلی فی عجین النار جیلی	فقہ	ع	مسودہ	دربارہ اشربہ قول امام کی تحقیق اور سیندھی اور نان پاو کا حکم (م)
۱۷۸	=	افصح البیان فی حکم مزرع هندوستان	فقہ	ع ھ	حنفیہ	ہندوستان کی زمین پر شرعی وظیفہ کیا ہے اور کیونکہ ادا کریں
۱۷۹	۱۳۱۹	المقال الباهر ان منکر الفقه کافر	کلام ورد	ھ	مبیضہ	فقہ کا منکر کافر ہے
۱۸۰	=	نقاء السلافه فی البیعة والخلافة	سلوک	ھ	مبیضہ	بیعت وخلافت کے احکام (م)
۱۸۱	=	اطائب الصیب علی ارض الطیب	اصلوفقہ	ع ھ	اہل سنت	فرضیت تقلید
۱۸۲	=	عزم البازی فی جو الریاضی	ریاضی	ع ھ	مبیضہ	مختلف علوم ریاضی میں تحریرات نفیسہ
۱۸۳	=	الموهبات فی المربعات	ارثماطیقی	ع	مسودہ	ہم ایک مربع بنانا چاہتے ہیں کہ جس قدر مربع منظور ہوں ان کا مجموعہ ہو اور ایسے مربعات کے سلاسل کا بیان
۱۸۴	=	اقمار الانشراح لحقیقة الاصباح	ھیات	ع	مسودہ	صبح کیونکر ہوتی ہے اور اس کا سبب کیا ہے اور اس کے بارے میں امام فخر الدین رازی کے اعتراضات کا جواب
۱۸۵	=	الصراح الموجز فی تعدیل المرکز	ھیات	ف	مبیضہ	ہیئت قدیمہ وجدیدہ دونوں پر مرکز شمس کی تعدیل معلوم کرنے کا طریقہ جس سے تقویم حاصل ہو

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۱۸۶	=	الانجب الانیق فی طرق التعلیق	توقیت	ف	مبیضہ	نماز روزہ کے اوقات کلیہ سے مہینہ کے اوقات جزئیہ نکالنے کے طریقے
۱۸۷	=	اعالی العطایا فی الاضلاع والزوایا	ہندسہ	ع ف	مبیضہ	مثلث مسطح ومثلث کروی کے اضلاع و زوایا میں معلوم سے مجہول کا جاننا اور شکل مغنی وظنی ونافع کا بیان
۱۸۸	=	کلام الفہیم فی سلاسل الجمع والتقسیم	حساب	ع	مبیضہ	سلسلہ جمع وتفریق وسلسلہ ضرب وتقسیم کا بیان اور علوم تازہ کا اضافہ
۱۸۹	۱۳۱۹	زیج الاوقات للصوم والصلوات	توقیت	ھ	ناتمام	ہندوستان بلکہ تمام ایشیا کے شہروں میں ہر روز کے لیے اوقات نماز وروزہ کا استخراج
۱۹۰	۱۳۲۰	المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد	کلام	ع	اہل سنت	عقائد اہل سنت کا بیان اور طوائف باطلہ کا ردّ
۱۹۱	۱۳۲۰	السوء والعقاب علی المسیح الکذاب	عقائد وردّ قادیانی	ھ	اہل سنت	قادیانی کی تکفیر (م)
۱۹۲	=	ردّالرفضہ	کلام	ھ	اہل سنت	روافض زمانہ سنی کے وارث نہیں (م)
۱۹۳	=	الحلیۃ الاسماء لحکم بعض الاسماء	فقہ	ھ	حنفیہ	بعض ناموں کا جواز وعدم جواز
۱۹۴	=	الجزاء المہیا لغلمۃ کنہیا	ردّ وہابیہ و گنگوہی	ھ	مبیضہ	مجلس میلاد مبارک میں فتویٰ گنگوہی کا ردّ
۱۹۵	=	طرق اثبات الہلال	فقہ	ھ	مبیضہ	ثبوت ہلال کے سات طریق شرعی کا بیان (م)
۱۹۶	=	تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب	فقہ	ف	مبیضہ	معانی محراب اور اس میں قیام امام کی تحقیق (م)
۱۹۷	=	نور الج وھرہ فی السمسرۃ والسکرہ	فقہ	ع	مبیضہ	بحار کا بیمہ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۱۹۸	=	الاحکام والعلل فی اشکال الاحتلام والبلل	فقہ	ع ہ	مسودہ	احتلام اور تری دیکھنے کی صورتیں اور ان کے حکموں کی تحقیق (م)
۱۹۹	=	اظہار الحق الجلی	ردّ غیر مقلدین	ھ	مبیضہ	مقدمہ غیر مقلدین آرہ ۱۹۶ معاملات اہل سنت و وہابیہ و دیوبند میں کمیشن آئے اور زبانی ان کے جوابات لکھے گئے (م)
۲۰۰	=	معارك الجروح علی التویب المصبوح	ردّ غیر مقلدین	ھ	مبیضہ	یہ وہ ۹۶ فیصد میں ہیں جو اہل سنت کی طرف سے بمقدمہ مذکورہ کچہری میں داخل کی گئیں
۲۰۱	=	مرقاۃ الجمان فی الھبوط عن المنبر لمدح السلطان	فقہ	ھ	مبیضہ	خطبہ میں مدح سلطان کے وقت ایک سیڑھی اترنے کا حکم (م)
۲۰۲	=	احل التحبیز فی حکم السماع والمزامیر	فقہ و رد	ھ	مبیضہ	سماع و مزامیر و وجد کا بیان
۲۰۳	=	الموھبۃ الجدیدۃ فی وجود الحبیب بمواضع عدیدہ	فضائل و ردّ وہابیہ	ھ	مبیضہ	نبی ﷺ کا ایک وقت میں کئی جگہ تشریف فرما ہونا
۲۰۴	=	بیبل مؤدہ ارا و کیفر کفران نصاری	ردّ نصاریٰ	ھ	مبیضہ	بیبل سے اسلام کی حقانیت اور بطلان نصرانیت
۲۰۵	=	منیۃ المنیۃ لوصول الحبیب الی العرش والرویۃ	سیر و فضائل	ھ	مبیضہ	نبی ﷺ کا عرش تک جانا اور دیدارِ الٰہی پانا (م)
۲۰۶	=	تاج توقیت	توقیت	ف	مبیضہ	اوقات خمسہ نماز و سحری و افطار نکالنے کے قواعد
۲۰۷	=	رامی راغیان معروف بہ دفع زیغ زاغ	فضائل و مناظرہ	ھ	اہل سنت و حنفیہ	کوے کی حرمت اور گنگوہی کا ردّ
۲۰۸	=	اوفی اللمعۃ فی اذان الجمعۃ	فقہ	ھ	حنفیہ	جمعہ کی اذان ثانی بیرون مسجد محاذی منبر ہونا سنت ہے

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۲۰۹	=	الجمل الدائرة فی خطوط الدائرة	ہندسہ	ف	مبیضہ	حبیب وظل وسہم وتر وضلع کے بیان اور استخراج کا طریقہ
۲۱۰	۱۳۲۱	اصلاح النظیر	ردّ غیر مقلدین	ھ	مبیضہ	مساجد اہل سنت میں غیر مقلدیوں کے آنے پر جو نظیر محمود کی پیش کی جاتی ہے اس کا جواب
۲۱۱	=	افصح الحکومة فی فصل الخصومة	فقہ	ھ	مبیضہ	ایک مقدمہ کافیہ کہ علوم کثیرہ پر مشتمل
۲۱۲	=	اکمل البحث علی اھل الحدث	ردّ غیر مقلدین	ھ	مبیضہ	وہابیہ کو مساجد سے نکالنے کی بحث کہ اہل سنت کی طرف سے داخل کچہری ہوئی
۲۱۳	=	تجلیة السلم فی مسائل من نصف العلم	فرائض	ف ھ	مبیضہ	بعض مسائل فرائض کی تحقیق اور اوہام بعض ابنائے زمان کی اصلاح (م)
۲۱۴	=	اعالی الافادة فی تعزیة الھند و بیان الشھادة	فقہ	ھ	اکثر مطبوع	تعزیہ داری وشہادت ونامہ مرثیہ خوانی کا بیان
۲۱۵	=	افقه المجاوبة عن حلف الطالب علی طالب المواثبة	فقہ	ھ	مبیضہ	شفیع اگر طلب شہادت سے پہلے اپنا طلب مواثبہ کرنا بحلف بیان کردے بے گواہوں کے مقبول ہوگا
۲۱۶	=	اتیان الارواح لدیارھم بعد الرواح	شتی وردوہابیہ	ھ	مبیضہ	روحوں کا بعد موت اپنے گھر میں آنا اور گنگوہی کا ردّ (م)
۲۱۷	۱۳۲۲	اکد التحقیق بباب التعلیق	فقہ	ف ھ	مبیضہ	ایک تعلیق طلاق کے مسئلہ میں نفیس تحقیق (م)
۲۱۸	=	جالب الحنان فی رسم الحرف من القرآن	رسم خط	ھ	مبیضہ	قرآن عظیم کے بعض کلمات کے رسم خط کی تحقیق (م)
۲۱۹	=	جمع القرآن وبم عزوہ لعثمان	تاریخ	ھ	مبیضہ	قرآن عظیم کیونکر جمع ہوا اور امیر المؤمنین عثمان کو جامع القرآن کیوں کہتے ہیں (م)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۲۲۰	=	دفعة الباس علی جاحد الفاتحة والفلق والناس	دم ورد روافض	ھ	مبیضہ	جوسورہ فاتحہ یا معوذتین کی قرآنیت کا منکر ہو کافر ہے
۲۲۱	=	اهلاك الوهابيين على توهين قبور المسلمين	فقہ ورد وہابیہ	ھ	اہل سنت	مسلمانوں کی قبر پر چلنا بیٹھنا مکان بنانا منع ہے اور گنگوہی کا رد
۲۲۲	۱۳۲۳	الاجازات المتينه لعلماء بكة والمدينه	حدیث	ع	اہل سنت	علمائے حرمین کو حدیث کا اجازت نامہ
۲۲۳	=	الدولة المكية بالمادة الغيبيه	فضائل ورد وہابیہ	ع	مبیضہ	علم غیب کا رسالہ جو مکہ مکرمہ میں تصنیف ہوا (م)
۲۲۴	=	قهر الديان على مرتد بقاديان	عقائد ورد قادیانی	ھ	اہل سنت	رد خباثات قادیانی
۲۲۵	=	هداية الجنان باحكام رمضان	فقہ	ھ	مبیضہ	سحری وافطار اوران کے اوقات وشب قدر وغیرہا مسائل متعلقہ رمضان
۲۲۶	=	هادى الناس فى رسوم الاعراس	فقہ ورد وہابیہ	ھ	مبیضہ	شادی کی بعض رسموں کے متعلق فتویٰ (م)
۲۲۷	=	ستين ولو گارثم	ریاضی	ھ	مبیضہ	حساب اور لوگارثم بنانے اور جدول سے نکالنے کے قاعدے
۲۲۸	=	البدور فى اوج المجذور	ارثماطیقی	ف	مبیضہ	مربع ومکعب وغیرہ قوتوں کے قاعدے
۲۲۹	=	ما يجلى الاضر عن تحديد المصر	فقہ	ھ	مبیضہ	شہر کے کیا معنی ہیں جمعہ وعیدین کہاں کہاں جائز ہیں؟
۲۳۰	=	ردّ القضاة الىٰ حكم الولاة	فقہ	ھ	مبیضہ	ریاستوں کے فیصلے جو بطور مرافعہ آئے اوران کے اغلاط ظاہر کئے گئے
۲۳۱	۱۳۲۴	حسام الحرمين على منحر الكفر والمين	عقائد وورد قادیانی دیوبندیہ	ع	اہل سنت	قادیانی، تھانوی، انبیٹھوی نانوتوی کے بارے میں حرمین شریفین کے فتوے
۲۳۲	=	خلاصة فوائد فتاوى	عقائد وورد قادیانی نیچری ودیوبندیہ	ھ	اہل سنت	فتویٰ مذکور کا خلاصہ مضامین

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۲۳۳	=	الجود الحلو فی ارکان الوضوء	فقہ	ع ھ	اہل سنت	وضو میں چار فرض اعتقادی اور کتنے فرض عملی ہیں
۲۳۴	=	تنویر القندیل فی احکام المندیل	فقہ	ع ھ	اہل سنت	بعد وضو غسل رومال سے بدن پوچھنا
۲۳۵	=	الطراز المعلم فیما ھو حدث من احوال الدم	فقہ	ع ھ	اہل سنت	کیسے خون نکلنے سے وضو نہیں جاتا
۲۳۶	=	لمع الاحکام ان لا وضو من الزکام	فقہ	ع ھ	اہل سنت	زکام رہنے سے وضو میں خلل نہیں آتا
۲۳۷	۱۳۲۴	ھدایۃ المتعال فی حد الاستقبال	فقہ	ھ	مبیضہ	سمت قبلہ کہاں تک پھرنے سے باقی رہتی ہے (م)
۲۳۸	=	کشف العلہ عن سمت القبلہ	توقیت	ھ	مبیضہ	ہر شہر کے لیے ٹھیک سمت قبلہ نکالنے کا طریقہ
۲۳۹	=	الحق المجتلی فی احکام المبتلی	فقہ	ھ	مبیضہ	جذامی سے بھاگنے نہ بھاگنے کی تحقیق (م)
۲۴۰	=	مسفر المطالع للتقویم والطالع	زیجات	ف	مبیضہ	المنک سے ستاروں کی تقویم اور وقت کا طالع نکالنے کے قاعدے
۲۴۱	=	کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم	فقہ	ع	اہل سنت	نوٹ کے متعلق جملہ مسائل فقہیہ کے بیان میں جو رسالہ مکہ میں تصنیف ہوا
۲۴۲	۱۳۲۵	نبہ القوم ان الوضوء من ای نوم	فقہ	ع ھ	اہل سنت	کیسے سونے سے وضو نہیں جاتا
۲۴۳	=	مبین احکام وتصدیقات اعلام	عقائد	ھ	اہل سنت	ترجمہ حسام الحرمین
۲۴۴	=	حدائق بخشش	نعت شریف	ھ	حنفیۃ	منتخب دیوان نعت
۲۴۵	=	ثلج الصدر لایمان القدر	عقائد ورد	ھ	حنفیۃ	مسئلہ تقدیر کا نفیس بیان

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۲۴۶	=	الفیوضات الملکیه لمحب الدولة المکیه	عقائد ورد	ع	مسودہ	الدولۃ المکیہ پر حضرت مصنف مدظلہم کا حاشیہ (م)
۲۴۷	=	تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون	فقہ	ھ	حنفیہ و لاہور	طاعون سے بھاگنا حرام ہے
۲۴۸	=	السهم الشهابی علی خداع الوهابی	فقہ ورد	ھ	مبیضہ	ایک غیر مقلد نے حنفی کون ہیں؟ کتاب چھاپ کر پھیلائی اور اس میں مکر سے مسائل غیر مقلدین دیے اس میں اس کا کشف مکر ہے
۲۴۹	=	زاکی البها فی قوة الکواکب وضعفها	تنجیم	ف	مبیضہ	زائچہ ولادت میں ستارہ کن کن وجوہ سے بخیال اہل تنجیم قوی یا ضعیف ہوتا ہے
۲۵۰	=	حل المعادلات لقوی المکعبات	جبر و مقابلہ	ف	ناتمام	جبر و مقابلہ کے مساوات درجہ سوم پر نظر
۲۵۱	=	کتاب الارثما طیقی	ارثماطیقی	ف	مبیضہ	اعمال اربعہ حسابیہ اور ان کے نتائج و باہمی نسب کی اعلیٰ کنہ و حقیقت جو اسی رسالہ میں ملے گی
۲۵۲	=	...ة الطلوع والممر للسیارة والنجوم والقمر	هیات	ع	مبیضہ	قمر و متحیرات و ثوابت کے طلوع و غروب و مرور و نصف النہار کا وقت نکالنا
۲۵۳	۱۳۲۶	تمهید ایمان بایات قرآن	عقائد ورد وہابیہ	ھ	اہل سنت	شان رسالت میں ادنیٰ گستاخی کفر ہے اور گستاخان زمانہ کی تکفیر و آیات کا بیان
۲۵۴	=	فقه شهنشاه وان القلوب بید المحبوب بعطاء الله	فقہ ورد وہابیہ	ھ	حنفیہ پٹنہ	نبی ﷺ کو شہنشاہ کہنا اور یہ کہ لوگوں کے دل بحکم خدا سرکار غوثیت کے قبضے میں ہیں
۲۵۵	=	مفاد الحبر فی الصلاة بمقبرة اوجنب قبر	فقہ ورد	ھ	مبیضہ	قبر کے پاس یا مقبرہ میں نماز پڑھنے کی تحقیق

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۲۵۶	=	درء القبح عن درك وقت الصبح	توقیت	ھ	مبیضہ	سحری کے وقت کی جلیل تحقیق اور یہ کہ اسے مطلقارات کا ساتواں حصہ سمجھنا محض خطا ہے (م)
۲۵۷	=	بدر الانوار فی اداب الآثار	فقہ وفضائل ورد	ھ	مبیضہ	تبرکات شریفہ کے متعلق احکام اور زیارت پر معاوضہ کا بیان (م)
۲۵۸	=	انباء الحی ان کتابه المصون تبیان لکل شیء	تفسیر ورد	ھ	مبیضہ	قرآن پاک میں تمام اشیائے عالم کا مفصل بیان (م)
۲۵۹	=	دامان باغ سبحان السبوح	عقائد و تفسیر و	ھ	مطبع اہل سنت	امکان کذب میں خیالات امام الوہابیہ کا ردّ، شامل چابک لیث (م)
۲۶۰	=	المبین ختم النبیین	عقائد و تفسیر ورد	ھ	مسودہ	خاتم النبیین میں لام تعریف کی تحقیق (م)
۲۶۱	۱۳۲۷	مقال عرفاء باعزاز شرع و علماء	عقائد وردّ باطلہ	ھ	مطبع حنفیہ پٹنہ	جو طریقت کو شریعت سے جدا جانے وہ بددین ہے اہل طریقت علم وعلما کے محتاج ہیں
۲۶۲	=	الهادی الحاجب عن جنازة الغائب	فقہ وردّ غیر مقلدین	ھ	اہل سنت	غائب کے جنازہ پر نمازِ جنازہ جائز نہیں
۲۶۳	=	شمائم العنبر فی اداب النداء امام المنبر	فقہ	ع	مبیضہ	اذان بیرون مسجد محاذی منبر چاہیے (م)
۲۶۴	۱۲۹۵	الطرة الرضیه علی النیرة الوضیه	فقہ	ھ	لکھنو	النیرۃ الوضیہ پر کہ مکہ معظمہ میں تصنیف ہوا تھا مصنف کا حاشیہ
۲۶۵	۱۲۹۶	قمر التمام فی نفی الفیء عن سیّد الانام	فضائل وردّ وہابیہ	ھ	مسودہ	سایہ اقدس نہ ہونے میں کمال مفصل رسالہ (م)
۲۶۶	=	النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب	حدیث	ع	مسودہ	فضائل علم میں رسالہ والد ماجد قدس سرہ کے احادیث کی تخریج

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۲۶۷	۱۲۹۶	فصل القضاء فی رسم الافتاء	فقہ	ع	ناتمام	رسم مفتی کا جامع بیان اور کتب فقہ سمجھنے اور فتویٰ دینے کے طریق (م)
۲۶۸	=	نور عینی فی الانتصار للامام العینی	شتی	ع	مسودہ	امام عینی کے ایک کلام پر احسن الفوائد والے کے اعتراض کا دفع اور خود اس کی متعدد جہتیں نکالنے کا اظہار
۲۶۹	=	الجوهر الثمین فیما تنعقد به الیمین	فقہ	ع	ناتمام	کن کن چیزوں کی قسم شرعی قسم ہے
۲۷۰	=	الطراز المذهب فی التزویج لغیر الکفو ومخالف المذهب	فقہ	ع	ناتمام	غیر کفو وخلاف مذہب سے نکاح کے احکام
۲۷۱	=	مرتجی الاجابات لدعاء الاموات	شتی	ھ	ناتمام	کیا اموات بھی دعا کرتے ہیں اور ان کی دعا قبول ہوتی ہے
۲۷۲	=	الروض البهیج فی آداب التخریج	حدیث	ع	مسودہ	حدیث کی تخریج میں عالم کو کس کس بات کا لحاظ درکار ہے
۲۷۳	۱۲۹۹	عبقری حسان فی اجابة الاذان	فقہ	ع	مسودہ	اذان کا جواب دینا زبان سے واجب ہے یا قدم سے
۲۷۴	۱۳۰۰	سوارق السبا فی حد المصر والفنا	فقہ	ع	مسودہ	مصر وفنائے مصر کی تعریف
۲۷۵	=	لمعة الشمعة فی اشتراط المصر للجمعة	فقہ ورد غیر مقلدین	ع	مسودہ	جمعہ کے لیے شہر شرط ہونے کا ثبوت (م)
۲۷۶	=	احسن الحلوه فی تحقیق المیل والذراع والفرسخ والغلوه	لغۃ الفقہ	ع	مبیضہ	میل وزراع وفرسخ وغلوہ کی تحقیق مقادیر
۲۷۷	۱۳۰۴	ماقل وکفی من ادعیة المصطفٰی	اذکار	ھ	مسودہ	صبح وشام واوقات خاصہ کی کارآمد دعائیں
۲۷۸	=	البدور الاجله فی امور الاهله	فقہ	ھ	مسودہ	تحقیق ہلال کے شرعی مسائل (م)
۲۷۹	=	نور الادلة للبدور الاجلة	فقہ	ھ	مسودہ	رسالہ سابقہ کی شرح (م)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۲۸۰	=	رفع العلة عن نور الادلة	فقہ	ھ	مسودہ	اس شرح پر حاشیہ (م)
۲۸۱	۱۳۰۵	البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص	حدیث	ع	مسودہ	حدیث خصائص اقدس کے طرق والفاظ کی جمع
۲۸۲	=	اللولو المعقود لبیان حکم امراۃ المفقود	فقہ	ع ھ	مبیضہ	مفقود کی عورت چار برس کے بعد نکاح نہیں کرسکتی
۲۸۳	۱۳۰۶	ذیل المدعا لاحسن الوعا	حدیث	ھ	اہل سنت	دعا کے آداب واوقات ومکانات و اسباب اجابت کے بیان میں رسالہ حضرت والد ماجد قدس سرہ کا ذیل
۲۸۴	۱۳۰۷	ایذان الاجر فی اذان القبر	فقہ وردوھا	ھ	اہل سنت	قبر پر اذان دینے کا جواز
۲۸۵	۱۳۱۰	فتوائے کرامات غوثیہ	فضائل ورد گنگوہی	ھ	بمبئی	ذکر بعض کرامات شریفہ ورد وہابیہ وگنگوہی
۲۸۶	=	رعایۃ المذھبین فی الدعاء بین الخطبتین	فقہ ورد وہابیہ	ھ	بمبئی	دونوں خطبوں کے بیچ میں امام یا مقتدیوں کے دعا مانگنے کا بیان
۲۸۷	۱۳۱۱	رشاقۃ الکلام فی حواشی اذاقۃ الاثام	فقہ ورد وہابیہ	ھ	اہل سنت	دربارۂ مجلس میلاد شریف وقیام رسالہ والد ماجد پر حاشیہ
۲۸۸	۱۳۱۲	لمعۃ الشمعۃ لھدی شیعۃ الشنعہ	عقائد ورد روافض	ھ	مسودہ	تفصیلیہ وتفسیقیہ کے متعلق سات سوالوں کا جواب
۲۸۹	=	فتح المعطی بتحقیق معنی الخاطی والمخطی	لغت	ھ	مبیضہ	خاطی ومخطی میں کیا فرق ہے؟
۲۹۰	۱۳۱۳	الثواقب الرضویۃ عی الکواکب الدریۃ	جفر	ع	مبیضہ	کواکب دریہ پر مصنف کے حواشی
۲۹۱	=	الجداول الرضویۃ للمسائل الجفریۃ	جفر	ع	مبیضہ	علم جفر کے متعلق مصنف کی ایجادی جدولیں (م)
۲۹۲	=	الاجوبۃ الرضویۃ للمسائل الجفریۃ	جفر	ع	مبیضہ	سوالات جفر سے مصنف کا جواب

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۲۹۳	۱۳۱۹	جداول الریاضی	ریاضی	ع ف	مبیضہ	جداول میل وظلال وقواطع میول درج تامہ ومطالع استوائیہ ومقاطع بالقبہ بعرض بریلی تعدیل النہار ومطالع البروج واوقات وسطیہ تعدیل النہار و طلوع وغروب نجومی وتحویل شیء بعشری و بالعکس واستخراج خود مصنف
۲۹۴	۱۳۲۶	البیان شافیا لفونو غرافیا	فقہ	ھ	مبیضہ	فوٹوگراف سننے کے احکام
۲۹۵	=	الموز بالامال فی الاوفاق والاعمال	علم الوفق	ع ف	مبیضہ	اعمال ونقوش وتعویذات خاندانی و ایجادی کا مجموعہ
۲۹۶	=	جد الممتار من ردّ المحتار	فقہ	ع	مسودہ	ردالمحتار پر حاشیہ دوجلدیں مطبوعہ باقی نامطبوع
۲۹۷	=	العطایہ النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ	فقہ	ع ف ھ	اہل سنت بریلی	بارہ جلد میں مصنف کے فتاوے کا مجموعہ
۲۹۸	=	البارقۃ الشارقۃ علی المارقۃ المشارقۃ	ردوہابیہ	ع ف ھ	مبیضہ	مجموعہ فتاوائے کثیرہ مصنف ردّ ردّ وہابیہ
۲۹۹	=	صنائع بدیعہ	ادب	ع ف ھ	مبیضہ و مسودہ	دیوان صنائع وبدائع وتواریخ
۳۰۰	=	دیوان القصائد	مناقب و فضائل	ع ف ھ	مبیضہ و مسودہ	قصائد نعت ومنقبت کا مجموعہ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۱	۱۳۰۲	اکسیر اعظم	مناقب	ف	مبیضہ	قصیدہ در منقبت حضور سیدنا غوث اعظم
۲	۱۳۰۴	سلسلة الذهب نافيه الارب	مناقب و فضائل	ف	بریلی	شجرۂ عالیہ قادریہ منظومیہ
۳	۱۳۰۵	ذریعه قادریه	مناقب	ھ	حیدرآباد و پٹنہ	نظم و نعت و منقبت حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ
۴	۱۳۰۸	فضائل فاروق	مناقب ورد روافض	ھ	ناتمام	قصیدہ و منقبت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ (م)
۵	۱۳۰۹	نظم معطر	مناقب	ف	قادری	۶۰ رباعیاں منقبت غوث اعظم
۶	۱۳۱۵	مشرقستان قدس	مناقب	ھ		قصیدہ مدحیہ حضرت شاہ ابوالحسین نوری (م)
۷	۱۳۱۵	چراغ انس	مناقب	ھ		قصیدہ مدحیہ تاج الفحول بدایونی رحمہ اللہ (م)
۸	۱۳۲۱	وظیفه قادریه	مناقب	ف	اہل سنت	قصیدہ غوثیہ شریف کا منظوم ترجمہ مع عرض مدعا
۹	۱۳۲۴	حضور جان نور	فضائل	ھ	اہل سنت	حاضری روضہ اقدس پر جو قصیدہ عرض کیا
۱۰	=	نعت و استعارات	فضائل	ھ	ناتمام	نعت شریف کا رسالہ پُر مغز استعاروں اور علم ہیات کی تشبیب پر مشتمل (م)
۱۱	=	سلام و سیر	سیر و فضائل	ھ	ناتمام	بضمن سلام ولادت شریفہ سے وفات اقدس تک کا بیان
۱۲	=	سراپا نور	فضائل	ھ	ناتمام	قصیدہ نعت مبارک ساٹھ مطلع نور پر مشتمل (م)
۱۳	=	مناقب صدیقیه	مناقب	ھ	ناتمام	اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی منقبت (م)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۱۴	۱۳۰۰	حمائد فضل رسول	مناقب	ع	بدایوں	مولانا فضل رسول صاحب بدایونی
۱۵	۱۳۰۰	مدائح فضل رسول	مناقب	ع	مبیضہ	=(م)
۱۶	=	نذر گدا در تهنیت شادی اسرا	فضائل	ھ	اہل سنت	معراج اقدس کا بیان
۳۰۱	۱۲۹۲	تنبیه الجهال بالهام الباسط المتعال	کلام وردّ وہابیہ	ھ	مطبع کشمیر	چھ خاتم النبیین والوں کا ردّ
۳۰۲	=	جوابهائے ترکی بترکی	کلام وردّ وہابیہ	ھ	مطبع کشمیر	=
۳۰۳	۱۲۹۹	سیف المصطفیٰ علیٰ ادیان الافتراء	ردّ عمائد وہابیہ	ھ	مبیضہ	وہابیہ کے پیشوا نقل عبارت میں کیا کیا خیانتیں کرتے ہیں (م)
۳۰۴	۱۳۰۰	فتح خیبر	شتی	ھ	میرٹھ	مناظران تفضیلہ کے فرار کا واقعہ
۳۰۵	=	الرائحة العنبرية من المجمرة الحيدرية	عقائد وردّ تفضیلیہ	ھ	میرٹھ	مسئلہ تفضیل کا بیان وردّ تفضیلیہ
۳۰۶	۱۳۰۳	الاسد الصؤل على اجتهاد الطرار الجهول	فقہ	ھ	مبیضہ	مسئلہ رضاعت میں ایک وہابی کا ردّ
۳۰۷	=	نشاط السكين على حلق البقر السمين	ردّ وہابیہ	ھ	مبیضہ	مسئلہ فاتحہ وتقبیل ابہامین وغیرہ میں ایک فربہ وہابی کا ردّ (م)
۳۰۸	۱۳۰۴	الصمصام الحيدرى على عنق العيار المفترى	کلام وردّ مفسقہ	ھ	مبیضہ	تفصیلیہ ومفسقہ کا رد
۳۰۹	۱۳۰۵	الجرح الوالج فى بطن الخوارج	کلام ورد	ھ	مبیضہ	ایضاً
۳۱۰	=	صمصام حديد بر كولى بى قيد عدو تقليد	ردّ غیر مقلدین	ھ	مبیضہ	ردّ غیر مقلدین (م)
۳۱۱	۱۳۰۶	براءت نامه انجمن اسلاميه بريلى	فقہ	ھ	نظامی	متعلق کاروائی انجمن در بارہ رویت ہلال
۳۱۲	۱۳۰۷	اخباريه كى خبر گيرى	عقائد وردّ وہابیہ	ھ	لکھنؤ پٹنہ	مسئلہ امکان کذب میں دیوبندی تحریر کا رد

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۳۱۳	=	نهاية النصره بردّ الاجوبه العشره	ردّوہابیہ	ھ	مبیضہ	ایک وہابی کے دس مسائل کارد
۳۱۴	۱۳۱۲	انتصار الهدى من شعوب الهوى	مناظرہ	ھ	اہل سنت	ختم تراویح میں ۱۴ بار بسم اللہ پکار کر پڑھنے والوں کارد
۳۱۵	۱۳۱۳	سرگزشت وما جرائے ندوہ	تاریخ ورد	ھ	قادری	ندوہ پر بریلی میں کیا گزری
۳۱۶	=	اشتهارات خمسه	ردّندوہ	ھ	اہل سنت	ردّندوہ
۳۱۷	=	غزوه لهدم سماك الندوه	ردّندوہ	ھ	اہل سنت	خرافات ندوہ کارد
۳۱۸	=	ندوہ کا تیجه روداد سوم کا نتیجه	ردّندوہ	ھ	اہل سنت	ندوہ کی تیسری روداد کارد
۳۱۹	۱۳۱۵	الصارم الربانی علی اسراف القادیانی	عقائد ورد قادیانی	ھ	حنفیہ	خیالات قادیانی کارد
۳۲۰	=	شرح مقامه مذاقیه	ادب	ھ	میرٹھ	ایک مدعی ادب کی جہالت عربیت کارد
۳۲۱	=	بارش بهاری بر صدف بهاری	ردّندوہ	ھ	اہل سنت	ایک ندوی تحریر کارد
۳۲۲	=	سیوف العنوه علی زمائم ندوه	ردّندوہ	ھ	اہل سنت	ردّندوہ
۳۲۳	۱۳۱۶	صمصام سنیت به گلوئے نجدیت	مناظرہ وردّوہابیہ	ھ	اہل سنت	ایک وہابی نے کفریات دہلوی کے کچھ جوابات دیئے ان کارد
۳۲۴	=	مشرقستان اقدس	ادب	ھ	اہل سنت	قصیدہ مشرقستان قدس پر جاہلوں کے اعتراض کارد
۳۲۵	=	عذاب ادنیٰ بر ردّ اَوْ اَدْنیٰ	ادب	ھ	اہل سنت	اوادنیٰ باسقاط الف دوم پر اعتراض کارد
۳۲۶	=	اجتناب العمال عن فتاویٰ الجهال	فقہ و مناظرہ	ھ	حنفیہ	قنوت نازلہ کا بیان اور ایک وہابی کارد
۳۲۷	=	هدم النصرانی والتقسیم الایمانی	فرائض وردّ	ھ	حنفیہ	بعض پادریوں نے تقسیم حصص فرائض پر اعتراض کیا تھا اس کارد
۳۲۸	۱۳۱۸	امال الابرار والام الاشرار	ادب وردّ ندوہ	ع ھ	حنفیہ	قصیدہ غرا دربارہ مجلس اہل سنت مقابل ندوہ
۳۲۹	=	سکین و نورہ بر کاکل پریشان ندوہ	ایضاً	ھ	حنفیہ	ندوہ کے ایک قصیدہ پر اعتراضات

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۳۳۰	=	سیف ولایتی برواھم ولایتی	فقہ و مناظرہ	ھ	مبیضہ	مسئلہ روشنی میں ایک معترض کا ردّ
۳۳۱	۱۳۲۰	البرق المخیب علی بقاع طیب	اصول فقہ و مناظرہ	ھ	مبیضہ	ایک غیر مقلد کے رسالہ ملاطفہ کا پہلا ردّ
۳۳۲	=	سر الاوقات	توقیت و ردّ گنگوہی	ھ	محمود المطابع	تعدیل لا ایام کا بے مثل بیان اور اوقات رمضان نکالنے میں اہلِ مصر کی غلطیوں پر تنبیہ
۳۳۳	۱۳۲۱	صمصام القیوم علی تاج الندوہ عبدالقیوم	ردّ ندوہ	ھ	اہل سنت	ردّ تحریر رکن ندوہ
۳۳۴	=	العطر المطیب لبنت شقة الطیب	اصول فقہ و مناظرہ	ع ھ	مسودہ	رسالہ ملاطفہ کا دوسرا ردّ
۳۳۵	=	الامة القاصفه لکفریات الملاطفه	ایضاً	ع ھ	مسودہ	رسالہ ملاطفہ کا تیسرا ردّ
۳۳۶	۱۳۲۲	الجائفة علی تهافة الملاطفه	ایضاً	ع ھ	مسودہ	رسالہ ملاطفہ کا چوتھا ردّ
۳۳۷	۱۳۲۳	سیاط المؤدب علی رقبة المستعرب	ایضاً	ع ھ	مسودہ	رسالہ ملاطفہ کا پانچواں ردّ
۳۳۸	=	ظفر الدین الجید ملقب به بطش غیب	کلام و مناظرہ	ھ	اہل سنت	مسئلہ علم غیب میں سوالات اور تھانوی کا فرار
۳۳۹	=	براء المجنون عن فتهاکه علم المکنون	فضائل و مناظرہ	ع	مبیضہ	مسئلہ علم غیب میں رسالہ ابراء المکنون کا ردّ
۳۴۰	۱۳۲۴	مبین الهدی فی نفی امکان مثل المصطفیٰ	عقائد و ردّ وہابیہ	ھ	حنفیہ	رسول اللہ ﷺ کا مثل محال ہے اور وہابیہ کا ردّ
۳۴۱	=	ماحیة الجیب بایمان الغیب	فضائل و ردّ وہابیہ	ھ	مبیضہ	علم غیب میں مولوی عین القضاۃ وغیرہ کے فتووں کا ردّ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

۳۴۲	۱۳۲۵	میل الهداة لبرء عین القذاة	فضائل وم	ع	مبیضہ	مسئلہ علم غیب میں التحقیق المجتبی کارد
۳۴۳	۱۳۲۶	اراحة جوانح الغیب عن ازاحة اهل العیب	فضائل وم	ع	مبیضہ	مسئلہ علم غیب میں ازاحۃ العیب کارد
۳۴۴	=	الجلاء الکامل لعین قضاة الباطل	فضائل وم	ع	مبیضہ	مسئلہ علم غیب میں البیان الصائب کارد
۳۴۵	=	جابك لیث بر اهل حدیث	کلام وردّ وہابیہ	ھ	مطبع حنفیہ	عقائد وہابیہ کا ابطال اور ثناء اللہ امرتسری کا ردّ بالغ بے مثال
۳۴۶	=	الردّ الناهز علیٰ ذام النهی الحاجز	فقہ وردّ غیر مقلدین	ھ	مسودہ	النہی الحاجز پر بعض جہال کی زبان درازی کا ردّ
۳۴۷	=	پرده در امرتسری	ردّ آزیہ وہابیہ و نیچریہ	ھ	مطبع اہل سنت بریلی	ردّ آریہ ونیچریہ وامام الوہابیہ وسائر وہابیہ خصوصاً ثناء اللہ امرتسری اور وہابیہ کے ساتھ ترک اسلام کی جنگ زرگری

غیر تاریخی اسمائے کتب

نمبر شمار	سن تصنیف	نام کتاب	فن	زبان	کیفیت	مضمون کتاب
۳۴۸	۱۳۰۰	الاسئلة الفاضلة علیٰ الطوائف الباطله	مناظرہ و ردّ وہابیہ و ندوہ وغیر مقلدین	ھ	مطبوعہ و مبیضہ	اس رسالے میں وہ سوالات جمع کئے گئے ہیں جو وقتاً فوقتاً طوائف ضالہ ندویہ وغیر ہمقلدین و دیوبندیہ سے کئے گئے اور وہ ان کے جواب سے اب تک عاجز رہے
۳۴۹	۱۳۱۹	سوالات علماء وجوابات ندوة العلماء	ردّ ندوہ	ھ	اہل سنت بریلی	خیالات ندوہ کا بے مثل ظریف ردّ
۳۵۰	۱۳۲۶	کیفر کفر آریه	ردّ آریہ	ھ	مبیضہ	شیطنت آریہ کا ردّ (م)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فہرست ان پچاس فنون وموضوعات کی جن میں تصانیف مذکورہ ہیں

عقائد	کلام	تفسیر	تجوید	رسم خط قرآن	حدیث	اصول حدیث	فضائل ومناقب	اذکار	ترغیب وترہیب
سیر	فقہ	اصول فقہ	تصوف	سلوک	اخلاق	ادب	لغت	تاریخ	مناظرہ
تکسیر	علم اوفق	جفر	توقیت	ریاضی وہندسہ	ہیئت	زیجات	حساب	ارثماطیقی	جبرومقابلہ
تنجیم	ردّ ہنود	ردّ آریہ	ردّ نصاریٰ	ردّ نیچریہ	ردّ ندوہ	ردّ قادیانیہ	ردّ اسماعیل دہلوی	ردّ نانوتوی	ردّ گنگوہی
ردّ تھانوی	ردّ نذیر حسین	ردّ غیر مقلدین	ردّ وہابیہ	ردّ روافض	ردّ نواصب	ردّ معتزلہ	ردّ تفضیلیہ	ردّ متصوفہ	شتی
	مطبوع	مریضہ	مسودہ	ناتمام	ازانجملہ گم شدہ	عربی	فارسی	اُردو	

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ان فنون وموضوعات پر اعلیٰ حضرت کی تین سو پچاس تصنیفات ہیں، جو ۱۳۲۷ھ کے ابتدائی مہینوں تک تالیف ہوئیں۔ بقیہ تصنیفات یعنی ۱۳۲۷ھ سے سال انتقال پر ملال کا بیان ضمیمہ یا حصہ دوم المجمل المورد میں اسی تفصیل سے حوالہ قلم ہوگا۔ اسی طرح بہت ممکن ہے کہ ۱۳۲۷ھ سے ۱۳۴۰ھ تک کی تصنیفات میں بعض کتابیں ان علوم وفنون کے علاوہ کسی اور فن میں ہوں، اس لیے کہ **وعلمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما** کی اتباع اور غلامی سے اعلیٰ حضرت کا علم بھی یوماً فیوماً زائد متزائد تھا۔ **ذلك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم**

تفصیل کتب باعتبار فن وموضوع

اب میں فن وار ہر فن کو جدا جدا لکھتا ہوں اور اس فن کی تعریف کر کے اس فن میں جو کتابیں تصنیف ہوئی ہیں، ان کو نمبر وار ذکر کروں گا۔ اسی طرح موضوع کے اعتبار سے بھی یعنی جس موضوع پر جو تصنیفات ہوں گی ان کو تفصیل کے ساتھ نمبر وار لکھوں گا، پھر جو جو کتابیں میرے مطالعے سے گزری ہیں، ان پر مختصر ریویو (Review) کروں گا۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تصنیفات باعتبار فن

[۱] علم عقائد [۳۱]

احکام شرعیہ جن کا تعلق ذات باری تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودیگر انبیائے کرام وملائکہ وقرآن شریف وغیرہ سے ہو، اس علم کو علم عقائد کہتے ہیں۔

علم عقائد میں اکتیس کتابیں حسب تفصیل ذیل ہیں:

[۱۰] (۱) مطلع القمرین فی ابانة سبقته العمرین

[۱۲] (۲) اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والاصحاب

[۲۳] (۳) البشریٰ العاجلته من تحف آجله

[۴۳] (۴) حیاته الموات فی بیان سماع الاموات

[۴۲] (۵) نجلی الیقین بان نبینا سیّد المرسلین

[۶۷] (۶) سبحان عن عیب کذب مقبوح

[۸۸] (۷) سبحان القدوس عن تقدیس نحس منکوس

[۲۳] (۸) عرش الاعزاز و الاکرام لا ول ملوك الاسلام

[۱۲۵] (۹) ذب الا هو اء الواهیته فی باب الامیر معٰویه

[۱۲۸] (۱۰) فتاویٰ القدوة لکشف دفین الندوه

[۱۵۹] (۱۱) جزاء اللہ عدوه بانه ختم النبوه

[۱۶۳] (۱۲) فتاویٰ الحرمین بر نجف ندوته المین

[۱۶۴] (۱۳) ترجمة الفتویٰ وجه هدم البلویٰ

[۱۶۵] (۱۴) خلص فوائد فتوی

[۱۷۶] (۱۵) قوارع القهار علی المجسمة الفجار

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۱۹۱] (۱۶) السوء والعقاب علَی المسیح الکذاب

[۲۲۴] (۱۷) قهر الدیان علی مرتد بقادیان

[۲۳۱] (۱۸) حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین

[۲۳۲] (۱۹) خلاصة فوائد فتاویٰ

[۲۴۳] (۲۰) مبین احکام و تصدیقات مرام

[۲۴۵] (۲۱) ثلج الصدر لا یمان القدر

[۲۴۶] (۲۲) الفیوض الملکیته لحب الدولته المکیة

[۲۵۳] (۲۳) تمهید ایمان بایات قرآن

[۲۵۹] (۲۴) دامان باغ سبحٰن السبوح

[۲۶۰] (۲۵) المبین ختم النبیین

[۲۶۱] (۲۶) مقال عرفاء باعزاز شرع وعلماء

[۲۸۸] (۲۷) لمعته الشمعته لهدی شیعته الشنعه

[۲۰۵] (۲۸) الرائحة العنبریة من المجمرة الحیدریة

[۳۱۲] (۲۹) اخباریہ کی خبر گیری

[۳۱۹] (۳۰) الصارم الربانی علی اسراف القادیانی

[۳۴۰] (۳۱) مبین الهدی فی نفی امکان مثل المصطفیٰ صلی اللہ علیه وسلم

[۲] علم کلام [۱۷]

جس علم کے ذریعہ انسان قادر ہو کہ عقائد حقہ دینیہ کو دلیلوں سے ثابت کر سکے، اور اس پر سے شبہات وشکوک کو دفع کرے، وہ علم کلام ہے۔ اس علم کا موضوع متقدمین کے نزدیک ذات باری تعالیٰ وصفات الٰہی ہے اور بعض کے نزدیک اس کا موضوع موجود من حیث ھو موجود ہے۔ متاخرین کے نزدیک علم کلام کا موضوع معلوم ہے، اس حیثیت سے کہ اس کا تعلق اثبات عقائد دینیہ سے ہے، عام ازیں کہ وہ تعلق قریب ہو یا بعید، اور دین سے مراد دین سرور عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے۔

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی سترہ تصنیفات حسب ذیل ہیں:

[۱] (۱) ضوء النهایة فی اعلام الحمد و الهدایة

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۳] (۲) السعی المشکور فی ابداء الحق المهجور

[۴] (۳) معتبر الطالب فی شیون ابی طالب

[۳۵] (۴) مقامع الحدید علی خد المنطق الحدید

[۱۰۵] (۵) الکوکب الشهابیه فی کفریات ابی الوهابیة

[۱۰۶] (۶) سل السیوف الهندیة علیٰ کفریات بابا النجدیة

[۱۵۲] (۷) شرح المطالب فی منکر مبحث ابی طالب

[۷۹] (۸) المقال الباهر ان منکر الفقه کافر

[۱۹۰] (۹) المعتمد المستند بناء نجاة الابد

[۱۹۲] (۱۰) ردّ الرفضه

[۲۲۰] (۱۱) دفعة الباس علی جاحد الفاتحه والفلق والناس

[۳۰۱] (۱۲) تنبیه الجهال با بهام الباسط المتعال

[۳۰۲] (۱۳) جوابہائے ترکی بترکی

[۳۰۸] (۱۴) الصمصام الحیدری علیٰ حمق العیار المفتری

[۳۰۹] (۱۵) الجرح الوالج فی بطن الخوارج

[۳۳۸] (۱۶) ظفر الدین الجید ملقب به بطش غیب

[۳۴۵] (۱۷) چابک لیث براہل حدیث

[۳] علم تجوید [۲]

جس علم میں قرآن مجید کو اچھی طرح تلاوت کرنے سے بحث کی جائے، مخارج حروف اوران کی صفات کے لحاظ اور ترتیل نظم قرآن کی وصل، وقف، مد، تخفیف، قلب، تسہیل وغیرہ قواعد کے اعتبار سے اس کو علم تجوید کہتے ہیں۔ اس کا موضوع اور غایت ونفع ظاہر ہے، یہ علم فنون قرات کا نتیجہ اور ثمرہ ہے، اور موسیقی کی طرح عملی علم ہے۔ یعنی صرف قواعد کا جان لینا کافی نہیں ہے، بلکہ اساتذہ سے سن کر، سیکھ کر، خود تمام حروف والفاظ کو قواعد مقررہ کے مطابق ادا کرنے کا ملکہ حاصل کرنا ہے۔

اس علم میں اعلیٰ حضرت کی دو کتابیں ہیں:

[۱۴۶] (۱) نعم الزاد لروم الضاد

[۱۶۶] (۲) الجام الصاد عن سنن الضاد

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۴] علم تفسیر [۶]

جو علم معانی نظم قرآن سے بحسب طاقت بشریہ و مقتضائے قوائد عربیہ بحث کرتا ہے، وہ علم تفسیر ہے۔ اس کے مبادی علوم عربیہ، اصول کلام، اصول فقہ، جدل وغیرہ علوم کثیرہ ہیں۔ اس علم کی غرض معانی نظم قرآن مجید کی معرفت ہے۔ اس کا فائدہ بروجہ صحت احکام شرعیہ کے استنباط پر قدرت حاصل ہوتا ہے۔ اس علم کا موضوع کلام اللہ سبحانہ تعالیٰ ہے، جو ہر حکمت کا منبع اور فضیلت کا معدن ہے۔ اس کی غایت، فہم معانی قرآن اور اس کے احکام مستنبط کرنے کی معرفت توصل ہے، تاکہ اس کے ذریعہ سعادت دنیویہ واخرویہ حاصل کی جائے، اور شرف علم کا باعتبار شرف موضوع اور بہترین غایت کی وجہ سے ہے۔ اس لیے یہ علم سب سے افضل واعلیٰ ہے۔

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی چھ تصنیفات حسب تفصیل ذیل ہیں:

[۲] (۱) الزلال الانقی من بحر سبقة الاتقی

[۶۵] (۲) تائل الراح فی فرق الریح والریاح

[۹۰] (۳) انوار العلم فی معانی میعاد استجیب لکم

[۴۳] (۴) الصمصام علی مشکك فی آیة علوم الارحام

[۱۴۵] (۵) النفیحة الفائحه من مسك سورة الفاتحه

[۲۵۸] (۶) ابناء الحی ان کتابه المصؤن تبیان لکل شیء

[۵] علم اصول حدیث [۲]

یہ علم متعلق بروایت حدیث ہے۔ جس علم میں بحث کی جائے کیفیت اتصال احادیث سے، ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے من حیث احوال رواۃ، باعتبار ضبط وعدالت کے اور من حیث کیفیت سند کے، کہ وہ متصل ہے یا منقطع یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی ہے یا صرف صحابہ پر ہی ختم ہوگئی یا منتہائے سند تابعی ہے۔ جو کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اس علم میں اعلیٰ حضرت کی تصنیف دو رسالے ہیں:

[۱۳۱] (۱) الهاد الکاف فی حکم الضعاف

[۱۳۴] (۲) مدارج طبقات الحدیث

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۶] علم حدیث [۱۱]

علم حدیث وہ علم ہے جس کے ذریعہ اقوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے افعال و احوال کی معرفت حاصل ہو۔ اس تعریف سے اس کا موضوع ظاہر ہو گیا اور غایت، سعادت دارین کا حصول ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک علم روایت حدیث، دوم علم درایت حدیث۔ اول اصول حدیث کے نام سے مشہور ہے، جس کا بیان گزر چکا ہے۔ دوم یعنی درایت حدیث وہ علم ہے جو بحث کرتا ہے اس معنیٰ سے، جو الفاظ حدیث سے سمجھے جاتے ہیں، اور جو اس سے مراد ہے من حیث قواعد عربیہ ضوابط شرعیہ و مطابقت احوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کا موضوع احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس حیثیت سے کہ معانی، مفہوم یا مراد پر دلالت کرتے ہیں۔ اس کی غایت آداب نبویہ سے مزین ہونا اور منہیات و مکروہات شرعیہ سے اجتناب کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس فن کا نفع اعظم المنافع ہے۔ اس کے مبادی تمام علوم عربیہ اور ان اخبار و قصص کی معرفت ہے، جن کا تعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات سے ہو۔

اس علم میں اعلیٰ حضرت کی تصنیفات گیارہ ہیں:

[۴۶] (۱) اسماع الا ربعین فی شفاعة سیّد المحبوبین

[۵۲] (۲) تلا لؤ الافلاك بجلالك حديث لو لاك

[۸۹] (۳) انباء الحذاق بمسالك حديث النفاق

[۹۱] (۴) اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد

[۱۰۰] (۵) الهذاية المبارکة فی خلق الملائکة

[۱۳۶] (۶) الاحاديث الراويه لمدح الامير معاويه

[۲۲۲] (۷) الا جازات المتينه لعلماء بكة و المدينه

[۲۶۶] (۸) النجوم الثواقب فی تخريج احاديث الكواكب

[۲۷۲] (۹) الروض البهيج فی آداب التخريج

[۲۸۱] (۱۰) البحث الفاحص عن طرق احاديث الخصائص

[۲۸۳] (۱۱) ذيل المدعي لا حسن الوعا

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۷] علم اصول فقہ [۹]

جس علم کے ذریعہ احکام شرعیہ کا استنباط ادلہ اجمالیہ سے معلوم ہو، وہ علم اصول فقہ ہے۔ موضوع اس کا ادلہ شرعیہ کلیہ ہیں، اس حیثیت سے کہ کس طرح اس سے احکام شرعیہ مستنبط ہوتے ہیں۔ اس کے مبادی قواعد عربیہ اور بعض علوم شرعیہ مثل اصول کلام، تفسیر، حدیث اور بعض علوم عقلیہ ہیں۔ غرض اس علم سے یہ ہے کہ احکام شرعیہ فرعیہ کے استنباط کا ملکہ ادلہ اربعہ شرعیہ یعنی قرآن، حدیث، اجماع وقیاس سے حاصل ہو۔ اس کا فائدہ احکام شرعیہ کو صحیح طریقہ پر استنباط کرنا ہے۔

اس علم میں اعلیٰ حضرت کی تصنیفات نو ہیں:

[۴۱] (۱) التاج المکلل فی انارۃ مدلول کان یفعل

[۱۰۹] (۲) السیوف المخیفۃ علی عائب ابی حنیفہ

[۱۲۶] (۳) اعز النکات بجواب سوال الرکات ملقب بہ الفضل الموہبی فی معنی اذا صع الحدیث فھو مذھبی

[۱۸۱] (۴) اطائب الصیب علی ارض الطیب

[۳۳۱] (۵) البرق المخیب علی بقاع طیب

[۲۳۴] (۶) العطر المطیب لبنت شفۃ الطیب

[۳۳۵] (۷) الامۃ القاصفۃ لکفریات الملا طفۃ

[۳۳۶] (۸) الجائفۃ علی تھافت الملا طفہ

[۳۳۷] (۹) سیاط المؤدب علی رقبۃ المستعرب

[۸] علم فقہ [۵۰]

جس علم میں احکام شرعیہ فرعیہ عملیہ اس حیثیت سے کہ ادلہ شرعیہ تفصیلیہ سے ان کا استنباط ہوتا ہے، بحث کی جائے، وہ علم فقہ ہے۔ اس کے مبادی مسائل اصول فقہ ہیں۔ اس میں تمام علوم شرعیہ اور عربیہ سے استمداد حاصل کیا جاتا ہے۔ اس علم کا فائدہ بروجہ مشروع حصول عمل ہے اور اس سے غرض اعمال شرعیہ پر ملکہ اقتدار حاصل کرنا ہے۔

چونکہ غایت وغرض، علوم عملیہ میں ظن سے حاصل ہوتا ہے، نہ کہ یقین سے، اس لیے اکثر مسائل ظنی الدلالۃ محل اجتہاد ہیں۔ اسی وجہ سے مقلد اختیار ہے کہ مذہب اربعہ مشہورہ یعنی حنفی، شافعی، مالکی یا حنبلی سے جس کو چاہے، اختیار کرے۔ مگر ان سب میں احق واولیٰ اور تمام روئے زمین میں جس کے ماننے والے سب سے زیادہ ہیں، مذہب امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اہل کشف وولایت کا مشاہدہ ہے کہ بقیہ سب مذاہب آگے جا کر خشک ہو جائیں گے اور ان

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے ماننے والے باقی نہ رہیں گے، لیکن امام اعظم صاحب کا مذہب قیامت تک باقی رہے گا، جسے اس کی تحقیق مقصود ہو، وہ امام شعرانی کی کتاب مستطاب میزان الشریعۃ الکبریٰ ملاحظہ کرے کہ انہوں نے باوجود شافعی المذہب ہونے کے اس کی تصریح کی۔

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی تصنیفات ایک سو پچاس ہیں:

[۵](۱) نقاء النیرہ فی شرح الجوٰہرہ ملقب بہ النیرۃ الوضیہ فی شرح الجوہرۃ المضیۃ

[۱۳](۲) احکام الاحکام فی التناول من ید من مالہ حرام

[۱۴](۳) انفس الفکر فی قربان البقر

[۱۶](۴) الامر با حترام المقابر

[۱۷](۵) اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی تہامۃ

[۱۹](۶) حسن البراعۃ فی تنفیذ حکم الجماعۃ

[۲۰](۷) النعیم المقیم فی فرحۃ مولد النبی الکریم

[۲۲](۸) بذل الصفا لعبد المصطفیٰ

[۲۵](۹) منیر العینین فی حکم تقبیل الابہا مین

[۲۶](۱۰) المقالۃ المسفرۃ عن احکام البدعۃ المکفرۃ

[۲۷](۱۱) المجمل المسدد ان ساب المصطفیٰ مرتد

[۲۸](۱۲) اجود القری لمن یطلب الصحۃ فی اجارۃ القری

[۲۹](۱۳) نسیم الصبا فی ان الاذان یحول الوباء

[۳۰](۱۴) الاحلی من السکر لطلبہ سکرروسر

[۳۲](۱۵) جمال الاجمال لتوقیف حکم الصلاۃ فی النعال

[۳۴](۱۶) منزع المرام فی التداوی باالحرام

[۳۶](۱۷) معدل الزال فی اثبات الہلال

[۳۷](۱۸) طوالع النور فی حکم السراج علی القبور

[۳۸](۱۹) البارقۃ اللمعا علی سامد نطق بالکفر طوعا

[۳۹](۲۰) جمل مجلیہ ان المکروہ تنزیہا لیس بمعصیۃ

[۴۰](۲۱) انوار الانتباہ فی حل نداء یارسول اللہ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۴۴](۲۲) انهار الانوار من یم صلاۃ الاسرار

[۴۷](۲۳) السط المسحل فی امتاع الروحۃ بعد الوطی للمعجل

[۴۸](۲۴) النهی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید

[۴۹](۲۵) صیقل الرین عن احکام مجاورۃ الحرمین

[۵۰](۲۶) ازکی الاهلال بابطال ما احدث الناس فی امر الهلال

[۵۱](۲۷) باب غلام مصطفیٰ

[۵۳](۲۸) التحبیر بباب التدبیر

[۵۴](۲۹) احسن المقاصد فی بیان ما تنزہ عنه المساجد

[۵۵](۳۰) ازین کافل لحکم القعدۃ فی المکتوبه والنوافل

[۵۷](۳۱) صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین

[۵۹](۳۲) اعلام الاعلام بان هندوستان دارالاسلام

[۶۰](۳۳) تبیان الوضوء

[۶۱](۳۴) الحلاوۃ والطلاوۃ فی کلم توجب سجود التلاوۃ

[۶۶](۳۵) حکم رجوع من ولی فی نفقۃ العرس والجهاز والحلی

[۶۷](۳۶) المنح المليحه فیما نهی من اجزاء الذبیحه

[۶۹](۳۷) الزر الباسم فی حرمۃ الزکاۃ علی بنی هاشم

[۷۰](۳۸) تجلیٰ المشکوٰۃ لانارۃ اسئلۃ الزکاۃ

[۷۱](۳۹) التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد

[۷۳](۴۰) حك العیب فی حزمۃ تسوید الشیب

[۷۴](۴۱) حقۃ المرجان لمهم حکم الدخان

[۷۵](۴۲) عباب الانوار ان لا نکاح بمجرد الاقرار

[۷۶](۴۳) العجۃ الفائحۃ بطیب التعیین والفاتحه

[۷۷](۴۴) سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلاۃ العید

[۷۸](۴۵) العافیۃ الموحیۃ لحکم جلود الاضحیۃ

[۷۹](۴۶) الطره فی ستر العوره

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۸۱](۴۷) الحرف الحسن فی الکتابة علی الکفن

[۸۲](۴۸) ابر المقال فی استحسان قبلة الاجلال

[۸۳](۴۹) فتح المليك فی حکم التمليك

[۸۷](۵۰) الطيب الوجيز فی امتعة الورق والابريز

[۹۳](۵۱) رفيع المدارك فی حکم السوائب وما طرح مالك

[۹۴](۵۲) جلی الصوت لنهی الدعوة إمام الموت

[۹۵](۵۳) يسر الزاد لمن ام الضاد

[۹۶](۵۴) الامن والعلیٰ لنا عتی المصطفیٰ بدافع البلاء

[۹۸](۵۵) برکات الامداد لاهل الاستمداد

[۹۹](۵۶) بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاة الجنائز

[۱۰۱](۵۷) رحيق الاحقاق فی کلمات الطلاق

[۱۰۴](۵۸) المنی والدرر لمن عمد منی آردر

[۱۰۷](۵۹) وشاح الجيد فی تحليل معانقة العيد

[۱۰۸](۶۰) وصاف الرجيح فی بسملة التراويح

[۱۱۱](۶۱) القلادة المرصعة فی نحر الاجوبة الاربعة

[۱۱۲](۶۲) سبل الاصفياء فی حکم الذبح للاولياء

[۱۱۳](۶۳) ستر جميل فی مسائل السراويل

[۱۱۵](۶۴) اطائب التهانی فی النکاح الثانی

[۱۱۶](۶۵) راد القحط والوباء بدعوة الجيران ومواساة الفقراء

[۱۱۹](۶۶) سلب الثلب عن القائلين بطهارة الکلب

[۱۲۰](۶۷) رعاية المنة فی ان التهجد نفل او سنة

[۱۲۱](۶۸) حق الاحقاق فی حادثة من نوازل الطلاق

[۱۳۰](۶۹) حاجز البحرين الواقی عن جمع الصلاتين

[۱۳۲](۷۰) لوامع البها فی المصر للجمعة والاربع عقبيها

[۱۳۳](۷۱) الکاس الدهاق با ضافة الطلاق

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۱۳۵](۷۲) القطوف الدانية لمن احسن الجماعة الثانية

[۱۳۷](۷۳) الرد الاشد النهى فى هجرِ الجماعة على الگنگهى

[۱۳۸](۷۴) نقد البيان لحرمة ابنة اخى اللبان

[۱۳۹](۷۵) نادى الاضحيه بالثناء الهدية

[۱۴۰](۷۶) لمعة الضحى فى اعفاء اللحىٰ

[۱۴۱](۷۷) النهى الهاجز فى تكرار صلاة الجنائز

[۱۴۲](۷۸) شفاء الواله فى صور الحبيب ومزاره و بعاله

[۱۴۴](۷۹) مروج النجالخروج النساء

[۱۴۷](۸۰) تجويز الردّ عن ترويج الابعد

[۱۴۹](۸۱) هبة السنا فى تحقيق المصاهرة بالزنا

[۱۵۰](۸۲) الاعلام بحا ل البخور فى الصيام

[۱۵۲](۸۳) التحرير الجيد فى بيع حق المسجد

[۱۵۴](۸۴) الوفاق المتين عن سماع الدفين وجواب اليمين

[۱۵۵](۸۵) ازالة العار بحجر الكرائم عن كلاب النار

[۱۵۶](۸۶) تفاسير الاحكام لفدية الصلاة والصيام

[۱۵۸](۸۷) انجح الجد فى حفظ المسجد

[۱۶۰](۸۸) الشرعة البهية فى تحديد الوصية

[۱۶۱](۸۹) ماحى الضلالة فى انكحة الهند وبنجاله

[۱۶۶](۹۰) الجام الصاد عن سنن الضاد

[۱۷۱](۹۱) ابجل ابداع فى حد الرضاع

[۱۷۳](۹۲) لب الشعور با حكام الشعور

[۱۷۴](۹۳) خير المال فى حكم الكسب والسوال

[۱۷۷](۹۴) الفقة التسجيلى فى عجين النار جيلى

[۱۷۸](۹۵) افصح البيان فى مزرع هندوستان

[۱۹۳](۹۶) الحلية الاسماء لحكم بعض الاسماء

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۱۹۵](۹۷) طریق اثبات الهلال

[۱۹۶](۹۸) تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب

[۱۹۷](۹۹) نور الجوهرة فی السمسرة والسوکره

[۱۹۸](۱۰۰) الاحکام والعلل فی اشکال الاحتلام والبلل

[۲۰۱](۱۰۱) مرقاة الجمال فی الهبوط عن المنبر لمدح السلطان

[۲۰۲](۱۰۲) اجل التعبیر فی حکم السماع والمزامیر

[۲۰۷](۱۰۳) راحی زاغیان معروف به وقع زیغ زاغ

[۲۰۸](۱۰۴) اوفی اللمعة فی اذان الجمعة

[۲۱۱](۱۰۵) انصح الحکومة فی فصل الخصومة

[۲۱۴](۱۰۶) اعالی الافاده فی تعزیة الهندو بیان الشهادة

[۲۱۵](۱۰۷) افقة المجاوبة عن حلف الطالب علی طلب الواثبة

[۲۱۷](۱۰۸) آکد التحقیق بباب التعلیق

[۲۲۱](۱۰۹) اهلاك الوهابین علی توهین قبور المسلمین

[۲۲۵](۱۱۰) هدایة الجنان باحکام رمضان

[۲۲۶](۱۱۱) هادی الناس فباشیاء من رسوم الاعراس

[۲۲۹](۱۱۲) ما یجلی الاصر عن تحدید المصر

[۲۳۰](۱۱۳) ردالقضاة الی حکم الولاة

[۲۳۳](۱۱۴) الجو والحلو فی ارکان الوضوء

[۲۳۴](۱۱۵) تنویر القندیل فی احکام المندیل

[۲۳۵](۱۱۶) الطراز المعلم فیما هو حدث من احوال الدم

[۲۳۶](۱۱۷) لمع الاحکام ان لا وضوء من الزکام

[۲۳۷](۱۱۸) هدایة المتعال فی الاستقبال

[۲۳۹](۱۱۹) الحق المجتلی فی احکام المبتلی

[۲۴۱](۱۲۰) کفل الفقیه الفاهم فی احکام قرطاس الدراهم

[۲۴۲](۱۲۱) نبه القوم ان الوضوء من ای نوم

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۲۴۷](۱۲۲) تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون

[۲۴۸](۱۲۳) السهم الشهابی علی خداع الوهابی

[۲۵۴](۱۲۴) فقه شهنشاه وان القلوب بید المحبوب بعطاء الله

[۲۵۷](۱۲۵) بدء الانوار فی اداب الاثار

[۲۵۵](۱۲۶) مفاد الحبر فی الصلاة بمقبرة او جنب قبر

[۲۶۲](۱۲۷) الهادی الحاجب عن جنازة الغائب

[۲۶۳](۱۲۸) شمامة العنبر فی محل النداء بازاء المنبر

[۲۶۴](۱۲۹) الطرة الرضیة علی النیرة الوضیه

[۲۶۷](۱۳۰) فصل القضاء فی رسم الافتاء

[۲۶۹](۱۳۱) الجوهر الثمین فیما تنعقد به الیمین

[۲۷۰](۱۳۲) الطراز المذهب فی الترویج بغیر الکفو ومخالف المذهب

[۲۷۳](۱۳۳) عبقری حسان فی اجابة الاذان

[۲۷۴](۱۳۴) شوارق السنا فی حد المصر والفنا

[۲۷۵](۱۳۵) لمعة الشمعه فی اشتراط المصر للجمعة

[۲۷۸](۱۳۶) البدور الاجله فی امور الاهله

[۲۷۹](۱۳۷) نور الادله للبدور الاجله

[۲۸۰](۱۳۸) رفع العلة عن نور الادله

[۲۸۲](۱۳۹) اللواء المعقود لبیان حکم امرء المفقود

[۲۸۴](۱۴۰) ایذان الاجر فی اذان القبر

[۲۸۶](۱۴۱) رعایة المذهبین فی الدعاء بین الخطبتین

[۲۸۷](۱۴۲) رشاقة الکلام فی حواشی اذاقة الاثام

[۲۹۴](۱۴۳) البیان شافیا لفونو غرافیا

[۲۹۶](۱۴۴) جد الممتار من ردّ المحتار

[۲۹۷](۱۴۵) العطایا النبویة فی الفتاویٰ الرضویة

[۳۰۶](۱۴۶) الاسد الصؤل علی اجتهاد الطرار الجهول

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۳۱۱](۱۴۷) براءت نامہ انجمن اسلامیہ بانس بریلی

[۳۲۶](۱۴۸) اجتناب العمال عن فتاویٰ الجهال

[۳۳۰](۱۴۹) سیف ولایتی برداهم ولایتی

[۳۴۶](۱۵۰) الردّ الناهز علی ذام النهی الحاجز

[۹] علم الفرائض [۴]

علم الفرائض ان قواعد و جزئیات کا علم ہے، جن کے ذریعہ ترکہ کو وارث کی طرف ان کے حق کے مطابق صرف کرنے کی کیفیت معلوم ہو۔ اس کا موضوع ترکہ اور وارث ہیں۔ اس لیے کہ فرائضی ترکہ اور اس کے مستحقین سے بحث کرتا ہے کہ میت کا ترکہ اس کے ورثائے مستحقین کو قواعد معینہ شرعیہ سے کس کو کتنا کتنا ملے گا؟

یہ علم بہت اہم علم ہے، یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نصف علم فرمایا: **تعلموا الفرائض وعلموها الناس فانها نصف العلم** علمائے کرام کا اختلاف ہے کہ یہ نصف علم کس طرح ہے، اور اس کے کیا معنی ہیں؟ تو ایک جماعت علماء اس طرف گئی ہے، کہ ہم پر واجب حضور کے ارشاد مبارک کی تعمیل ہے، ہم اس کے معنی سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ تو نصف علم حضور نے فرائض کو کیوں فرمایا، اس کے جاننے کی ہمیں ضرورت نہیں؟ اس ارشاد مبارک کے مطابق اس علم کو سیکھنا اور سکھانا چاہیے۔ ایک جماعت نے کہا کہ حضور نے جو کچھ فرمایا، بیشک ہم پر اس کی تعمیل ضروری ہے۔ مگر ساتھ ساتھ ہمیں اس کو سمجھنا بھی چاہیے کہ ارشاد مبارک معقول المعنیٰ ہے۔ تو اس بارے میں اس جماعت علماء کے دس قول ہیں۔

اول: امام بیہقی فرماتے ہیں کہ عموم بلویٰ کی وجہ سے نصف علم اس کو فرمایا۔

دوم: نہایہ میں ہے کہ انسان کی دو حالتیں ہیں۔ حالت حیات، اور حالت موت۔ تو نصف علم کا تعلق حالت حیات سے ہے، اور نصف علم کا تعلق بعد الموت سے۔ وہ علم فرائض ہے۔

سوم: ملک کے اسباب دو قسم کے ہیں۔

(الف) اختیاری: جیسے خرید و فروخت، قبول ھدیہ، وصیت وغیرہ۔

(ب) ضروری: یہ ارث ہے، اس لیے کہ لینا چاہیے کہ نہیں، مورث کے مرنے کے بعد کل ترکہ بعد ادائے حقوق سب وارثوں کا حسب سہام شرعی ہے۔ یہ قول صاحب ضوء کا ہے۔

چہارم: ابتہاج میں کہا گیا کہ اس کی بڑائی اور تعظیم کے لئے اس کو نصف علم فرمایا۔

پنجم: صاحب اعانۃ السہاج کا قول ہے: چونکہ فرائض کے شعبے بہت ہیں، اور اس میں حساب کی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے نصف علم فرمایا۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ششم: زیادتی مشقت کی وجہ سے اس کو نصف علم ارشاد فرمایا۔

ہفتم: صاحب ضوء نے فرمایا کہ علم کی دو قسمیں ہیں:

ایک وہ علم ہے، جس کی وجہ سے اسباب ارث کی معرفت ہوتی ہے۔ دوسرا وہ علم، جس کی وجہ سے جو واجب ہوتا ہے، معلوم کیا جاتا ہے اور یہی علم فرائض ہے۔

ہشتم: نصف علم باعتبار ثواب فرمایا، اس لیے کہ انسان فقہ کے ایک مسئلہ سمجھنے پر دس نیکی کا مستحق ہوتا ہے، اور فرائض کے ایک مسئلہ پر سو نیکی کا حقدار ہوتا ہے۔ تو اگر تمامی مسائل کو دس مسئلے اور تمامی فقہ کو سو مسئلے پر فرض کریں تو دونوں کی نیکیاں ہزار ہزار ہوں گی۔ تو فرائض باعتبار ثواب پورے فقہ کے برابر ہوا۔

نہم: صاحب شرح سراجیہ فرماتے ہیں: نصف علم فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ اگر فرائض کے مسائل کو پھیلایا جائے، تو اس کے فروع و جزئیات تمام علوم کی جزئیات کے برابر ہوں گے۔

دہم: نصف علم اس لیے فرمایا کہ طلبہ کو اس علم کے سیکھنے کی ترغیب ہو۔

یہ دس قول صاحب کشف الظنون عن امامی الکتب والفنون نے بیان فرمایا ہے۔

اعلیٰ حضرت کی علم الفرائض میں چار کتابیں ہیں:

[۱۵۱](۱) المقصد النافع فی عصوبة النصف الرابع

[۱۶۷](۲) طیب الامعان فی تعدد الجهات والابدان

[۲۱۳](۳) تجلیة السلم فی مسائل من نصف العلم

[۳۲۷](۴) هدم النصرانی والتقسیم الایمانی

[۱۰] علم رسم خط قرآن مجید [۱]

اگلی کتابیں جتنی ہیں، ان کے ماننے والوں نے اپنی خواہش کے مطابق ان میں تحریف و تبدیل کر دیا اور یہ تبدیل و تحریف صرف معنوی ہی نہ رہی کہ اصل معنی و مطلب کو چھوڑ کر اپنے مقصد کے مطابق معنی گڑھ لیا، بلکہ لفظی تحریف بھی کر لیا: یحرفون الکلم عن مواضعه لیکن خداوند عالم کا ہزار ہزار احسان امت محمدیہ پر، کہ ان کی کتاب کی حفاظت اس کے ماننے والوں کے متعلق نہ رکھا، بلکہ اپنے فضل و کرم سے اپنے ذمے پر اس کی حفاظت رکھی: انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون بیشک ہم نے اس قرآن شریف کو اتارا اور ہم اس کے محافظ ہیں۔ اسی لیے آج تک ایک لفظ تو بڑی بات ہے، ایک حرف، ایک نقطہ، ایک زیر، ایک زبر کا بھی فرق نہیں ہوا۔

علمائے کرام نے بھی اس کی حفاظت کے لیے قرآن مجید کے لکھنے میں رسم خط عثمانی کا اتباع واجب قرار دیا۔ اسی لیے

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قرآن مجید میں لفظ صلوۃ، زکوۃ، علمٰو، جای وغیرہ الفاظ اسی طرح سے لکھے جائیں گے۔ اگرچہ اردو میں صلاۃ، زکاۃ، علما کی کتابت اس طریقہ پر ضروری نہیں۔

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی تصنیف ایک رسالہ ہے:

[۲۱۸](۱) جالب الجنان فی رسم احرف من القرآن

[۱۱] علم الادب العربی [۶]

جس علم کے ذریعہ کلام عرب میں لفظاً و معناً غلطی سے محفوظ رہے، وہ علم ادب ہے۔ علم ادب بہت وسیع علم ہے، جو متعدد علوم کو شامل ہے۔ علامہ سیّد شریف فرماتے ہیں: علم ادب کے اصول اور فروع ہیں۔ اصول ہیں تو بحث مفردات سے ہوگی، یا مرکبات سے۔ اگر مفردات سے ہے تو اگر

(۱) بحیثیت جواہر اور مواد اور حیات ترکیبیہ ہے، تو وہ علم لغت ہے۔

(۲) بحیثیت صوت ولفظ اور ہیئت ہے، تو علم صرف ہے۔

(۳) اور بحیثیت انتساب بعض کو ساتھ بعض کے باعتبار اصل وفرع ہونے کے ہے تو علم اشتقاق ہے۔

(۴) اور اگر بحث مرکبات سے علی الاطلاق ہے تو باعتبار ہیئت ترکیبیہ اور ادائے معانی اصلیہ ہو، علم نحو ہے۔

(۵) باعتبار افادہ ایسے معانی کے ہے، جو مغائر اصل معنی ہیں، تو علم معانی ہے۔

(۶) باعتبار کیفیت افادہ جو مختلف ہو مراتب ظہور وخفا ہیں، تو علم بیان ہے۔

(۷) اور ان دونوں علم معانی وبیان کا ذیل علم بدیع ہے۔ اس لیے کہ یہ رعایت ومطابقت مقتضی حال، اور وضوح دلالت علی المرام کے بعد ان وجوہ کا نام ہے، جن سے کلام میں حسن پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً صنعت تجنیس میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کا یہ شعر

سر توئی سرور توئی سررا سرو ساماں توئی
جان توئی جاناں توئی جاں را قرار جاں توئی

(۸) اور اگر بحث مرکبات موزونہ سے ہو، تو بحیثیت وزن ہے، تو علم عروض ہے۔

(۹) بحیثیت اواخر ہے، تو علم قوافی ہے۔

یہ نو قسمیں اصول کی ہوئیں۔

اور فروغ میں بحث:

(۱) متعلق بنقوش کتابت ہو، تو علم خط ہے۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(۲) مختص بالمنظوم ہے، تو فرض شعر ہے۔
(۳) اور نثر کے ساتھ مخصوص ہے، تو علم الانشاء ہے۔
(۴) کسی کے ساتھ مختص نہیں، تو علم محاضرات ہے اور اسی قسم سے علم تاریخ ہے۔
علم ادب میں اعلیٰ حضرت کی تصنیفات سے چھ کتابیں ہیں:

[۲۹۹](۱) صنائع بدیعة
[۳۲۰](۲) شرح مقائمه مذاقیه
[۳۲۴](۳) مشرقستان اقدس
[۳۲۵](۴) عذاب ادنیٰ بررّد او ادنیٰ
[۳۲۸](۵) آمال الابرار و آلام الاشرار
[۳۲۹](۶) سکین و نوره بر کا کلّ پریشان ندوه

[۱۲] علم لغت [۲]

جو علم کہ مدلولات جواہر مفردات اور ان کی ہیئت جزئیہ سے بحث کرے کہ وہ وضع شخصی سے ان مدلولات کے لیے وضع کیے گئے ہیں، اور اس چیز سے بحث کرے جو ترکیب بر جوہر اور ان کی ہیئت سے بحیثیت وضع و دلالت علی المعانی الجزئیہ حاصل ہوئی ہو، وہ علم لغت ہے۔ اس علم کی غایت معانی وضعیہ کے سمجھنے اور کلمات عرب سے جو مفہوم ہوتا ہے، اس پر واقفیت میں خطا سے بچنا ہے۔

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی دو کتابیں ہیں:

[۲۶۷](۱) احسن الجلوه فی تحقیق المیل والذراع والفرسخ والغلوه
[۶۸۹](۲) فتح المعتی بتحقیق مغنیٰ الخاطی والمخطی

[۱۳] علم سیر [۳]

جس کے ذریعے احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و معجزات و وقائع حیات و حالات غزوات وغیرہ معلوم ہوں، وہ علم سیر ہے۔ اس میں سب سے پہلے علامہ محمد بن اسحٰق رئیس المغازی متوفی ۱۵۱ھ نے تالیف کی۔ پھر اس کی تدوین و ترتیب ابو محمد عبدالمالک بن ہشام حمیری متوفی ۲۱۸ھ نے کی اور علماء نے اس کتاب کو بہت پسند کیا، اور بہترین کتاب سیر کبیر امام محمد تلمیذ امام الائمہ کی ہے۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی تصنیف سے تین کتابیں ہیں:

[۱۵۷](۱) جمان التاج فی بیان الصلاۃ قبل المعراج

[۲](۲) نطق الهلال بارخ ولاد الحبیب والوصال

[۳](۳) منبة المنیه بوصول الحبیب الی العرش والرویه

[۱۴] علم الفضائل [۳۰]

یہ وہ علم ہے جس سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ومراتب عالیہ جو حضرت عزت نے انہیں اپنے فضل وکرم سے عطا فرمائے ہیں، ان کا بیان ہے۔ اس کا موضوع ظاہر ہے، اور غایت وغرض ان کمالات کی واقفیت ہے، تاکہ اس کے ذریعہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہو، اور اس کے ذریعہ سعادت ابدی وشرافت سرمدی حاصل ہو۔

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی تصنیفات تیس ہیں:

[۷](۱) نفی الفی عمن بنوره انار کل شئی

[۱۱](۲) سلطنة المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ

[۱۵](۳) الجلال جبریل بجعله خادما للمحبوب الجمیل

[۱۸](۴) هدی الحیران فی نفی الفی عن شمس الاکوان

[۶۴](۵) العروس الاسماء الحسنیٰ فیما لنبینا من الاسماء الحسنیٰ

[۹۶](۶) الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء

[۹۷](۷) منیة اللبیب فی ان التشریع بید الحبیب

[۱۴۵](۸) النفحة الفائحة من مسك سورة الفاتحه

[۱۴۸](۹) شمول الاسلام لاباء الرسول الکرام

[۱۵۸](۱۰) انباء المصطفیٰ بحال سرو اخفیٰ

[۱۷۰](۱۱) مالی الحبیب بعلوم الغیب

[۱۷۹](۱۲) اللؤ لؤ المکنون فی علم البشیر ما کان وما یکون

[۲۰۳](۱۳) الموهبة الجدیدة فی وجوه الحبیب فی مواضع عدیده

[۲۰۵](۱۴) منیة المنیة بوصول الحبیب الیٰ العرش والرؤیة

[۲۲۳](۱۵) الدولة المکیة با لمادة الغیبیة

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۲۴۴](۱۶) حدائق بخشش

[۲۵۷](۱۷) بدرا الانوار فی آداب الآثار.

[۲۶۵](۱۸) قمر التمام فی نفی الفئی عن سیّد الانام

[۳۰۰/۲](۱۹) سلسلة الذهب نافية الارب

[۳۰۰/۳](۲۰) ذریعه قادریه

[۳۰۰/۹](۲۱) حضور جان نور

[۳۰۰/۱۰](۲۲) نعت واستعارات

[۳۰۰/۱۱](۲۳) سلام وسیر

[۳۰۰/۱۲](۲۴) سراپا نور

[۳۰۰/۶۰](۲۵) نذر گداد رتہنیت شادی اسراء

[۲۳۹](۲۶) ابراء المجنون عن انتهاك علم المكنون

[۳۴۱](۲۷) ماحية العيب با يمان الغيب

[۳۴۲](۲۸) ميل الهداة لبرء عين القذاة

[۳۴۳](۲۹) اراحة جوانح الغيب عن ازاحة اهل العيب

[۳۴۴](۳۰) الجلاء الكامل لعين قضاة الباطل

[۱۵] علم المناقب [۱۸]

وہ علم ہے جس میں حضرات صحابہ کرام وتابعین عظام ومشائخ فخام وعلمائے اسلام کے کمالات وکرامات ومدائح وصفات کا بیان ہو۔ اس فن میں اعلیٰ حضرت کی تصنیفات اٹھارہ ہیں:

[۸](۱) الكلام البهى فى تشبه الصديق با لنبى

[۹](۲) وجد المشوق بجلوة اسماء الصديق والفاروق

[۳۲](۳) مجير معظم شرح قصيده اكسير اعظم

[۱۱۷](۴) تنزيه المكانة الحيدرية عن وصمة عهد الجاهلية

[۱۱۸](۵) انجاء البرى عن وسواس المفترى

[۱۲۲](۶) جميل ثناء الائمة علي علم سراج الامة

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۳۸۵](۷) فتوائے کرامات غوثیہ

[۳۰۰/۱](۸) اکسیر اعظم

[۳۰۰/۲](۹) سلسلة الذهب نافية الارب

[۳۰۰/۳](۱۰) ذریعہ قادریہ

[۳۰۰/۴](۱۱) فضائل فاروق

[۳۰۰/۵](۱۲) نظم معطر

[۳۰۰/۶](۱۳) مشرقستان قدس

[۳۰۰/۷](۱۴) چراغ انس

[۳۰۰/۸](۱۵) وظیفہ قادریہ

[۳۰۰/۱۳](۱۶) مناقب صدیقیہ

[۳۰۰/۱۴](۱۷) حمائد فضل رسول

[۳۰۰/۱۵](۱۸) مدائح فضل رسول

[۱۶] علم سلوک [۲]

اس علم میں اعلیٰ حضرت کی دو کتابیں ہیں:

[۸۴](۱) الياقوة الواسطه فی قلب عقد الرابطه

[۱۸۰](۲) نقاء السلافه فی البيعة والخلافة

[۱۷] علم الاخلاق [۲]

جس علم سے فضائل اور ان کے حاصل کرنے کی کیفیت معلوم ہوتا کہ انسان اپنے نفس کو ان سے مزین کرے، نیز رزائل اور ان سے بچنے کے طریقے معلوم کیے جائیں، تاکہ نفس ان سے مخلّٰی کیا جائے، وہ علم الاخلاق ہے اور یہ ایک قسم حکمت عملیہ کی ہے۔

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی دو کتابیں ہیں:

[۷۲](۱) شرح الحقوق لطرح العقوق

[۹۲](۲) مشعلة الارشاد الیٰ حقوق الاولاد

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۱۸] علم تصوف [۳]

علم تصوف وہ علم ہے کہ اس کے ذریعہ مدارج سعادت میں اہل کمال انسان کے ترقی کی کیفیت، اور وہ امور جو ان کے درجات میں عارض ہوں، بقدر طاقت بشریہ معلوم ہوں۔

سان درجات ومقامات کی کماحقہ تعبیر ناممکن ہے، اس لیے کہ عبارات ان معانی کے لیے وضع کیے گئے ہیں جہاں تک اہل لغات کے فہم پہنچ سکتے ہیں، لیکن وہ معانی جن تک رسائی صرف ایسے ہی شخص کی ہے، جو اپنے قوائے بدنیہ بلکہ اپنی ذات سے غائب ہو، تو اس کے لیے وضع الفاظ ممکن نہیں، چہ جائیکہ اس کو الفاظ سے تعبیر کریں۔ تو جس طرح معقولات کو اوہام سے ادراک نہیں کر سکتے، اور نہ موہومات کو خیالات سے ادراک کر سکتے ہیں، خیالات کا ادراک حواس سے ممکن ہے۔ اسی طرح جس چیز کو عین الیقین کے ساتھ معائنہ کرنا چاہیے، اس کا ادراک علم الیقین کے ساتھ ممکن نہیں۔ تو جس شخص کی خواہش اس فن کی تکمیل ہو، اس کو چاہیے کہ وصول بالبیان کی کوشش نہ کرے، بیان سے طلب کرنے پر اکتفا نہ کرے۔ فانه طور وراء طور العقل اور کیا اچھا کسی نے کہا ہے: جزاه الله الدارين خيراً۔

علم التصوف علم ليس يعرفه
الا اخو فطنة بالحق معروف
وليس يعرفه من ليس يشهد
وكيف يشهد ضوء الشمس مكفوف

یعنی علم تصوف وہ علم ہے جس کو نہیں پہچان سکتا ہے مگر تیز طبع ذہین جو حق کے ساتھ معروف ومشہور ہے اور اس کو نہیں جان سکتا ہے جو اسے مشاہدہ نہ کرے، اور کس طرح آفتاب کی روشنی کو نابینا دیکھ سکتا ہے؟

اس فن میں اعلیٰ حضرت نے تین کتابیں تصنیف فرمائیں:

[۸۰] (۱) کشف حقائق واسرار ودقائق

[۱۰۳] (۲) بوارق تلوح من حقيقة الروح

[۱۱۴] (۳) التلطف بجواب التصوف

[۱۹] علم اذکار [۵]

علم اذکار اور اسی کو علم الادعیۃ والاوراد بھی کہتے ہیں۔ جو علم ادعیہ ماثورہ اور اوراد مشہور سے اس کی تصحیح وضبط اور تصحیح روایت اور بیان خواص اور عدد تکرار اور اوقات قرآت اور شرائط سے بحث کرے، وہ علم الاذکار، علم الادعیہ اور اوراد ہے اور اس سے غرض ان ادعیہ اور اوراد کا بروجہ مذکورہ جاننا ہے، تاکہ مطابق قائدہ اس کے عمل سے فوائد دینیہ اور دنیویہ حاصل ہوں۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بعض علماء نے اس کو علم حدیث کی فرع قرار دیا ہے۔اس لیے کہ اس میں کتب احادیث سے استنباط کی جاتی ہے۔

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی پانچ کتابیں ہیں:

[۴۵](۱) ازهار الانوار من صبا صلاة الاسرار

[۵۶](۲) زهر الصلاة من شجرة اكارم الهداة

[۱۱۰](۳) العروس المعطار فی زمن دعوة الافطار

[۱۷۵](۴) المنة الممتازه فی دعوات الجنازة

[۲۷۷](۵) ماقل و كفی من ادعية المصطفیٰ صلی الله عليه وسلم

[۲۰] علم ترغیب وترھیب [۱]

وہ علم ہے جس میں ایسی باتیں بیان کی جائیں، جن کے کرنے کی شرع میں ترغیب دلائی گئی ہو، اور ایسی باتیں ذکر کریں، جن کے کرنے کی شرع میں ممانعت ہو۔ یا اوّل پر وعدہ ثواب ہو اور دوم پر وعید عذاب وعقاب۔ اس فن میں مشہور ترین کتاب امام حافظ ذکی الدین ابوالعظیم ابن عبدالقوی منذری متوفی ۶۵۶ھ کی کتاب ترغیب وترھیب ہے۔ یہ بھی فروع علم حدیث سے ہے۔ اس لیے کہ مدار اس کا احادیث اصحاب کتب مشہورہ صحیحین، سنن اربعہ، مسانید، معاجیم محدثین ہے۔

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی ایک کتاب ہے:

[۸۶] اعز الا كتنا ه فی ردّ صدقة مانع الزكوه

[۲۱] علم تاریخ [۳]

علم تاریخ، معرفت احوال جماعت اور ان کے شہروں اور رسوم وعادات، اور ان کے صنائع وانساب اور ان کے وفیات کا نام ہے۔ اس کا موضوع احوال اشخاص ماضیہ: حضرات انبیائے کرام واولیائے عظام وعلمائے فخام وحکما وملوک وشعرا وغیرہ ہیں اور اس علم کی غرض احوال ماضیہ پر واقف ہونا ہے اور اس علم کا فائدہ ان احوال سے عبرت ونصیحت حاصل کرنا اور حوادث روزگار و تقلبات زمانہ پر واقفیت کی وجہ سے تجزیہ کا ملکہ حاصل کرنا ہے، تاکہ ان لوگوں کے احوال میں جو مضرت کی باتیں ہیں، ان سے احتراز کیا جائے، اور منافع وکارآمد باتوں کو حاصل کیا جائے۔

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی تین کتابیں ہیں:

[۱۲۵](۱) اعلام الصحابة المواقفين للامير معوية وام المومنين

[۲۱۹](۲) جمع القرآن وبم عزوه لعثمان

[۳۱۵](۳) سرگزشت وماجرائے ندوہ۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۲۲] علم مناظرہ [۱۸]

جس علم میں دو مناظروں کے درمیان گفتگو کرنے کی کیفیت سے بحث کی جائے، وہ علم مناظرہ ہے۔ اس کا موضوع ادلہ ہیں، اس حیثیت سے کہ ان سے غیر پر اپنا مدعیٰ ثابت کیا جاتا ہے۔ اس کے مبادی امور بینہ بنفسہا ہیں۔ غرض اس سے مناظرہ کرنے کا ملکہ حاصل کرنا ہے، تاکہ بحث میں خبط نہ واقع ہو۔

علامہ ابن صدر الدین نے فوائد خاقانیہ میں فرمایا کہ یہ علم منطق کی طرح جملہ علوم کی خدمت کرتا ہے، اس لیے کہ بحث و مناظرہ صواب ظاہر کرنے اور الزام خصم کے لیے نسبت بین الشیین میں جانبین سے نظر کرنے کا نام ہے۔

اعلیٰ حضرت کی اس فن میں اٹھارہ کتب مصنفہ ہیں:

[۱۲۴](۱) النذیر الهامل لکل جلف جاهل

[۱۲۸](۲) مراسلات سنت وندوہ

[۲۰۷](۳) رامی زاغیان معروف دفع زیغ زاغ

[۳۱۴](۴) انتصار الهدی من شعوب الهویٰ

[۳۲۳](۵) صمصام سنیت بگلوئے نجدیت

[۳۲۶](۶) اجتناب العمال عن فتاویٰ الجهال

[۳۳۰](۷) سیف ولایتی برواہم ولایتی

[۳۳۱](۸) البرق المخیب علی بقاع طیب

[۳۳۴](۹) العطر المصیب لبنت شفة الطیب

[۳۳۵](۱۰) الامة القاصفه لکفریات الملاطفه

[۳۳۶](۱۱) الجائفه علی تهافت الملاطفه

[۳۳۷](۱۲) سیاط المؤدب علی رقبة المستعرب

[۳۳۸](۱۳) ظفر الدین الجید ملقب به بطش غیب

[۳۳۹](۱۴) ابراء المجنون عن انتهاکه علم المکنون

[۳۴۲](۱۵) میل الهداة لبرء عین القذاة

[۳۴۳](۱۶) اراحة جوانح الغیب عن ازاحة اهل العیب

[۳۴۴](۱۷) الجلاء الکامل لعین قضاة الباطل

[۳۴۸](۱۸) الاسئلة الفاضلة علی الطوائف الباطلة

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۲۳] علم تکسیر [۱]

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی ایک کتاب ہے:

[۶](۱) اطائب الاکسیر فی علم التکسیر

[۲۴] علم الوفق [۱]

اس فن میں بھی اعلیٰ حضرت کی ایک کتاب ہے:

[۲۹۵](۱) الفوز بالآمال فی الاوفاق والاعمال

[۲۵] علم التوقیت [۶]

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی تصنیف کردہ چھ کتابیں ہیں:

[۱۸۶](۱) الانجب الانیق فی طرق التعلیق

[۱۸۹](۲) زیج الاوقات للصوم والصلوات

[۲۰۶](۳) تاج توقیت

[۲۳۸](۴) کشف العلہ عن سمت قبلہ

[۲۵۶](۵) درء القبح عن درك وقت الصبح

[۲۳۲](۶) سر الاوقات

[۲۶] علم ھیئت [۳]

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی تین کتابیں ہیں:

[۱۸۴](۱) اقمار الانشراح بحقیقة الاصباح

[۱۸۵](۲) الصراح الموجز فی تعدیل المرکز

[۲۵۲](۳) جادة الطلوع والحمر للسیارة والنجوم والقمر

[۲۷] علم الحساب [۱]

علم الحساب ان قواعد کا علم ہے جن کے ذریعہ استخراج مجہولات عددیہ کا معلومات عددیہ مخصوصہ سے ہوتا ہے۔ استخراج سے مراد ان کی کمیات کی معرفت ہے۔ موضوع اس کا عدد ہے۔ اس لیے کہ اس علم میں عدد ہی کے عوارض ذاتیہ سے بحث کی جاتی

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے۔عدد کمیت کو کہتے ہیں، جو چند وحدات سے مرکب ہو۔اس کا نفع و فائدہ ضبط معاملات وحفظ اموال، قضائے دیون، قسمت ترکات ہے۔اس کی ضرورت علم فلکیہ اور مساحت وطب میں بھی ہوتی ہے، اور بعضوں نے کہا اس علم کی ضرورت جملہ علوم میں پڑتی ہے اور اس سے کوئی شخص مستغنی نہیں۔بادشاہ ہو، یا عالم، یا بازاری ہر ایک کو اس کی ضرورت ہے۔اس فن کی شرافت کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ قول: و کفیٰ بنا حاسبین کافی ہے۔جب اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت محاسب ہونا بیان فرمایا، تو کون عقلمند اس کی خوبی میں کلام کرسکتا ہے؟ اسی لیے علمائے کرام نے اس فن میں بہت کتابیں تصنیف کیں، اور لوگوں نے دیار وامصار میں ان کو تعلیم کے لیے دست بدست لیا، اور حکماء کی عادت تھی کہ بچوں کی تعلیم اسی علم سے شروع کرتے تھے۔ان کا خیال یہ تھا کہ جو شخص ابتداء حساب کی تعلیم پاتا ہے، اس پر صدق غالب آتا ہے۔اس لیے کہ حساب میں صحت مبانی ہے، تو سچ بولنا اس کی عادت بلکہ فطرت ہوجاتی ہے۔

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی ایک کتاب ہے:

[۱۸۸](۱) کلام الفهم فی سلاسل الجمع والتقسیم

[۲۸] علم ارثماطیقی [۳]

وہ علم ہے جو بحث کرتا ہے عدد کے خواص سے۔

اس علم میں اعلیٰ حضرت کی تین کتابیں ہیں:

[۱۸۳](۱) الموهبات فی المربعات

[۲۲۸](۲) البدور فی اوج المجذور

[۲۵۱](۳) کتاب الارثما طیقی

[۲۹] علم ریاضی [۳]

یہ حکمت نظریہ کی ایک قسم ہے، جو علم بحث کرے ایسے امور مادیہ سے جن کو مادہ سے بحث میں مجرد کرنا ممکن ہو۔اس کو ریاضی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ حکماء کی عادت تھی کہ ابتداء بچوں کو یہ علم تعلیم دیتے تھے، اور خوب ریاضت کرایا کرتے تھے۔اسی لیے اس کو علم تعلیمی بھی کہتے ہیں، اور اس کو علم اوسط بھی کہتے ہیں۔اس لیے کہ یہ علم، متوسط ہے ان دو علموں کے درمیان جو مادہ کے محتاج ہیں، اور جو مادہ کے محتاج نہیں ہیں اور اس کے چند اصول ہیں، اور ہر ایک اصل کے فروع ہیں۔اصول چار ہیں۔

۱۔ہندسہ ۲۔ہیئت ۳۔حساب ۴۔موسیقی

اعلیٰ حضرت کی اس فن میں تین کتابیں ہیں:

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۱۸۲](۱) عزم الیازی فی جواهر الریاضی

[۲۲۷](۲) ستین ولوگارثم

[۲۹۳](۳) جداول الریاضی

[۳۰] علم الھندسہ [۳]

علم ہندسہ ان قوانین کا علم ہے، جن کے ذریعہ انسان ان اصول کو جانتا ہے، جو کم کو من حیث کم ہونے کے عارض ہوتا ہے۔
اور اعلیٰ حضرت کی اس فن میں بھی تین کتابیں ہیں:

[۲۳](۱) الاشکال الاقیدس لنکس اشکال اقلیدس

[۱۸۷](۲) اعالی العطایا فی الاضلاع والزوایا

[۲۰۹](۳) الجمل الدائرہ فی خطوط الدائرہ

[۳۱] علم جبر ومقابلہ [۱]

یہ علم حساب کی فرع ہے، اس لیے کی یہ وہ علم ہے جس کے ذریعہ معلومات عددیہ مخصوصہ سے استخراج مجہولات عددیہ کی کیفیت بروجہ مخصوص معلوم ہوتی ہے۔
اس فن میں اعلیٰ حضرت کا ایک رسالہ ہے:

[۲۵۰] حل المعادلات لقوی المکعبات

[۳۲] علم الزیجات [۱]

اس علم میں اعلیٰ حضرت کی ایک کتاب ہے:

[۲۴۰] مسفر المطالع للتقویم والطالع

[۳۳] علم الجفر [۳]

اس کو جفر و جامع بھی کہتے ہیں۔ لوح قضاء وقدر جو تمام ما کان و ما یکون کو کلیاً و جزئیاً محتوی ہے، اس کے علم اجمالی کا نام جفر و جامع ہے۔ جفر، لوح وقضا کو کہتے ہیں، جو عقل کل ہے، اور جامع، لوح قدر کو کہتے ہیں، جو نفس کل ہے۔ ایک جماعت علماء کا دعویٰ ہے کہ حضرت امیر المومنین مولیٰ المسلمین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے ۲۸، حروف تہجی کو بسط اعظم کے طریقے پر ایک جلد میں تحریر کیا ہے، جس سے بطریق مخصوصہ وشرائط معینہ والفاظ مخصوصہ جو کچھ لوح قضا وقدر میں ہے، سب معلوم کر سکتے

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہیں۔ یہ علم وراثۃً اہل بیت اوران کے منتسبین میں چلا آرہا ہے، اورانہیں سے مشائخ کاملین نے حاصل کیا، اور غیروں سے اس کو پورے طور پر چھپاتے آئے ہیں۔

بعضوں کا خیال ہے کہ اس کتاب کو کما حقہ سوائے حضرت امام مہدی منتظر رضی اللہ عنہ کے کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

منقول ہے کہ خلیفہ مامون رشید نے جب اپنے بعد حضرت علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ کی خلافت کا عہد نامہ لکھا، اوران کے پاس بھیج دیا، توانہوں نے اس کے نیچے تحریر فرمایا: **نعم الا ان الجفر والجامعة یدلان علیٰ ان هٰذا الامر لایتم** اچھا! مگر جفر وجامعہ سے معلوم ہوتا کہ کہ ایسا ہوگا نہیں اور واقعی وہی ہوا جو امام نے فرمایا تھا۔

اس فن میں اعلیٰ حضرت کی تین کتابیں ہیں:

[۲۹۰](۱) **الثواقب الرضوية علیٰ الکواکب الدرية**

[۲۹۱](۲) **الجداول الرضوية علیٰ الکواکب الدرية**

[۲۹۲](۳) **الاجوية الرضوية للمسائل الجفرية**

ان تینوں کتابوں کے متعلق اعلیٰ حضرت کا ارشاد ہے کہ یہ تینوں رسالے نہ چھاپے جائیں گے، نہ ان کی نقل مل سکتی ہے۔ جب تک اس علم کی اہلیت نہ ثابت ہو۔

[۳۴] علم النجوم [۱]

جس علم کے ذریعہ حوادث کون وفساد پر تشکلات فلکیہ، اوضاع افلاک وکواکب، مقارنہ ومقابلہ، تثلیث وتسدیس وتربیع وغیرہ سے استدلال کیا جائے، وہ علم نجوم ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ حسابیات، طبعیات، وہمیات۔

حسابیات علم یقینی ہے، اور کبھی اس پر شرعاً بھی عمل کیا جاتا ہے۔ مثلاً طلوع وغروب شمس، اوقات نماز وافطار کے لیے۔

طبعیات جیسے بروج فلکیہ میں انتقال شمس سے استدلال، تبدیل فصول جاڑا گرمی اور اعتدال پر۔ تو شرعاً ان کے انکار اور ردّ کی کوئی وجہ نہیں۔

وہمیات جیسے اتصالات کواکب سے بطریق عموم یا خصوص حوادث سفلیہ خیر وشر پر استدلال کرنا۔ چونکہ شرع میں اس کا کوئی ثبوت نہیں اسی لیے شرعاً مردود ہے۔

علم نجوم میں اعلیٰ حضرت کا ایک رسالہ ہے:

[۲۴۹] **ذاکی البها فی قوة الکواکب وضعفها**

جامع حالات فقیر ظفر الدین قادری رضوی غفرلہ کہتا ہے کہ یہ چونتیس علوم وفنون مروجہ وغیر مروجہ، درسیہ وغیر درسیہ، مشہورہ غیر مشہورہ، جن میں اکثر نہیں تو بعض کے نام سے بھی علمائے زمانہ واقف نہیں۔ اس علم وفن سے واقفیت تو کجا؟ اور یہ اعلیٰ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حضرت کی اعلیٰ درجہ کمال کی دلیل ہے کہ اتنے علوم وفنون سے نہ صرف واقف بلکہ اس میں ماہر اور کامل بلکہ صاحب تصنیف ہیں۔

ان کے علاوہ وہ علوم وفنون آتے ہیں، جن میں محض حمایت ونکایت مفسدین کے لیے کتب تصنیف فرمائیں، جو اصل شان مجددیت ہے۔ یعنی اسلام پر اپنے اور غیر لوگوں نے اپنی جہالت ونادانی یا بدمذہبی اور بے دینی کی وجہ سے جو خس وخاشاک ڈال رکھا تھا، اس کو دور کر کے دین اسلام کو پھر مجلیٰ اور از سر نو نیا کر دیا۔

اس کے لیے ضروری تھا کہ جو شرع کی نگاہ میں جس حیثیت کا ہو، اس کی حیثیت بلا رورعایت اور بلا خوف لومۃ الائم ظاہر کر دی، اور اس میں اس کا ہرگز خیال نہ فرمایا کہ اگر ہم کسی کا ردّ کریں گے یا اس کے بارے میں جو حکم شرع کا ہے ظاہر کریں گے تو وہ مجھے برا بھلا کہے گا، یا دشمن ہو جائے گا، یا میری مقبولیت میں فرق آجائے گا، اس لیے کہ ان کے تمام اعمال وافعال، اقوال و احوال محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے تھے، کسی این وآں، چنیں وچناں، مدح وستائش یا ذم سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ خود فرماتے ہیں ؎

نہ مرا نوش زتحسین نہ مرا نیش زطعن ۔۔۔ نہ مرا ہوش بمدحے نہ مرا گوش ذمے
منم و کنج خمولی کہ نہ گنجد دورے ۔۔۔ جز من و چند کتابے و دوات و قلمے

چنانچہ مجھ سے میرے ایک ملنے والے صاحب نے فرمایا کہ اعلیٰ حضرت کا علم وعمل، تقویٰ وفضل، جامعیت کمال ظاہری و باطنی کا کوئی بھی منکر نہیں، اگر اعلیٰ حضرت کسی کا ردّ اور مناظرہ وغیرہ نہ کرتے، تو ان سے بڑھ کر ہندوستان میں کس کی عزت ہوتی؟ اور از گنگ تا سنگ واز کشمیر تا راج کماری ان کی مقبولیت ہر طبقہ ہر گروہ میں ہوتی۔

میں نے کہا یہ تو خدا پرستی نہ ہوئی، بلکہ خود بینی وخود پرستی ہوئی۔ الحب فی اللہ والبغض للہ بھی کوئی چیز شرعی ہے یا نہیں؟ رہی عوام اور بدمذہبوں میں حق گوئی کی وجہ سے عدم مقبولیت، تو آپ نے مثنوی شریف کے یہ اشعار سنے ہیں یا نہیں؟

مولانا فرماتے ہیں ؎

گرد وسہ ابلہ ترا منکر شوند ۔۔۔ تلخ کے گردی چوں ہستی کان قند
گرد وسہ احمق ترا تہمت نہد ۔۔۔ حق برائے تو گوا ہی می دہد
گر خفاشے راز خورشیدے خورے ست ۔۔۔ آں دلیل آمد کہ او خورشید نیست
نفرت خفاشکان باشد دلیل ۔۔۔ کہ منم خورشید تابان جلیل
گر گلابے راجعل راغب شود ۔۔۔ آں دلیل نا گلابی می شود
ور شود قلبے خریدار محک ۔۔۔ در محکی اش در آید نقص و شک
فارقم فاروقیم غربیل وار ۔۔۔ تا کہ کاہ ازمن نمی یابد گزار

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ازورا پیدا کنم من ازبسوس تا نما یم ایں نقوش ست ایں نفوس
من چو میزان خدایم درجہاں وانما یم ہر سبک را از گراں

عزیزی نورالعین مولوی مختارالدین احمد آرزو رضوی فاضل شمسی ایم، اے (علیگ) سلمہ علی گڑھ سے ایک مرتبہ آئے، تو چند کتابیں اپنے ساتھ لیتے آئے۔ اس میں سے ایک رسالہ استاذ العلماء مجھے دیکھنے کے لیے دیا گیا۔ دیکھا کہ نواب حبیب الرحمٰن خان صاحب شروانی رئیس حبیب گنج صدر الصدور حیدر آباد دکن کی تصنیف حضرت استاذ الاساتذہ مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں ہے۔ رسالہ اگر چہ بہت ہی مختصر ہے، مگر کافی معلومات سے پر ہے۔ اس میں ایک جگہ تحریر ہے کہ:

آپ کی بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ کہیں آپ کی زبان کسی کی تکفیر سے ملوث نہیں ہوئی۔

اس کو دیکھ کر متردد ہوا کہ یہ کیا لکھا ہے؟ پھر حیات شبلی دیکھنے کا اتفاق ہوا، تو صفحہ ۳۰۲ پر اس میں بھی لکھا ہے۔

حضرت مفتی لطف اللہ صاحب کی دو خصوصیتیں قابل ذکر ہیں ایک یہ کہ انہوں نے عمر بھر کسی کی تکفیر نہیں کی، دوسری یہ کہ کانپور کے ہی قیام کے زمانے میں انگریزی سے اتنے حروف شناس ہو گئے کہ تار وغیرہ پڑھ لیتے تھے۔

اس میں شک نہیں کہ علم شئی بہ از جہل شئی ہے۔ اس وجہ سے اتنی انگریزی سے واقفیت کہ تار وغیرہ پڑھ لیں، ضرور قابل تعریف اور خصوصیت میں شمار ہو سکنے کے لائق ہے، لیکن عمر بھر کسی کی تکفیر نہیں کی میں بہت غور و حوض کرنے پر نہ سمجھ سکا کہ یہ کون سی تعریف کی بات ہے؟ اور ان دونوں حضرات نے اس کو تعریف میں کس طرح شمار کیا؟ اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے:

اللھم ارنا الاشیاء کماھی ۔ حکمت کی تعریف بھی علما نے فرمائی: **ھو علم یبحث فیہ عن حقائق الاشیاء علیٰ ماھی علیہ فی نفس الامر بقدر الطاقۃ البشریۃ بعض المحققین با حوال اعیان الموجو دات علی ماھی علیہ فی نفس الامر بقدر الطاقۃ البشریۃ** ۔ تو اگر کسی کی، سے مراد کسی مسلمان کی ہے، تو یہ تعریف بے شک تعریف ہے کہ کس مسلمان کی جب تک وہ مسلمان ہے، اور کوئی کلمہ کفریہ اس سے سرزد نہیں ہوا، کبھی آپ نے تکفیر نہ کی۔ مگر یہ کوئی خصوصیت حضرت استاذ الاساتذہ کی نہیں۔

یہ صفت اور تعریف کل علما ورنہ اکثر علمائے کرام کی ضرور ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ باوجود کلمۂ کفر، پھر بھی اسے کافر نہ کہا اور زبان دبائے رہے، تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ کس طرح تعریف و توصیف کے شمار میں آسکتی ہے؟ جبکہ خداوند عالم نے علما سے عہد لیا ہے کہ جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو اسے حق بیان کر دینا، چھپانا نہیں: واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتو الکتب لتبینہ للناس ولا تکتمونہ ہو سکتا ہے کہ جناب صدر الصدور صاحب اپنے استاذ کی یہ تعریف پسند کرتے ہوں اور ضرور پسند کرتے ہیں، جب تو لکھا اور چھاپ کر شائع کیا۔ لیکن میں اپنے استاد الاساتذہ کی یہ تعریف کرنا کسی طرح پسند نہیں کرتا ہوں کہ سب مسائل تو بیان فرما دیا

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کرتے تھے، اور مطابق شرع شریف فتویٰ دیا کرتے۔ لیکن جب کسی مسئلہ کفریہ سے سوال ہوتا تو خاموشی اختیار فرماتے، زبان دبا لیتے۔ آیت قرآنیہ مسطور بالا کے خلاف کرتے، عہد الٰہی کو پس پشت ڈال دیتے۔ حدیث شریف میں ہے کہ الساکت عن الحق شیطان اخرس حق سے سکوت کرنے والا گونگا شیطان ہے۔ اس حدیث شریف کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

ہاں! یہ دوسری بات ہے کہ کسی شخص نے ان سے کسی کے اقوال کفریہ پیش کر کے اس کا حکم پوچھا ہی نہیں۔ اس لیے آپ نے کسی کی تکفیر نہ کی۔ ورنہ یہ کیسے ممکن تھا کہ کوئی مسئلہ ایسا پوچھا جائے، جس کا جواب شرعی یہ ہے کہ ایسا شخص کافر ہو، مگر حضرت استاذ الاساتذہ نے معاذ اللہ غلط جواب دیا ہو، اور کلمات کفریہ کے صدور کے بعد بھی مسلمان بتایا ہو، یا جواب سے اعراض و سکوت کیا ہو۔ اور کبھی کسی کی تکفیر نہ کرنا کیونکر قابل تعریف بات ہو سکتی ہے؟ جب خداوند عالم نے تکفیر کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکفیر کی۔ صحابہ کرام نے تکفیر کی۔ تابعین عظام نے تکفیر کی۔ ائمہ اسلام، مجتہدین مذاہب اربعہ نے تکفیر کی۔ حضرت عزحق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: **یحلفون باللہ ما قالوا ولقد کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم** خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے کلمہ کفریہ نہ کہا اور البتہ بیشک وہ کلمہ کفر بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔

اس آیت میں **وکفروا بعد اسلامھم** ہر وقت یاد رکھنے کے قابل ہے۔ ابن جریر وطبرانی وابوالشیخ وابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرمایا:

عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا، وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔

کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا:

تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں؟

وہ گیا، اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔ سب نے آ کر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا۔ تب پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی، اور بے شک ضرور یہ کفر کا کلمہ بولے، اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمہ کفر ہے، اور اسے کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ لاکھ مسلمانی کا مدعی، کروڑ بار کا کلمہ گو ہو۔

اور فرماتا ہے: **ولئن سئلتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللہ وایٰتہ ورسولہ کنتم تستھزءون ۝ لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم** اور اگر تم ان سے پوچھو تو بے شک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔ تم فرما دو: کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ہو اپنے ایمان کے بعد۔

ابن ابی شیبہ وابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم وابوالشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں: **انہ قال فی قولہ تعالیٰ: ولئن سئلتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب ۝ قال رجل من**

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

المنافقین یحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی کذا و کذا او ما یدریه بالغیب ۔ یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی، اس کی تلاش تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے۔ اس پر ایک منافق بولا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے محمد غیب کیا جانیں؟ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ۔ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے۔

(ملاحظہ ہو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر جلد دہم ص ۱۰۵ و تفسیر در منثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم ص ۲۵۴)

حدیثوں میں جو کفر کے فتوے دیے گئے ہیں، اگر ان سب کو جمع کیا جائے، تو ایک جز سے زائد ہو، نہ احصا کی ضرورت، نہ اس کی فرصت۔ چند حدیثیں ملاحظہ ہوں۔

☆ من اتی عرافا او کاهنا فصدقه بما یقول کفر انزل علیٰ محمد صلی الله علیه وسلم

(رواه الامام احمد والحاکم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه)

☆ من اتی کاهنا فصدقه بما یقول او اتی امرأة حائضا او اتی امرأة فی دبرها فقد برئ بما انزل علیٰ محمد صلی الله علیه وسلم

(رواه الامام احمد وابو داود والترمذی والنسائی و ابن ماجه)

☆ من اتی کاهنا فسأله عن شیء حجبت عنه التوبة اربعین لیلة فان صدقه بما قال کفر

(روایة طبرانی فی الکبیر عن واثله رضی الله تعالیٰ عنه)

☆ من ترك الصلوٰة متعمدا فقد کفر جهارا

(رواه الطبری فی الاوسط عن انس رضی الله تعالیٰ عنه)

☆ من حلف بغیر الله فقد اشرك

(رواه الامام احمد والترمذی والحاکم عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما)

☆ من کذب بالقدر فقد کفر بما جئت به

(رواه عدی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما)

صحابہ کرام کا کفر کا فتویٰ دینا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ارشاد و دیگر صحابہ کرام کے اجماع سے ابین و روشن کہ آپ نے منکر زکوٰۃ کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا، اور ان پر جہاد کو کفار ترک و دیلم پر جہاد کے مثل قرار دیا۔

فقہائے کرام حنفیہ کے فتاوائے کفر دیکھنا ہو تو فتاویٰ عالم گیری و شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں موجبات کفر کی بحث دیکھیے۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک عالم کے لیے خلاف طریقہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام و فقہائے عظام روش کیونکر قابل مدح و ستائش ہو سکتی ہے؟۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بات اصل یہ ہے کہ زمانہ میں دو ذہنیت کے انسان ہیں۔ بعض نرم طبیعت کے ہیں۔ ان کے خیال میں ہے کہ کوئی کیسا ہی ہو، ہم کیوں اپنی زبان یا قلم سے ایسا حکم لکھیں، جو اس کی تکلیف اور دل آزاری کا سبب ہو۔ اور بعض کا خیال ہے کہ ہم با اختیار نہیں ہیں، ہم سے عہد لیا گیا ہے کہ عقائد سے لے کر اعمال، طہارت کے مسائل سے فرائض تک جو مسئلہ مجھ سے پوچھا جائے گا، اس کا جواب دینا ہم پر فرض ہے۔ اس میں کسی شخص کی دل آزاری اور خوشنودی کے خیال سے بڑھ کر حضرت عزت سبحانہ وتعالیٰ کی خوشی اور اس کی طرف کی ذمہ داری ہے اور اگر نہ کیا جائے، تو دین میں سخت فتنہ انگیزی ہوگی۔ جس مصلحت سے حضرات محدثین کرام نے رواۃ کی جرح کی ضرورت جانی، کہ بے رو رعایت کذاب، وضاع، متہم، مختلط، سئی الحفظ، کثیر الوہم، جو جیسا ہو اس کو بیان کر دیں اس میں رو رعایت نہ کریں، ورنہ دین میں رخنہ اندازی ہوگی۔ اسی طرح سے یہ جماعت نہ ان لوگوں کو ذلیل اور بدنام کرنے کی نیت سے، بلکہ ان کی صحیح حالت بتا کر دوسرے مسلمان بھائیوں کو ان کے شر سے بچانا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس اذکروا الفاجر بما فیه یحذره الناس کیا ورع سمجھتے ہو فاجر کے ذکر سے، کب اسے لوگ پہچانیں گے؟ ذکر کرو فاجر کو اس وصف کے ساتھ جو اس میں ہے۔ تا کہ لوگ اس سے بچیں۔

رواه ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة الحکیم منهم فی نوادر الاصول والحاکم فی المستدرك والشیرازی فی الالقاب وابن عدی الطبرانی فی الکبیر والبیهقی فی السنن والخطیب البغدادی عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده ۔

یہ وجہ صاف صاف ان کے حکم خداوندی کو بیان کر دینے کی ہے کہ اگر توفیق رفیق ہو تو توبہ کر کے دائرۂ اسلام یا ورع وتقویٰ میں آئیں۔ ورنہ دوسرے مسلمان اس کی ضلالت اور بے دینی کا شکار ہونے سے بچیں گے۔

جب فاجر کے ذکر کی یہ ترغیب ہے، تو کافر کے کفر پر پردہ ڈالنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟ علاوہ بریں کسی شخص کی یہ تعریف کرنا کہ اس نے ہر اچھے برے کو اچھا ہی سمجھا، تمام گورے کالے کو گورا ہی جانا، کسی کو برا نہ کہا، نہ کسی کو کالا کہا، کم از کم میری سمجھ سے باہر ہے۔

اسی لیے میں اپنے استاذ اور شیخ پیر و مرشد مجدد مائۃ حاضرہ، مؤید ملت طاہرہ، جناب مولانا مولوی حاجی حافظ قاری شاہ احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی نہ یہ تعریف کرتا ہوں، نہ ایسی تعریف کرنا پسند کرتا ہوں، اور اگر اثر زمانہ سے متاثر ہو کر میں یہ تعریف کروں کہ انہوں نے کسی کی تفسیق، تضلیل، تکفیر نہ کی، تو واقعہ کے خلاف، اور ان کے اصل کمال پر پردہ ڈالنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر حقائق اشیا کما ھی علیہ فی نفس الامر ظاہر کر دیا تھا، جو جیسا ہے، ویسا ہی ان کو دکھا دیا تھا۔ اس لیے وہ جس طرح اللہ کو ایک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا، اور خاتم الانبیاء رسول، قرآن شریف کو الٰہی کتاب، فرشتوں کو معصوم مخلوق، دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کو بھی آدم سے عیسیٰ علیہ السلام تک خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول مانتے تھے۔ اولیائے

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کرام، صلحا، سالکین، فانیین، وواصلین، نجبا، نقبا، ابدال، بدلا، اوتاد، امامین، قطب، غوث، صدیق کو اعلیٰ فرق مراتب، خداوند عالم کے مقبول بندے مانتے اور تقریر وتحریر میں ان کے رتبہ کے مطابق ان کی تعظیم وتوقیر کرتے، اور مخالفین کی پرواہ نہ کرتے کہ ان کی تعظیم وتوقیر تعریف وتوصیف کی وجہ سے وہ جلیں گے، میری مخالفت کریں گے۔ اسی طرح فاسق، فاجر، تارک الصلوۃ، داڑھی منڈے، شرابی، جواری، بدمذہب، بددین، مفسقہ، تفضیلیہ، نواصب، روافض، خوارج، ندویہ، وہابیہ، دیوبندیہ، قادیانیہ، گاندھویہ، نیچریہ، نصاریٰ، آریہ اور ہنود سے کبھی محبت والفت، برومواالات، تعظیم وتوقیر، تعریف وتوصیف نہ فرمائی اور نہ ان کے موافقین ومعتقدین کی کوئی پرواہ کی کہ وہ لوگ ہمیں برا سمجھیں گے، بے قدری کریں گے، نفرت وحقارت کی نگاہ سے دیکھیں گے، بلکہ تحریر میں، تقریر میں، جب کبھی موقع ہوا اور ضرورت پڑی بے تامل، بلالحاظ مصلحت بینی، ومآل اندیشی، جو حکم شرعی جس کا تھا، یا جس مسئلہ میں جس کی ردّ کی ضرورت جانی، ردّ کیا۔ تصنیفات کا یہ حصہ انہیں لوگوں کے ردّ جواب پر مشتمل ہے۔

اعلیٰ حضرت کا مسلک محبت وعداوت میں بالکل اس حدیث کا آئینہ تھا: **من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان** جس نے محض اللہ کے لیے محبت کی (جس سے بھی محبت کی) اور اللہ ہی کے لیے عداوت کی (جس سے بھی عداوت کی) اور (جس کو جو کچھ دیا وہ) اللہ ہی کی رضا کے لیے دیا اور جس کو منع کیا وہ بھی اللہ ہی کے لیے، اس نے اپنے ایمان کو کامل کیا۔ **رواہ ابوداود عن ابی امامہ الترمذی عن معاذ بن جمبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔**

دوسری حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اوحی اللہ تعالیٰ نبی من الانبیاء ان قل لفلان العابد اما زھدك فی الدنیا فتعجلت راحۃ لنفسك واما انقطاعك الی فتعززت بہ فما لی علیك قال یا رب وما لك علی قال ھل والیت لی ولیا او عادیت لی عدوا یعنی اللہ عزوجل نے انبیائے کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کو وحی بھیجا کہ فلاں عابد سے کہہ دیجیے کہ تیرا دنیا میں زہد اختیار کرنا، تو اس سے تو نے اپنے نفس کی راحت جلد حاصل کر لی اور دنیا سے کٹ کر میری طرف متوجہ ہونا تو اس ذریعہ سے تو عزت حاصل کر لی، تو جو حق میرا تجھ پر ہے اس کے بارے میں تو نے کیا کیا؟۔ عابد نے کہا، اے میرے رب! اور تیرا حق مجھ پر کیا ہے؟ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ کیا میرے لیے کسی شخص سے تو نے دوستی کی، اور میرے لیے کسی شخص کو دشمن بنایا؟ **رواہ ابونعیم فی الحلیۃ والخطب فی التاریخ وغیرہ فی غیرہ عن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔**

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۳۵] شتی [۵]

یعنی علوم وفنون متفرق ومختلف میں، یعنی ان کتابوں کو کسی خاص فن سے تعلق نہیں بلکہ عام اور مفید امور سے اس کا تعلق ہے۔
اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی اس فن میں پانچ کتابیں ہیں:

[۵۸] (۱) جاہ القصیدہ البغدادیہ ملقب بہ الزمزمۃ القمریۃ فی الذب عن الخمریۃ ۔

قصیدہ غوثیہ شریف جس کا مطلع

سقانی الحب کاسات الوصول

فقلت لخمرتی نحوی تعالی

ہے، بعض جاہلوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے (اس پر) جاہلانہ اعتراضات شعری ونحوی وغیرہ کا کیا تھا، یہ اس کا مسکت جواب ہے۔

[۲۱۶](۲) اتیان الارواح لدیارھم بعد الرواح

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مرنے کے بعد روح دنیا سے بالکل بے تعلق ہو جاتی ہے، اور وہ اچھی ہے تو علیین میں، اور بری ہے تو سجین میں رہتی ہے، دنیا میں نہیں آسکتی۔ یہ اس کا مدلل ردّ ہے۔ خصوصاً اچھی روحیں مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہیں، اور ان کو پورا اختیار دیا جاتا ہے، سیر کرتی ہیں، جہاں چاہتی ہیں۔ دنیا میں بھی آتی ہیں، اور اپنے مریدوں کی مدد کرتی ہیں۔ جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے حضرت شاہ ابوالرضا کے متعلق لکھا ہے۔

[۲۶۸](۳) نور عینی فی الانتصار للامام العینی

امام عین کے ایک کلام پر احسن الفوائد والے کے اعتراض کا ردّ اور اس کی متعدد کا اظہار۔

[۲۷۱](۴) مرتجی الاجابات لدعاء الاموات

اس کا ثبوت کہ مردے بھی دعا کرتے ہیں اور ان کی دعا قبول ہوتی ہے۔

[۳۰۴](۵) فتح خیبر

تفضیلیہ کی پارٹی، جو بصدارت مولانا محمد حسین سنبھلی مناظرہ کے لیے آئی تھی، اس کا فرار۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تصانیف با اعتبار موضوع

[۳۶] تردید نصاریٰ [۳]

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے بے شمار انبیائے کرام بھیجے۔ جن میں بعض کا تذکرہ قرآن شریف اور حدیثوں میں آیا ہے، اور اکثر کا تذکرہ ان میں نہیں ہے۔ ان انبیاء میں اکثر پر صحیفے نازل ہوئے، اور چار نبی اولوالعزم پر چار بڑی کتابیں اتاریں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر، اور قرآن شریف سیّد المرسلین آقائے دوعالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امتوں کو عیسائی اور نصاریٰ کہتے ہیں۔

اس زمانے میں اصل انجیل کہیں نہیں ہے۔ ہاں! مختلف زمانوں میں جو ترجمے ہوئے ہیں، انہیں کا وجود ہے، اور ان میں زیادہ مشہور و مروج چار انجیلیں ہیں، جو درحقیقت مسیح علیہ السلام کی سیرت ہے، جسے ان کے چار ماننے والے، متی، لوقا، مرقس، اور یوحنا نے جمع و ترتیب دیا ہے۔ ان میں سوائے یوحنا یعنی یحییٰ علیہ السلام کے اور متی کے باقی دو نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تک نہیں۔ متی نے بھی اسی سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا جس سال آسمان پر اٹھائے گئے، اور اس نے اس کتاب کو شہر سکندریہ میں اپنے ہاتھ سے لکھا، اور اس میں واقعات ولادت و معجزات و حالات وغیرہ کا بیان کیا۔

عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق لوقا نے نہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ پایا، اور نہ ان کو دیکھا۔ وہ تو بعد رفع عیسیٰ علیہ السلام پولص کے ہاتھ پر نصرانی ہوا۔

اسی طرح مرقس نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ دیکھا۔ وہ بھی رفع کے بعد پیر و حواری کے ہاتھ پر نصرانی ہو، اور اسی سے انجیل شہر رومہ میں پڑھا، اور اس نے اپنے تینوں اصحاب کے خلاف واقعات لکھے ہیں۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نانہالی رشتہ دار خاص تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شادی میں شریک ہوئے، اور نصاریٰ کے بقول اپنے معجزہ سے پانی کو شراب کر دیا، اور یہ سب سے پہلا معجزہ تھا، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ظاہر ہوا تھا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے جب یہ معجزہ دیکھا، تو دنیا سے برداشتہ خاطر ہوئے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین اور سیاست دونوں کے تابع ہو گئے۔ یہ چوتھے شخص ہیں، جنہوں نے انجیل لکھا۔ لیکن انہوں نے شہر افسوس میں یونانی زبان میں لکھا تھا۔

کچھ نصاریٰ الوہیت کے قائل اور بعض انبیاء کی نبوت کا بھی اقرار کرتے ہیں۔ لیکن جمہور نصاریٰ خالص توحید کے قائل

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نہیں، بلکہ تثلیث کے معتقد ہیں۔اب،ابن،روح القدس کوخدا مانتے ہیں۔

اصحاب بوریوس جو اسکندریہ کا پادری تھا،ان کا عقیدہ توحید کا ہے اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بندہ اور مخلوق ہیں۔اللہ کے کلمہ ہیں۔یہ شخص قسطنطین اوّل بانی قسطنطنیہ کے زمانہ میں تھا۔اصحاب بولس جو انطاکیہ کا پادری تھا،ان لوگوں کا عقیدہ بھی توحید کا ہے،اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہ لوگ دیگر انبیاء کی طرح خدا کا بندہ،اور خدا کا رسول جانتے ہیں،اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں،کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کے پیٹ سے بغیر واسطہ کسی مرد کے پیدا کیا۔اصحاب مقدونیوس بھی توحید کے قائل ہیں۔اس کا زمانہ بانی قسطنطنیہ کے بیٹے کا زمانہ ہے،اور وہ اس زمانے میں قسطنطنیہ کا پادری تھا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بندہ،انسان،اور دیگر انبیائے کرام کی طرح یہ لوگ خدا کا رسول مانتے تھے۔مگر اب ان لوگوں کا وجود نہیں۔نہ ایسے عقیدے والے مشہور ومعروف ہیں۔ممکن ہے کہ شاذ ونادر کوئی کسی جگہ حق اعتقاد رکھنے والا نصرانی ہو۔

ورنہ اس زمانے میں جتنے نصاریٰ ہیں،وہ سب تثلیث کے قائل ہیں،فاسد العقیدہ لوگ ہیں اور وہ تین فرقے پر منقسم ہیں۔

اول: ملکانیہ،اس مذہب کے ماننے والے تمام لوگ نصاریٰ ہیں۔اسی مذہب والے حبشہ،نوبہ،افریقہ،صقلیہ،اندلس اور جمہور شام کے لوگ ہیں۔ان کا عقیدہ ہے اللہ اب،ابن،روح القدس ہے،اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کامل انسان،کامل خدا ہیں۔انسان عیسیٰ کو صولی دیا گیا،اور قتل کیا گیا،اور خدا عیسیٰ کو کوئی گزند نہیں پہنچا۔حضرت مریم نے خدا اور انسان دونوں کو جنا،اور یہ دونوں معاً ایک شی ہیں تعالیٰ اللہ عن ذالك علوا كبيرا .

دوم: نسطوریہ،ان کا عقیدہ بھی ملکانیہ ایسا ہے۔فرق صرف اس قدر ہے کہ وہ لوگ اس کے قائل نہیں ہیں،کہ حضرت مریم نے خدا کو جنا،بلکہ وہ کہتے ہیں کہ انسان کو جنا،اور اللہ نے اللہ کو جنا۔اس فرقہ کے لوگ زیادہ موصل،عراق،فارس،خراسان میں ہیں۔یہ لوگ نسطور کی طرف منسوب ہیں،جو قسطنطنیہ کا پادری تھا۔

سوم: یعقوبیہ،ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح بعینہٖ اللہ ہیں۔اس کو یہودیوں نے صولی دیا،اور قتل کر دیا۔تین دن تک دنیا بلا مدبر رہی،اور اسی طرح تین دن تک آسمان بھی بلا مدبر رہا۔پھر تین دن کے بعد اللہ کھڑا ہو گیا،اور اپنی جگہ آ گیا۔اللہ تعالیٰ حادث ہو گیا،اور حادث قدیم ہو گیا،اور اللہ ہی حضرت مریم کے پیٹ میں تھا۔اس مذہب والے مصر اور نوبہ حبشہ کے لوگ ہیں۔یہ فرقہ یعقوب برزعانی راہب قسطنطنیہ کی طرف منسوب ہے۔

ان تینوں فرقوں کے عقیدے ایسے گندے اور گھناؤنے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کا ذکر قرآن شریف میں نہ فرماتا: لقد كفر الذين قالوا ان الله هوا لمسيح بن مريم اور ان الله ثالث ثلثة اور أأنت قلت للناس اتخذوني وامي الهين من دون الله تو کسی مومن کی زبان پر ایسے شنیع وخبیث کلمات نقلاً بھی نہ آتے۔(ملل ونحل ابن حزم جلد اوّل ص ۴۹)

عیسائیوں کی تردید میں اعلیٰ حضرت کی تین کتابیں ہیں:

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۱۴۳](۱) الصمصام علی مشکک فی آیة علوم الارحام

[۲۰۴](۲) بیل مژدہ آراو کیفر کفران نصاریٰ

[۳۳۷](۳) ھدم النصرانی والتقسیم الایمانی

[۳۷] تردید ہنود [۱]

یہ پرانے باشندے ہندوستان کے ہیں۔ان کے عقائد عجیب وغریب ہیں۔

اعلیٰ حضرت نے ہنود کی تردید میں ایک کتاب تصنیف فرمائی:

[۱۴] انفس الفکر فی قربان البقر

[۳۷] تردید آریہ [۲]

آریہ سماج ہندوؤں ہی کا ایک فرقہ ہے، جس کی بنیاد دیانند سرسوتی نے ڈالی ہے۔

اعلیٰ حضرت نے آریہ کی تردید میں دو کتابیں تصنیف فرمائی ہیں:

[۳۴۷](۱) پردہ در امرتسری

[۳۵۰](۲) کیفر کفر آریہ

[۳۹] تردید نیچریہ [۷]

یہ فرقہ نیچر کی طرف منسوب ہے، یعنی طبیعت۔ان کا عقیدہ ہے کہ کوئی چیز مقتضائے طبیعت کے خلاف، کسی صورت، کسی حالت، کسی وجہ سے نہیں ہوسکتی۔اسی لیے یہ لوگ معجزات کے قائل نہیں کہ یہ خلاف نیچر، خلاف فطرت ہے۔اس فرقہ کے بانی کا نام سرسید احمد خان دہلوی مسکناً علی گڑھی مدفناً ہے۔ان کی ولادت ۵ ذی الحجہ ۱۲۳۲ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۸۱۷ء کو دلی میں ہوئی۔

۱۸۵۷ء میں جبکہ گورنمنٹ برطانیہ مسلمانوں سے سخت بدظن تھی۔انہوں نے ایسی ترکیبیں کیں، جن سے گورنمنٹ کے خیالات درست ہوئے، اور اس وقت سے مسلمانوں کی دنیوی بہبود میں بہت سرگرمی سے حصہ لینا شروع کیا، اور علی گڑھ میں ایک انگریزی تعلیم گاہ کی بنیاد ڈالی، جو ترقی کرتے کرتے، آج یونیورسٹی کی حیثیت میں قوم کے سامنے موجود ہے، جس میں ہر قسم کے علوم وفنون کی اعلیٰ تعلیم کا سامان ہے، جو آج مسلمانوں کی ایک مایہ ناز انگریزی تعلیم گاہ ہے۔

ان سب باتوں کے باوجود سخت افسوس ناک اور حسرت سے لکھے جانے کی یہ بات ہے کہ سرسید نے اپنے اجتہاد اور ریفارمری کے زعم میں دینیات میں بھی قطع برید شروع کی، اور ایسی باتیں اپنی تصنیفات وتحریرات میں لکھیں، جن سے عام علماء ان سے علیحدہ ہوگئے، اور ان کو مخرب دین وایمان سمجھا۔ان مسائل کی ایک فہرست ان کے بڑے معتقد اور سوانح نگار الطاف

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حسین حالی نے حیات جاوید جلد۲،ص ۳۸۷ پر سپرد قلم کیا ہے۔ان میں کی بعض باتیں یہاں لکھی جاتی ہیں:

[۱] اجماع حجت شرعی نہیں۔

[۲] قیاس حجت شرعی نہیں۔

[۳] تقلید واجب نہیں۔

[۴] قرآن کا کوئی حکم دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہوا۔

[۵] شیطان یا ابلیس کا لفظ جو قرآن مجید میں آیا ہے اس سے کوئی وجود خارج عن الانسان مراد نہیں۔

[۶] طیور مختفہ جن کو نصاریٰ نے گلا گھونٹ مار ڈالا ہو مسلمانوں کو ان کا کھانا حلال ہے۔

[۷] سوائے ان کفار و مشرکین کے جن کا ذکر آیت کریمہ انما ینھکم اللہ الایۃ میں ہے، تمام کفار و مشرکین سے دوستی و موالات کرنا جائز ہے۔

[۸] وضع ولباس وغیرہ میں کفار کے ساتھ تشبہ شرعاً ممنوع نہیں۔

[۹] معراج اور شق صدر دونوں رویا میں واقع ہوئے نہ بیداری میں۔کیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور کیا مسجد اقصیٰ سے آسمانوں تک۔

[۱۰] ملک یا ملائکہ کے جو الفاظ قرآن میں وارد ہوئے ہیں۔ان سے یہ مراد نہیں کہ وہ کوئی جدا مخلوق انسان سے بالاتر ہے۔ بلکہ خدائے تعالیٰ نے جو مختلف قوی اپنی قدرت کاملہ سے مادہ میں ودیعت کئے ہیں، انہیں کو ملائک یا ملائکہ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

[۱۱] آدم اور ملائکہ اور ابلیس کا قصہ جو قرآن میں بیان ہوا ہے، یہ کسی واقعہ کی خبر نہیں، بلکہ یہ ایک تمثیل ہے۔

[۱۲] معجزہ دلیل نبوت نہیں ہوسکتا۔

[۱۳] قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی معجزہ کے صادر ہونے کا ذکر نہیں۔

[۱۴] آیہ میراث سے وصیت کا حکم منسوخ نہیں ہوا۔پس جو وصیت وارث کے حق میں کی جائے، وہ نافذ ہے۔

[۱۵] قرآن میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے، جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا ثابت ہو۔

[۱۶] شہدا کی نسبت جو قرآن میں آیا ہے کہ ان کو مردہ نہ سمجھو، بلکہ وہ زندہ ہیں۔اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ درحقیقت زندہ ہیں۔

[۱۷] صور کا لفظ جو قرآن میں متعدد جگہ آیا ہے، اس سے فی الواقع کوئی آلہ مثل نرسنگے، یا سنکھ یا ترئی، یا قرنا مراد نہیں ہے، بلکہ یہ محض استعارہ ہے۔

[۱۸] خدائے تعالیٰ کی ذات وصفات اور اسماء وافعال کے متعلق جو کچھ قرآن وحدیثوں میں بیان ہوا ہے، وہ سب بطریق

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مزاج و استعارہ وتمثیل کے بیان ہوا ہے اور اسی طرح معاد کے متعلق جو کچھ بیان ہوا ہے۔جیسے بعث ونشر،حساب و کتاب،میزان،صراط،جنت،دوزخ وغیرہ وغیرہ وہ بھی سب مجاز پر محمول ہے،نہ حقیقت پر۔

[۱۹]قرآن میں جوخدا کا آسمان وزمین کو چھ دن میں پیدا کرنا بیان ہوا ہے،اس سے کسی واقعہ کی خبر دینا مقصود نہیں ہے۔

[۲۰]خدا کا دیدار کیا دنیا میں کیا عقبیٰ میں،نہ ان ظاہری آنکھوں سے ممکن ہے،نہ دل کی آنکھوں سے۔

[۲۱]قرآن مجید میں جو جنگ بدر وحنین کے بیان میں فرشتوں کی مدد کا ذکر کیا گیا ہے،اس سے ان لڑائیوں میں فرشتوں کا آنا ثابت نہیں ہوتا۔

[۲۲]حضرت عیسیٰ کا بن باپ کے پیدا ہونا قرآن کی کسی آیت سے ثابت نہیں ہوتا۔

[۲۳]کوئی امر عادت الٰہی یا قانون طبعی کے خلاف کبھی وقوع میں نہیں آتا۔

[۲۴] نبوت کا ملکہ نبی کی اصل فطرت میں ودیعت ہوتا ہے۔اسی لیے جو وحی اس پر نازل ہوتی ہے،وہ کسی ایلچی یا قاصد(یعنی فرشتہ) کی وساطت سے نازل نہیں ہوتی، بلکہ خود بخود ایک چیز اس کے دل سے اٹھتی ہے،اوراسی پر گرتی ہے۔

[۲۵]قرآن سے جنات کا ایسا وجود،جیسا کہ عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ہوائی آگ کے شعلہ سے پیدا ہوئے ہیں،اوران میں مرد وعورت دونوں ہوتے ہیں،جس شکل میں چاہتے ہیں،ظاہر ہوسکتے ہیں،ثابت نہیں ہوتا۔

آگے حالی صاحب لکھتے ہیں۔

ہاں!چند اختلاف سرسید نے علمائے سلف سے ایسے کیے ہیں،جن میں ظاہراً وہ منفرد معلوم ہوتے ہیں۔وہ اختلاف یہ ہیں۔

[۱]اسلام نے غلامی کو ہمیشہ کے لئے موقوف کردیا۔

[۲]دعا ایک قسم کی عبادت ہے،پس دعا کے مستجاب ہونے سے اس مطلب کا جس کے لیے دعا کی جاتی ہے،حاصل ہونا مراد نہیں۔

[۳]آیت یا آیات بینات کے الفاظ جو قرآن مجید میں جابجا آئے ہیں،ان سے وہ احکام یا مواعظ ونصائح مراد ہیں،جو خدائے تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے آپ پر نازل کیے،نہ معجزات،جیسا کہ عموماً علمائے کرام نے بیان کیا ہے۔

[۴]سارق کے لئے قطع ید کی سزا،جو قرآن میں بیان ہوئی ہے،لازمی نہیں ہے۔

[۵]قرآن میں جن اور اجنہ کے الفاظ سے چھپے ہوئے یا پہاڑی یا صحرائی لوگ مراد ہیں،نہ کہ وہمی مخلوق،جو دیو اور بھوت وغیرہ کے الفاظ سے مفہوم ہوتی ہے۔

[۶]سورہ فیل(الم تر کیف) میں جن الفاظ سے اصحاب فیل پر ابابیل کا کنکریاں پھینکنا مراد لیا جاتا ہے،وہ درحقیقت مرض چیچک سے استعارہ ہے۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۷] حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور تمام انبیائے کرام سابقین کے قصوں میں جس قدر واقعات بظاہر خلاف قانون فطرت معلوم ہوتے ہیں، جیسے ید بیضاء، عصا کا اژدھا بن جانا، فرعون اور اس کے لشکر کا غرق ہونا، خدا کا موسیٰ سے کلام کرنا، پہاڑ پر تجلی کا ہونا، گوسالہ سامری کا بولنا، ابر کا سایہ کرنا، من وسلویٰ کا اترنا، یا عیسیٰ کا گہوارہ میں بولنا، خلق طیر، اندھوں اور کوڑھیوں کو چنگا کرنا، مردوں کو زندہ کرنا، مائدہ کا نزول وغیرہ وغیرہ ان کی تفسیر میں جو کچھ سرسید نے لکھا ہے، وہ غالباً پہلے کسی مفسر نے نہیں لکھا۔

اس کے بعد حالی صاحب نے مولوی امداد العلی صاحب کے، تین استفتا ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں بھیج کر سرسید کے کفر وارتداد کے فتویٰ حاصل کرنے کا ذکر کیا ہے، اور ان استفتاوں کی تفصیل لکھی ہے۔ اور پھر لکھا ہے کہ یہ تمام فتوے اور استفتے مولوی امداد العلی نے اپنے ایک رسالہ کے اخیر میں جس کا نام: **امداد الآفاق برجم اهل نفاق بجواب پرچه تهذيب الاخلاق** ہے، چھاپ کر اس رسالہ کو تمام ہندوستان میں مفت تقسیم کیا تھا۔

اس کی ایک جلد ہماری نظر سے بھی گزری ہے۔ اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے جتنے فرقے ہندوستان میں ہیں، کیا سنی، کیا شیعہ، کیا غیر مقلد، کیا وہابی (دیوبندی) سب فرقوں کے مشہور اور غیر مشہور عالموں اور مولویوں کی ان فتوں پر مہریں یا دستخط ہیں، اور، خاص کر سنی مولویوں میں سے اکثر نے بہت شرح وبسط کے ساتھ جوابات لکھے ہیں۔

پھر (حالی نے) مولوی کریم اللہ صاحب دہلوی اور مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کے فتاوے کے کچھ فقرے بطور نمونہ نقل کیا ہے۔ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کے فتویٰ کی عبارت منقولہ یہ ہے:

وجود شیطان اور اجنہ کا منصوص قطعی ہیں اور منکر اس کا شیطان ہے۔ بلکہ اس سے بھی زائد، کیونکہ خود شیطان کو بھی اپنے وجود سے انکار نہیں۔ اور وجود آسمان منصوص قرآنی ہے، منکر اس کا مبتلائے وسواس شیطانی ہے۔ حرمت محققہ طیور منصوص کلام رب غفور ہے۔ اور سلف سے تا خلف اتفاق اس پر ماثور ہے۔ انکار اس کا موجب گمراہی وفجور ہے۔ مذہب نیچر خدا جانے کیسی بلا ہے؟ ہر متشرع اور متدین کو اس کے قبول سے ابا ہے۔ ہر مسلمان کو حق جل شانہ اتباع شریعت محمدیہ پر قائم رکھے، اور مذہب نیچر اور مشرب بدتر سے محفوظ رکھے، جو شخص کہ اعتقادات اس کے فاسدہ ہیں، جو کہ سوال میں مسطور ہوئے ہیں، وہ شخص مخرب دین، ابلیس لعین کے وسوسے سے صورت اسلام میں تخریب دین محمدی کی فکر میں ہے، اور بنام تجدید مدرسہ جدیدہ افساد شریعت اس کو منظور نظر ہے۔ جو چیزیں کہ اس کے نزدیک موجب تہذیب ہیں اہل سنت کے نزدیک باعث تخریب ہیں۔ **فالحند الحند يا ايها المسلمون والهرب يا ايها المومنون** ۔

تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ خود سرسید کے معتقدین مخلصین کے نزدیک ان کے اقوال ایسے ہیں، جو آج تک علماء اسلام میں کوئی اس کا قائل نہیں۔ پھر ان اقوال وافعال پر ہندوستان کے تمام علما نے تکفیر کی۔ مگر سرسید نے ان کی طرف توجہ نہ کی، اور نہ اپنے کفریات سے توبہ کیا۔ اور اسی حال میں ۲۷ مارچ ۱۸۹۸ء کو رات کے دس بجے حاجی اسمٰعیل خان کی کوٹھی میں وفات پائی،

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور ۲۸ مارچ کو قبیل مغرب مسجد مدرسہ العلوم کی شمالی پہلو میں ان کو دفن کیا گیا۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے سات کتابیں نیچریہ کی تردید میں تصنیف فرمائیں:

[۱۴۰](۱) لمعة الضحی فی اعفاء اللحی

[۱۶۳](۲) فتاویٰ الحرمین برجف ندوة المین

[۱۶۴](۳) ترجمة الفتویٰ وجه هدم البلویٰ

[۱۶۵](۴) خلص فوائد فتویٰ

[۲۵۳](۵) تمهید ایمان بآیات قرآن

[۳۱۸](۶) غزوه لهدم سماك دار الندوه

[۳۴۸](۷) پردہ درامرتسری

[۴۰] تردید قادیانیہ[۶]

قادیانیہ صفت فرقہ یا جماعت کی ہے۔ یہ قادیان کی طرف منسوب ہے۔ جو ضلع گرداس پور پنجاب میں ایک مشہور قصبہ ہے۔ یہ لاہور سے تخمیناً پچاس (۵۰) کوس گوشہ شمال میں واقع ہے۔

(اس فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد نے) اپنی خودنوشت میں لکھا ہے:

جب والد صاحب کا انتقال ہو، مجھے ایک خواب میں بتلایا گیا تھا کہ اب اس کے انتقال کا وقت قریب ہے۔ جب مجھے یہ الہام ہوا یعنی والد صاحب کی وفات کے متعلق تو بشریت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدنی والد صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں، پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلا ہمیں پیش آئے گا۔ تب اسی وقت یہ دوسرا الہام ہوا: **أليس الله بكاف عبدهٗ** اور میرے والد صاحب اسی دن بعد غروب آفتاب فوت ہو گئے۔ غرض میری زندگی قریب قریب چالیس برس کے زیر سایہ والد صاحب کے گزری۔ ایک طرف ان کا دنیا سے اٹھایا جانا تھا، اور ایک طرف بڑے زور وشور سے سلسلہ مکالمت الٰہی کا مجھ سے شروع ہوا۔ میں کچھ بیان نہیں کر سکتا کہ میرا کون سا عمل تھا، جس کی وجہ سے یہ عنایت الٰہی شامل حال ہوئی۔ البتہ روزہ میں بہت رکھا کرتا تھا، اور کھانے کو کم کرتا گیا، یہاں تک کہ صرف چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسے ہی کیا، اور اس قسم کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے، وہ لطیف مکاشفات ہیں، جو اس زمانہ میں میرے اوپر کھلے۔ لیکن روحانی سختی کشی کا حصہ ہنوز باقی تھا۔ سو وہ حصہ ان دنوں میں مجھے اپنی قوم کے مولویوں کی بدزبانی اور بدگوئی اور تکفیر اور توہین اور ایسا ہی دوسرے جہلا کے دشنام اور دل آزاری سے مل گیا۔ اور جس قدر یہ حصہ بھی مجھے ملا، میری رائے ہے کہ تیرہ سو برس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کم کسی کو ملا ہوگا۔ میرے لیے تکفیر کے فتوے تیار ہو کر مجھے تمام مشرکوں

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور عیسائیوں اور دہریوں سے بدتر ٹھہرایا گیا، اور قوم کے سفہاء نے اپنے اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ سے مجھے وہ گالیاں دیں کہ اب تک مجھے کسی دوسرے کی سوانح میں ان کی نظیر نہیں ملی۔ پھر جب تیرہویں صدی کا اخیر اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا، تو مجھے الہام ہوا کہ تو اس صدی کا مجدد ہے، اور اللہ کی طرف سے یہ الہام ہوا: الرحمٰن علم القرآن " الخ۔ اور یہ الہام براہین احمدیہ میں چھپ چکا ہے۔ اور براہین احمدیہ میں وہ الہام بھی ہیں، جن میں خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ اور مسیح موعود رکھا ہے۔ غرض اس وقت تک کہ تصریح کے ساتھ میری طرف سے دعوی مسیح موعود ہونے کا نہیں ہوا تھا، اور صرف مجدد چودھویں صدی ہونا عام لوگوں میں مشہور تھا۔ کوئی بڑی مخالفت علماء کی طرف سے نہیں ہوئی۔ مگر اس دعوائے مسیحیت کے وقت میں عجیب طور کا شعور علما میں پھیلا، اور ان میں سے اکثر لوگوں نے انواع واقسام کی خیانت سے عوام کو دھوکا دیا۔ اور بعضوں نے ان میں میری تکفیر کے بارے میں استفتا تیار کیا، اور بڑی کوشش کر کے صد حاکم فہم اور موٹی عقل والے لوگوں کے اس پر دستخط کرائے۔ اس جگہ اس بات کا لکھا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ میرا یہ دعویٰ کہ میں مسیح موعود ہوں، ایسا دعوی ہے جس کے ظہور کی طرف مسلمانوں کے تمام فرقوں کی آنکھیں لگی ہوئی تھیں۔ اور احادیث نبویہ کی متعدد پیشین گوئیوں کو پڑھ کر ہر ایک شخص اس بات کا منتظر تھا کہ کب وہ بشارتیں ظہور میں آتی ہیں؟ بہت سے اہل کشف نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر خبر دی کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظہور کرے گا۔ جس شخص کو اسلامی تاریخ سے خبر ہے، وہ خوب جانتا ہے کہ اسلامی پیشین گوئیوں میں سے کوئی ایسی پیشین گوئی نہیں، جو تواتر کی رو سے اس پیشین گوئی سے بڑھ کر ہو۔ مگر افسوس! ہمارے زمانے کے علما نے اس پیشین گوئی کے صحیح صحیح معنی سمجھنے میں دھوکا کھایا، اور ایسے تعارضات وتناقضات اس پیشین گوئی میں جمع کر دیئے کہ نو تعلیم یافتہ لوگوں کو اس پیشین گوئی سے، باوجود اعلیٰ درجہ کے تواتر کے، انکار کرنا پڑا۔ پس طریق انصاف اور حق پرستی یہ تھا کہ خبر متواتر کی تردید نہ کرتے۔ ہاں ان معنوں کی تردید کرتے، جو نادان مولویوں نے کئے ہیں۔ جن سے کئی قسم کے تناقض لازم آئے۔ اس زمانہ میں خدائے تعالیٰ نے چودھویں صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرما کر اس پیشین گوئی کی معقولیت کو کھول دیا کہ مسیح کا دوبارہ آنا اسی رنگ وطریق سے مقدر تھا، جیسا کہ ایلیا نبی کا دوبارہ دنیا میں آنا، ملاکی نبی کتاب میں لکھا گیا تھا۔ تو جب ایلیا نبی کے دوبارہ آنے سے کسی مثیل ایلیا کا آنا مراد لیا جائے، اور وہ مثیل یوحنا یعنی یحییٰ زکریا کا بیٹا ہے۔ اسی طرح مسیح کا دوبارہ دنیا میں آنا بھی ایلیا کے دوبارہ دنیا میں آنے کے مانند ہے۔ ہمارے علما اگر ایلیا کے دوبارہ آنے کے قصہ سے نصیحت پکڑتے، اور حضرت عیسیٰ کے آسمان سے دوبارہ نازل ہونے کے وہی معنی لیتے، تو بہت خوش قسمت ہوتے۔

مرزا نے دعوے مہدیت، مسیحیت، پھر نبوت کے ساتھ حضرات انبیائے کرام خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی ایسی ایسی توہین کے کلمات لکھے، جن کا پڑھنا، سننا عام مسلمانوں کے تحمل سے باہر تھا۔ مثلاً

(۱) اعجاز احمدی ص ۱۳ پر صاف لکھدیا کہ:

یہود عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں، بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

عیسیٰ نبی ہے۔ کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے، اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی، بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔

(۲) اس میں ص ۲۴ پر ہے:

کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔

(۳) پھر اسی ص ۲۴ پر ہے:

ان کی اکثر پیشین گوئیاں غلطی سے پر ہیں۔

(۴) دافع البلائل ٹائٹل پیج ص ۳ پر ہے:

ہم مسیح کو بیشک ایک راست باز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا۔ واللہ اعلم مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا۔

(۵) اسی پر ہے:

حقیقی منجی وہ ہے، جو حجاز میں پیدا ہوا تھا، اور اب بھی آیا۔ مگر بروز کے طور پر۔ خاکسار غلام احمد قادیان۔

(۶) کتاب مذکور صفحہ ۳ پر ہی ہے:

یہ ہمارا بیان محض نیک ظنی کے طور پر ہے۔ ورنہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت میں بعض راست باز اپنی راست بازی میں عیسیٰ سے بھی اعلیٰ ہوں۔

(۷) ص ۷ پر ہے:

عیسیٰ کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے۔

(۸) ص ۴ پر ہے:

مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے، کیونکہ وہ [یعنی یحییٰ] شراب نہ پیتا تھا، اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا، یا ہاتھوں اور اپنے سر سے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا، مگر مسیح کا نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

(۹) اسی کو رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں ص ۷ میں یوں لکھا:

آپ کا کنجریوں سے ملان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آدمی ہوسکتا ہے۔

(۱۰تا۶۲) اس رسالہ میں ص۴ سے ص۸ تک مناظرہ کی آڑ لے کر خوب ہی جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔اللہ عزوجل کے سچے نبی مسیح عیسیٰ بن مریم کو،

[۱۰] نادان اسرائیلی [۱۱] شریر [۱۲] مکار [۱۳] بدعقل [۱۴] زنا خیال والا [۱۵] فحش گو [۱۶] بدزبان [۱۷] کٹیل [۱۸] جھوٹا [۱۹] چور [۲۰و۲۱] علمی وعملی قوت میں بہت کچا [۲۲] خلل دماغ والا [۲۳] گندی گالیاں دینے والا [۲۴] بدقسمت [۲۵] نرا فریبی [۲۶] پیروئے شیطان وغیرہ۔

لکھا ہے۔

(۲۷) صفحہ ۷:

حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ صادر نہ ہوا۔

(۲۸) ص ۷:

اس زمانے میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا، (اگر ہوا) بھی تو وہ آپ کا نہیں، اس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے کچھ نہ تھا۔

(۲۹) صفحہ ۷ ہی پر لکھا ہے:

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک ومطہر ہے، تین دائیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔

(۳۰) کشتی نوح صفحہ ۶۱:

مسیح تو مسیح، میں اس کے چاروں بھائیوں کی عزت کرتا ہوں۔مسیح کی دونوں ہمشیرہ کو بھی مقدس سمجھتا ہوں۔یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں۔یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔

(۳۱) اسی دافع البلاء کے صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے:

خدا ایسے (یعنی عیسیٰ) کو کسی طرح دنیا میں دوبارہ نہیں لاسکتا، جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کردیا۔

(۳۲) اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۳:

کامل مہدی، نہ موسیٰ تھا، نہ عیسیٰ۔

(۳۳) مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۲:

لو قدر اللہ رجوع عیسیٰ الذی ھو من الیھود لرجع العزۃ الیٰ تلک القوم (یعنی عیسیٰ کہ یہودی تھا، اگر اس کا دوبارہ آنا اللہ تعالیٰ مقدور فرماتا تو ضرور یہود کی عزت لوٹ آتی)۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(۳۴) کشتی نوح صفحہ ۱۸:

جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں، ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔

(۳۵) کشتی نوح صفحہ ۳:

احیائے جسمانی کچھ چیزیں نہیں۔ احیائے روحانی کے لیے یہ عاجز آیا ہے۔

(۳۶) ایضاً صفحہ ۴:

ماسوا اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے، جو محض افترا یا غلط فہمی سے گڑھے ہیں، تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا، بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں، میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟

(۳۷) ایضاً ص ۴ و ۵:

زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا، پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔

ازالہ اوہام میں آخر صفحہ ۱۵۱ سے آخر صفحہ ۱۶۲ تک تو نوٹ میں پیٹ بھر کر رسول اللہ وکلمۃ اللہ کو وہ گالیاں دیں، اور آیات و کلام اللہ سے وہ مسخرگیاں کیں، جن کی حد و نہایت نہیں۔ صاف لکھ دیا کہ:

(۳۸) جیسے عجائب انہوں نے دکھائے عام لوگ کر لیتے تھے اب بھی ویسی باتیں کر دکھاتے ہیں۔

(۳۹) بلکہ آج کل کے کرشمے ان سے زیادہ بے لاگ ہیں۔

(۴۰) وہ معجزے نہ تھے کل کا زور تھا عیسیٰ نے اپنے باپ بڑھئی کے ساتھ بڑھئی کا کام کیا تھا، اس سے یہ کلین بنانی آ گئی تھیں۔

(۴۱) عیسیٰ کے سب کرشمے مسمریزم سے تھے۔

(۴۲) وہ جھوٹی جھلک تھی۔

(۴۳) سب کھیل تھا اور سب لعب تھا۔

(۴۴) سامری جادوگر کے گوسالے کے مانند تھا۔

(۴۵) بہت مکروہ قابل نفرت کام تھے۔

(۴۶) اہل کمال کو کیسی باتوں سے پرہیز رہا ہے۔

(۴۷) روحانی علاج میں بہت ضعیف اور نکما تھا۔

مرزا کے اصل عبارات بروجہ التقاط یہ ہیں:

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

انبیاء کے معجزات دو قسم کے ہیں۔ایک سماوی جس میں انسان کی تدبیر و عقل کو کچھ دخل نہیں۔جیسے شق القمر۔دوسرے عقلی جو خارق عادت عقل کے ذریعہ سے ہوتے ہیں، جو الہام سے ملتی ہے۔جیسے سلیمان کا معجزہ صرح ممرد من قواریر بظاہر مسیح کا معجزہ سلیمان کی طرح عقلی تھا۔تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوتے تھے، جو شعبدہ بازی اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔وہ لوگ جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے، اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے۔مسیح کے وقت میں عام طور پر ملکوں میں تھے۔سو کچھ تعجب نہیں کہ خدا تعالیٰ نے عقلی طور پر مسیح کو ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو، جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا پھونک مارنے پر ایسا پرواز کرتا ہو، جیسے پرندہ، یا پیروں سے چلتا ہو، کیونکہ مسیح اپنے باپ کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے ہیں۔اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کی ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔پس کچھ تعجب نہیں کہ مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح یہ معجزہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو۔ایسا معجزہ عقل سے بعید بھی نہیں۔حال کے زمانہ میں بھی اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ بولتی بھی ہیں، ہلتی بھی ہیں، دم بھی ہلاتی ہیں۔اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ پرواز بھی کرتی ہیں۔بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں۔اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں۔

ماسوا اس کے یہ بھی قرن قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز عمل التراب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں۔کیوں کہ مسمریزم میں ایسے ایسے عجائبات ہیں، سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس فن میں مشق والا مٹی کا پرندہ بنا کر پرواز کرتا دکھا دے، تو کچھ بعید نہیں۔کیونکہ کچھ اندازہ نہ کیا گیا کہ اس فن کی کہاں تک انتہا ہے۔سلب المرض عمل التراب [مسمریزم] کی شاخ ہے۔ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں، اور اب بھی ہیں، جو اس عمل سے سلب امراض کرتے ہیں، اور مفلوج و مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں۔بعض نقشبندی وغیرہ نے بھی اس کی طرف بہت توجہ کی تھی۔محی الدین بن عربی کو بھی اس میں خاص مشق تھی۔کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں، اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ مسیح بحکم الٰہی اس عمل [مسمریزم] میں کمال رکھتے تھے۔مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں، جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ و قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا۔اس عمل کا ایک نہایت برا خاصہ ہے کہ جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے، وہ روحانی تاثیروں میں جو جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں، بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل [مسمریزم] کے ذریعہ اچھا کرتے رہے۔مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے۔جب یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ان پرندوں میں صرف جھوٹی جہالت، جھوٹی جھلک نمودار ہو جاتی تھی۔تو ہم اس کو تسلیم کر چکے ہیں۔ممکن ہے، [مسمریزم] کے ذریعہ سے پھونک میں وہی قوت ہو جائے، جو اس دخان میں ہوتی ہے، جس میں غبارہ اوپر کو چڑھتا ہے۔مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھلاتا تھا، وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہ تھے، بلکہ وہ ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

خدائے تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ وہ ایک طرفی طاقت تھی، جو ہر فرد بشر میں ہے، مسیح کی کچھ خصوصیت نہیں۔ چنانچہ اس کا تجربہ اس زمانے میں ہورہا ہے۔ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق و بے قدر تھے، جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا، جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام قسم کے مجذوب، مفلوج، مبروص ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہوجاتے تھے۔ لیکن بعض بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے، اس وقت تو کوئی تالاب بھی نہ تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لیے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا، جس میں روح القدس کی تاثیر تھی۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا، جیسے سامری کا گوسالہ [ص ۱۵۱ تا ۱۶۲]

(۴۸) التبلیغ صفحہ ۴۸۳:

آیات صدقی انہ تعالیٰ وفقنی با تباع رسولہ و اقتداء نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت من آثار النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاقفوتہ

(۴۹) ضمیمہ انجام اتھم صفحہ ۶:

نہایت شرم کی یہ بات ہے کہ اپنے پہاڑی تعلیم کو یہودیوں کی کتاب طالمور سے لکھا ہے، اور پھر ایسا ظاہر کیا کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔

(۵۰) ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۸:

آیت ہے: فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی تمہیں علم نہ ہو تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو، ان کی کتابوں پر نظر ڈالو۔ تاکہ اصل حقیقت ظاہر ہو۔ ہم نے موافق حکم اس آیت کے یہود و نصاریٰ کی کتابوں کی طرف رجوع کیا، تو معلوم ہو کہ مسیح کے فیصلے کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے۔ دیکھو کتاب صلاطین و کتاب ملاکی نبی اور انجیل۔

(۵۱) ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۶۷۳:

میں احمد ہوں جو آیت: مبشر ابرسول یاتی من بعدی اسمہ أحمد میں مراد ہے۔

(۵۲) توضیح مرام طبع دوم صفحہ ۹:

میں محدث ہوں، اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔

(۵۳) دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹:

سچا خدا وہی ہے، جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(۵۴) براھین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے، اور نبی بھی۔

(۵۵) دافع البلاء صفحہ ۱۰ پر حضرت مسیح علیہ السلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے۔

(۵۶) اسی رسالہ کے صفحہ ۱۷ پر ہے

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(۵۷) اشتہار معیار الاخبار:
میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں۔
(۵۸) ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر معجزات مسیح کو مسمریزم بتاتے ہوئے لکھا ہے:
اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا۔
(۵۹) ازالہ صفحہ ۱۶۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے نسبت لکھا ہے:
بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے۔
(۶۰) ازالہ صفحہ ۶۲۹:
ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشین گوئی غلط ہوئی۔
اسی قسم کے کلمات کفریہ قادیانی کی کتابوں میں بھرے ہوئے ہیں کہ اگر ان سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک مستقل کتاب بن جائے۔ اسی وجوہ سے تمام علمائے ہند نے قادیانیوں کے کفر کے فتوے صادر فرمائے۔
اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے قادیانی کی تردید میں چھ کتابیں تصنیف وتالیف فرمائیں، جزاہ اللہ خیراً:

[۱۵۹](۱) جزاء اللہ عدوہ بابا ئہ ختم النبوۃ
[۱۹۱](۲) السوء والعقاب علی المسیح الکذاب
[۲۲۴](۳) قہر الدیان علی مرتد بقادیان
[۲۳۱](۴) حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین
[۲۳۲](۵) خلاصہ فوائد فتاوی
[۳۱۹](۶) الصارم الربانی علی اسراف القادیانی

[۴۱] تردید روافض [۴]

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کے فرائض انجام دے دیے، اور رفیق اعلیٰ کے مشتاق ہوئے، تو رب العزت جل جلالہ نے بھی اپنے پاس بلانا چاہا۔ سورہ نصر شریف میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ جب خدا کی مدد اور فتح آجائے اور تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکو، اور دیکھو لوگوں کو کہ دین اسلام میں فوج فوج، گروہ در گروہ داخل ہو رہے ہیں، تو تم اللہ کی پاکی بیان کرو اور استغفار کرو، یعنی خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔ چنانچہ حضرت عزرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے، اور

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اجازت چاہی، اور خداوند عالم کا سلام شوق پہنچایا۔ حضور بھی ہزار جان سے دیدار الٰہی کے مشتاق ہوئے، اور رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ صحابہ کرام نے آپس کے مشورہ سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور کا جانشین تجویز کیا۔ مگر جو کچھ لوگ اس کے موافق نہ ہوئے اور انہوں نے بوجہ قرابت و رشتہ داری حضرت سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ کرنے کا خیال ظاہر کیا۔ حضرت مولائے کائنات نے اس کو غور کیا، تو غور کرنے کے بعد آپ نے بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کرلی، اور آپ کو خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلیم کرلیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے، تو ان کو بھی خلیفہ مانا۔ اسی طرح جب ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا انتخاب ہوا، تو ان کو بھی خلیفہ تسلیم کیا۔ ان کے وصال کے بعد چوتھے خلیفہ ہوئے۔

مگر کچھ لوگ اس خیال کے ہوئے کہ خلافت کا حق حضرت علی ہی کا تھا، اور وہ تینوں خلافتیں غلط ہوئیں۔ اس لیے وہ لوگ حضرت علی کو خلیفہ بلافصل مانتے ہیں۔ اور حضرت علی کی محبت میں حد سے زیادہ غلو ظاہر کرتے ہیں، اور یہ لوگ اپنے کو شیعہ کہتے ہیں، اور مخالفین ان کو رافضی کہتے ہیں۔ ان کی بارہ شاخیں ہیں۔

(۱) علویہ: یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نبی جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل نے بھول سے وحی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچادی ہے۔

(۲) ابدیہ: یہ لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو شریک خدا اور شریک نبوت جانتے ہیں۔

(۳) شیعہ: یہ کہتے ہیں کہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سب صحابہ سے زیادہ دوست نہ رکھے، کافر ہے۔

(۴) اسحاقیہ: ان کا قول ہے کہ نبوت ختم نہیں ہوئی ہے، اور زمین کسی وقت پیغمبر سے خالی نہیں رہتی۔

(۵) زیدیہ: ان کے تین گروہ ہیں۔ ایک گروہ کا قول ہے کہ جس نے حضرت علی کے رہتے ہوئے کسی دوسرے صحابی سے بیعت کی، وہ کافر ہے۔ دوسرے کا قول یہ ہے کہ (معاذ اللہ) حضرت عثمان حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت ام المومنین محبوبہ رسول رب العالمین حضرت عائشہ صدیقہ بنت الصدیق کافر ہیں۔ تیسرے کا قول یہ ہے کہ سوائے اولاد حضرت علی کے کسی کی امامت جائز نہیں۔

(۶) عباسیہ: ان کا قول ہے کہ بجز اولاد حضرت عباس بن عبدالمطلب کے کوئی امامت کے لائق نہیں۔

(۷) امامیہ: یہ بجز بنی ہاشم کے دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

(۸) ناوسیہ: یہ کہتے ہیں کہ جو دوسرے سے اپنے کو افضل سمجھے کافر ہے۔

(۹) متناسخیہ: یہ کہتے ہیں کہ روح مردے کے بدن سے نکل کر دوسرے کے قالب میں جا پہنچتی ہے۔

(۱۰) لاعنیہ: یہ حضرت طلحہ و زبیر و معاویہ اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم پر لعنت کرتے ہیں۔

(۱۱) رابعیہ: یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت کہتے ہیں کہ ابر میں اور کڑک میں آواز، قدم دلدل کی ہے۔ اور بجلی، اس

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کے سم سے آگ جھڑتی ہے۔اور قیامت سے پہلے دنیا میں ایک بار آئیں گے،اور مردوں کو زندہ کر کے سنیوں کو دوزخ،اور شیعوں کو جنت میں داخل کریں گے۔

(۱۲) متزالیہ: یہ کہتے ہیں کہ مسلمان بادشاہ سے لڑنا جائز ہے۔اور عاصی ہونا روا ہے۔

یہ بارہ فرقے چودہ باتوں میں مختلف ہیں۔

اول: نماز پنجگانہ جماعت سے پڑھنا سنت نہیں جانتے ہیں۔

دوم: دونوں موزوں پر مسح کرنا روا نہیں رکھتے۔

سوم: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو برا کہتے ہیں۔

چہارم: سوائے حضرت علی کے سب صحابہ کرام سے بیزار ہیں،اور ان کی اہانت کرتے ہیں۔

پنجم: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اہانت کرتے ہیں۔

ششم: کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوت سے پیغمبری نہیں کر سکتے تھے،بغیر حضرت علی مرتضیٰ کے۔

ہفتم: حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کا نام بے ادبی سے لیتے ہیں۔

ہشتم: خدا کی رحمت اور اس کے دیدار سے ناامید ہیں۔

نہم: نماز تراویح کو سنت نہیں جانتے۔

دہم: تین طلاق جو کوئی ایک مرتبہ دے،تو کہتے ہیں طلاق نہیں ہوتی۔

یازدہم: داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر قیام صلوٰۃ میں رکھنا سنت نہیں جانتے۔

دوازدہم: خطیب کو سیاہ کپڑے پہناتے ہیں۔

سیزدہم: روزہ جلد کھولنا سنت نہیں جانتے۔

چہار دہم: مغرب کی نماز کا وقت آفتاب کے غروب ہوتے ہی سنت نہیں جانتے۔جب تک تارے نہ چمک جائیں،مغرب کی نماز نہیں پڑھتے ہیں۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے ان کی تردید میں تحفہ اثنا عشریہ بہت ہی زبردست کتاب تصنیف فرمائی ہے کہ تمام شیعہ باوجود سعی بلیغ اس کے جواب سے قاصر ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے چھ کتابیں تصنیف فرمائی ہیں:

[۶۲](۱) الادلة الطاعنه فی اذان الملاعنه

[۲۲۰](۲) دفعة العباس علی جاحذ الفاتحة والفلق والناس

[۲۴۴](۳) ثلج الصدر لا یمان القدر

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۱۹۲](۴) ردّ الرفضه

[۶۷۷](۵) لمعة الشمعه شيعة الشنيعه

[۴/۳۰۰](۶) فضائل فاروق رضی اللہ عنہ

[۴۲] تردیدِ نواصب [۷۶]

نواصب جمع ناصبی جس طرح روافض جمع روافضی کی ہے۔اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے نواصب کی تردید میں ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے:

[۳۰۵] الرائحة العنبريه من المجمرة الحيدريه

[۴۳] تردیدِ وہابیہ [۷۶]

یعنی ہم خیالان محمد بن عبدالوہاب نجدی ومولوی اسماعیل دہلوی جو بظاہر تقلید کرتے ہیں، عام ازیں کہ عرف میں وہابی کر کے مشہور ہوں، یا بنام دیوبندی شہرت یافتہ ہوں، یا دیوبندیوں کے ائمہ وپیشوا ہوں، جیسے کہ مولوی رشید احمد صاحب کے فتویٰ سے معلوم ہوتا ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ میں سوال وجواب حسب ذیل ہے:

سوال: وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟

الجواب: محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ان کے عقائد عمدہ تھے، اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی۔مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔مگر ہاں! جو حد سے بڑھ گئے، ان میں فساد آ گیا ہے۔اور عقائد سب کے متحد ہیں۔اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے۔(فتاویٰ رشیدیہ کامل ص ۲۸۰ مطبوعہ گلستان کتاب گھر دیوبند)

نیز فتاویٰ رشیدیہ حصہ اوّل ص ۶۳ و ۶۴ پر ہے:

سوال: تقویۃ الایمان میں کوئی ایسا مسئلہ بھی ہے جو قابل عمل نہیں، یا کل اس کے مسائل صحیح، اور علماے دین کو مقبول ہیں؟

الجواب: بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں (ص ۸۴)

اسی طرح تقویۃ الایمان کے متعلق سوال ہوا تو اس کا جواب دیا کہ:

(میرے نزدیک) اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔(ص ۷۸/۸۰)

مسلمانوں! ذرا انصاف، یہ تو قرآن شریف سے بھی بڑھا دینا ہوا۔کیونکہ قرآن شریف کو ماننا بے شک ایمان ہے، نہ کہ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس کا پڑھنا، بلکہ رکھنا۔ کیا بیسیوں کافر قرآن شریف نہیں پڑھتے؟ تو کیا وہ بغیر تصدیق کے فقط پڑھنے سے مسلمان ہو جائیں گے؟ کیا ہزاروں ہنود تاجران کتب کے یہاں قرآن شریف نہیں؟ کیا ہندو اہل مطابع اسے چھاپتے نہیں؟ تو کیا چھاپ کر رکھنے یا تجارت کے لیے رکھنے سے قرآن شریف کے ہندو مسلمان ہو جائیگا؟ ہرگز نہیں۔ لیکن گنگوہی صاحب کے نزدیک تقویۃ الایمان ایسی کتاب ہے: ''جس کا رکھنا، اور پڑھنا، جزءِ اسلام بھی نہیں، بلکہ عین اسلام ہے''۔

یہ ہیں ان حضرات کے اعتقادات وخیالات۔

بعض لوگوں کو ان کی حنفیت کی وجہ سے دھوکہ ہوتا ہے، اور خیال کرتے ہیں کہ یہ تو حنفی ہیں، پھر وہابی کیسے ہو سکتے ہیں؟۔

تو ان کو جاننا چاہیے کہ سنی اور حنفی دونوں کا مفہوم ایک نہیں کہ جو حنفی ہو، وہ سنی بھی ہو۔ یا اسی طرح جو سنی ہو، حنفی بھی ہو۔ سنی وہ ہے جو اعتقاداً اہل سنت و جماعت کے مسلک کا ہو۔ فروعاً حنفی ہو یا شافعی یا مالکی یا حنبلی۔ اور حنفی وہ ہے جو جزئیات فقہیہ اور فروع مذاہب میں امام الائمہ امام اعظم کا مقلد ہو، خواہ اعتقاداً سنی ہو یا معتزلی یا وہابی۔ تو غیر مقلدین نہ سنی ہیں، نہ حنفی۔ دیوبندی حنفی ہیں، مگر سنی نہیں۔ شوافع وغیرہ سنی ہیں، مگر حنفی نہیں۔ علمائے اہل حق، اہل بریلی و بدایوں و رام پور و پیلی بھیت وغیرہ، یہ سب بحمد اللہ تعالیٰ سنی حنفی دونوں ہیں۔

ان غیر مقلدین اور وہابیہ دیوبند کے عقائد اور اقوال علیحدہ نہ شمار کیے گئے کہ جو نیت امام کی، وہی نیت مقتدی کی۔ مولوی اسماعیل دہلوی کے جملہ اقوال ان کے اقوال ہیں۔ جن میں بعض عبارتیں اوپر مذکور ہوئیں، اور بعض یہاں ذکر کی جاتی ہیں:

(۱) تقویۃ الایمان ص ۲۱ مطبع صدیقی دہلی ۱۲۷۰ھ میں ہے:

اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔ (ص ۱۳ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

(۲) صفحہ ۱۸:

اوروں کو ماننا محض خبط ہے۔ (ص ۵ مطبوعہ مجتبائی، دہلی)

(۳) صفحہ ۱۹:

(اللہ صاحب نے فرمایا) کسی کو میرے سوا نہ مانیو۔ (ص ۱۲ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

(۴) صفحہ ۱۷:

جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔

(ص ۱۱ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

(۵) (یہ دعوی کر کے کہ کسی انبیا اولیا کی یہ شان نہیں کہا:)

جو کسی کو مصیبت کے وقت پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ (مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

(۶) صفحہ ۲۲ پر اس کے ثبوت میں کہا:

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہمارا جب خالق اللہ ہے تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمکار کا تو کیا ذکر ہے۔ (ص ۱۳/۱۴ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

(۷،۸) تقویۃ الایمان ص ۱۶ (ص ۱۰ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

جس نے اللہ کا حق اس کی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لے کر ذلیل سے ذلیل کو دے دیا۔ جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمکار کے سر پر رکھ دیجیے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

(۹) تقویۃ الایمان صفحہ ۷۴ (ص ۴۰ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

سب انبیا اور اولیا اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔

(۱۰) (ص ۲۱/۲۱ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

اللہ زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجیے۔

(۱۱) کتاب مذکورہ صفحہ ۸۵/۸۶ (ص ۴۶ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمین دار سو ان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ اھ

(۱۲) کتاب مذکور صفحہ ۱۸ (ص ۴۳ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔۔۔ ہم چھوٹے ہیں۔

(۱۳) کتاب مذکور صفحہ ۸۰ (ص ۴۳ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

سو بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے۔

(۱۴) کتاب مذکور صفحہ ۸۵ (ص ۴۶ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو ان میں بھی اختصار ہی کرو۔

(۱۵) کتاب مذکور ص ۸۳ (ص ۴۵ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

(پیغمبر خدا نے فرمایا) یہی کہو کہ اللہ کا بندہ ہے اور اس کا رسول یعنی جو خوبیاں اور کمالات اللہ نے مجھ کو بخشے ہیں سو بیان کرو وہ سب رسول کہہ دینے میں آجاتے ہیں۔

(۱۶) کتاب مذکور صفحہ ۲۹ (ص ۱۷ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

ان میں بڑائی یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف ہیں۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(۱۷) کتاب مذکور صفحہ ۸۹ (ص ۴۸ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہی ہے کہ اللہ کے احکام سے واقف ہوں اور لوگ غافل ہیں۔

اب ہدایت بھی گئی، نری احکام دانی رہ گئی۔ وہاں بڑائی کا ذکر تھا یہاں مطلق امتیاز کا اسی میں حصر ہو گیا۔

(۱۸) کتاب مذکور ص ۱۳، ۱۴ (ص ۹/۸ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

کھانے پینے پہننے میں اس کے حکم پر چلنا یعنی جس چیز کے برتنے کو اس نے فرمایا اس کو برتنا۔ اور جو منع کیا اس سے دور رہنا۔۔۔۔۔۔ اس قسم کی چیزیں اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے بتائی ہیں پھر جو کوئی کسی انبیا و اولیا کی۔۔۔۔۔۔ اس قسم کی تعظیم کرے۔۔۔۔ ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

(۱۹) کتاب مذکور صفحہ ۴۹ (ص ۲۸ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

نام جپنا انہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ صاحب نے خاص اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرائے ہیں اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے۔

کلمہ طیبہ میں حضور کا نام جپنا ہے تو کلمہ پڑھنا بھی شرک ہوگا۔

(۲۰) کتاب مذکور صفحہ ۳۸ (ص ۲۲ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتے جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔

(۲۱) کتاب مذکور صفحہ ۳۸ (ص ۲۲ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

محبت کے سبب سے سفارش قبول کر لی۔۔۔ اس قسم کی شفاعت بھی اس دربار میں کسی طرح ممکن نہیں، اور جو کوئی کسی کو اس جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھے وہ بھی ویسا ہی مشرک ہے۔

مسلمانو! کیا تمہارے نبی محبوب الٰہی نہیں، کیا ان کی محبوبیت وجہ قبول شفاعت نہیں؟

(۲۲) کتاب مذکور صفحہ ۴۶ (ص ۲۶ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

اے فاطمہ! بچا تو اپنی جان کو آگ سے مانگ لے مجھ سے جتنا چاہے میرا مال نہ کام آؤں گا میں تیرے اللہ کے یہاں کچھ۔۔۔ سو انہوں نے سب کو، اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ۔۔۔ اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے، میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا۔

یہ ان عظیم الشان حدیثوں کا انکار ہے جو مسلمانوں کے گوش زد ہے کہ سب انبیا نفسی نفسی فرمائیں گے، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انا لھا فرمائیں گے۔

(۲۳) کتاب مذکور صفحہ ۳۵ (ص ۲۹ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

(۲۴) کتاب مذکور صفحہ ۳۵ (ص ۲۰ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں،۔۔۔ کچھ فائدہ ونقصان نہیں پہنچا سکتے۔

(۲۵) کتاب مذکور صفحہ ۴۹ (ص ۲۸ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

نفع ونقصان کی امید رکھنی [اللہ] سے چاہیے کہ یہ معاملہ اور کسی سے کرنا شرک ہے۔

(۲۶) کتاب مذکور صفحہ ۷۷ (ص ۴۲ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

(۲۷) کتاب مذکور صفحہ ۵۴ (ص ۳۰ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

کسی کی محض تعظیم کے واسطے اس کے روبرو ادب سے کھڑے رہنا انھیں کاموں سے ہے کہ اللہ نے اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرائے ہیں۔

(وغیر ذالك من الخرافات)

(۲۸) صراط مستقیم مطبع ۱۲۷۵ھ دیباچہ میں اپنے پیر کو لکھا ہے کہ:

آپ کی ذات والا صفات ابتدائے فطرت سے جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کی کمال مشابہت پر پیدا کی گئی تھی اس لیے آپ کی لوح فطرت علوم رسمیہ کے نقش اور تحریر وتقریر کے دانش مندوں کی راہ وروش سے خالی تھی۔ (ص ۳ مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۱ھ)

شفاء قاضی عیاض صفحہ ۲۳۷ میں ہے: **کون النبی امیا آیة له کون هذا امیا تفیصة وجهالة** (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امی ہونا آپ کا معجزہ ہے اور دوسرے کا ناخواندہ رہ جانا جہالت وعیب ۱۲ رضوی)

(۲۹) منصب امامت مولوی اسمٰعیل دہلوی ص ۳۱ وفتاویٰ گنگوہی حصہ ۳ رص ۲۳:

بہت چیزیں کہ مقبولوں کی معجزہ گنی جاتی ہیں ویسی بلکہ قوت وکمال میں ان سے بڑھ کر جادوگر اور طلسمات والے کر سکتے ہیں۔ (بسیار چیز است کہ ظہور از مقبولین از قبیل خرق عادت شمردمی شود حالاں کہ امثال ہما افعال بلکہ واکمل ازاں ارباب سحر طلسم ممکن الوقوع باشد)، (فتاویٰ رشیدیہ کامل ص ۱۹۸ مطبوعہ گلستان کتاب گھر دیوبندی)

(۳۰) ایضاً:

(معجزات کو دیکھ کر) جو یہ سمجھے کہ حق تعالیٰ نے انبیا کو تصرف کی قدرت دی ہے وہ بے شک کافر ومشرک ہے۔ (ایں کہ جل وعلا ایشاں را قدرت آثار تصرف عالم عطا فرمودہ وکاروبار بنی آدم بایں شاں تفویض نمودہ پس ایشاں بامر الٰہی خود تصرف می نمایند وایں تصرفات گوناگوں وتغیرات بوقلموں در عالم کون بر روئے کار مے آرند کہ ایں اعتقاد شرک محض است وکفر بحت ہر کہ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بجناب ایشاں ایں عقیدہ قبیحہ داشتہ باشد بے شک مشرک مردود است وکافر مطرود)، فتاویٰ رشیدیہ کامل ص ۱۹۹ مطبوعہ گلستان گھر دیوبندی)

(حالانکہ) مولوی قاسم نانوتوی کی تحذیر الناس صفحہ ۸ میں ہے۔

معجزہ خاص ہر نبی کو جو مثل پروانہ تقرری بطور سند نبوت ملتا ہے اور بنظر ضرورت ہر وقت قبضہ میں رہتا ہے مثل عنایات خاصہ گہ و بیگانہ کا قبضہ نہیں ہوتا۔

(معاذ اللہ تصرف کی قدرت ماننا شرک ہو تو نبی کو معجزہ پر قدرت کیا ہوگی؟)

مولانا روم فرماتے ہیں۔

ہست قدرت اولیا را ازالہ
تیر جستہ باز گرد اند زراہ

(۳۱) صراط مستقیم ص ۳۸:

بعض اولیا کو احکام شرعیہ بے وساطت انبیا بھی پہونچتے ہیں۔ احکام شرعیہ میں ان پر وحی آتی ہے۔ وہ ایک طرح تقلید نبی سے آزاد اور احکام شرعیہ میں خود محقق ہوتے ہیں۔ وہ انبیا کے ہم استاد ہیں۔ تحقیقی علم وہی ہے جو انہیں اپنی وحی باطنی سے ملتا ہے، وہ جو انبیا سے ملا تقلیدی ہے۔ وہ علم میں انبیا کے برابر ہوتے ہیں۔ (مترجماً ملتقطاً)

کتاب مذکور ص ۳۸:

بالضرورت ان ولیوں کو ایک محافظت دیتے ہیں کہ محافظت انبیا کے مثل ہوتی ہے، جس کا نام عصمت ہے۔ (مترجماً)

جب انبیا کی طرح معصوم بھی ہوئے اور احکام شرعیہ کی وحی بھی آئی اور ان میں تقلید انبیا کے پابند نبی نہ ہوئے پھر نبی بلکہ رسول ہونے میں کیا رہ گیا؟

(۳۳) یکروزہ مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی میں ہے:

اتارنے کے بعد قرآن کا فنا کر دینا ممکن ہے۔ (مترجماً)

قدیم فنا نہیں ہوسکتا تو قرآن مجید حادث اور مخلوق ہوا۔

(۳۴) تنویر العینین مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی:

ایک امام کی پیروی کہ اس کی سند پکڑے اگرچہ حدیث و کتاب سے خلاف پر دلیلیں ثابت ہوں۔ اس قول کے موافق اس کی تاویل کرے یہ نصرانی ہونے کا میل اور شرک کا حصہ ہے۔ تم ڈرتے نہیں کہ تم نے اماموں کو اللہ کا شریک کر دیا۔ (مترجماً)

(۳۵) صراط مستقیم صفحہ ۱۷۵ پر ہے اپنے پیر کے متعلق لکھا:

ایک دن اللہ تعالیٰ نے ان کا سیدھا ہاتھ اپنے دست قدرت میں لیا، اور عالم قدس کی ایک بہت عجیب و عظیم چیز ان کو

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پیشکش کی اور فرمایا: تجھے دی اور اور چیزیں بھی دوں گا۔ (مترجما) (ص ۱۷۶ / مترجم مطبوعہ ۱۳۲۴ھ مطبع احمدی لاہور)

(۳۶) صراط مستقیم میں ہے:

مکالمہ و مسامرہ بدست می آید (ص ۱۳) یعنی اللہ سے کلام اور باہم داستان گوئی ہوتی ہے۔ گاہے کلام حقیقی ہم می شود (ص ۱۵۴) کبھی کلام حقیقی بھی ہوتا ہے۔ (ص ۱۵۴ / مترجم مطبوعہ ۱۳۲۴ھ مطبع احمد لاہور)

(۳۷) تقدیس القدیر صفحہ ۵۸ میں یہ بحث چھیڑ کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معاذ اللہ! مشرک ہونا اور حضور کے تمام اعمال معاذ اللہ! برباد ہو جانا ممکن ہے یا نہیں؟ نتیجہ میں لکھا ہے۔

صدور شرک آں جناب سے محالہ ممکن ہے۔ جب شرک ممکن ہوا تو حبط اعمال بدرجہ اولیٰ ممکن۔

اور ضمن استدلال میں یہ آیتیں پیش کیں: **ووجدك ضالا فهدى وما كنت تدرى ما الكتاب ولاالايمان**

یعنی وہ وحی سے پہلے گمراہ تھے وحی سے پہلے ایمان نہ رکھتے تھے معاذ اللہ! معاذ اللہ! ایسے ایسے کلمات اہانت آمیز خدا اور رسول کی شان میں لکھنا ان وہابیوں کی خاص صفت ہوگئی ہے۔ انہیں وجوہ سے علمائے اہل سنت نے ان کے عقائد باطلہ و تحریرات عاطلہ کی تردید کیں، اور حکم شرعی جو کتب فقہیہ میں تھا، وہ ظاہر کیا۔ زبان سے کہا، اور تحریرات کے ذریعہ رسائل و کتب مصنفہ میں شائع کر کے ان لوگوں تک پہنچایا۔ رجسٹری کر کے بھیجا تا کہ ٹھنڈے دل سے تنہائی میں غور کریں۔

مگر ہدایت خداوند عالم کے اختیار میں ہے: **انك لا تهدى من أحببت ولكن الله يهدى من يشاء الى صراط مستقيم**

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے وہابیہ کی تردید میں ۷۶ کتابیں مفصلہ ذیل تصنیف فرمائی ہیں:

[۲] (۱) **حل خطاء الخط**

[۱۱] (۲) **سلطنة المصطفى فى ملكوت كل الورى**

[۱۶] (۳) **الأمر باحترام المقابر**

[۷۱] (۴) **اقامة القيامة على طاعن القيام لنبى تهامه**

[۸۱] (۵) **هدى الحيران فى نفى الفئى عن شمس الاكوان**

[۲۰] (۶) **النعيم المقيم فى فرحة مولد النبى الكريم**

[۲۲] (۷) **بذل الصفا لعبد المصطفىٰ**

[۲۴] (۸) **النذير الهائل لكل حلف جاهل**

[۲۵] (۹) **منير العين فى حكم تقبيل الابهامين**

[۲۹] (۱۰) **نسيم الصبا فى ان الاذان يحول الوبا**

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۳۱](۱۱) الاهلال لفیض الاولیاء بعد الوصال

[۳۸](۱۲) طوالع النور فی حکم السراج علی القبور

[۴۰](۱۳) انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ

[۴۳](۱۴) حیاۃ الموات فی بیان سماع الاموات

[۴۴](۱۵) انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار

[۴۶](۱۶) اسماع الاربعین فی شفاعۃ سیّد المحبوبین

[۵۱](۱۷) باب غلام مصطفیٰ

[۶۸](۱۸) سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح

[۷۶](۱۹) الحجۃ الفائحہ بطیب التعین والفاتحہ

[۷۷](۲۰) سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلاۃ العید

[۸۱](۲۱) الحرف الحسن فی الکتابۃ علی الکفن

[۸۲](۲۲) ابر المقال فی استحسان قبلۃ الاجلال

[۸۴](۲۳) الیاقوتۃ الواسطہ فی قلب عقد الرابطہ

[۸۸](۲۴) سبحٰن القدس عن تقدیس نحس منکوس

[۹۶](۲۵) الامن والعلیٰ لناعتی المصطفی بدافع البلاء

[۹۸](۲۶) برکات الامداد لاہل الاستمداد

[۹۹](۲۷) بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاۃ الجنائز

[۱۰۲](۲۸) فتح النسرین بجواب المسئلۃ العشرین

[۱۰۵](۲۹) الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ

[۱۰۶](۳۰) سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ

[۱۰۷](۳۱) وشاح الجید فی تحلیل معانقۃ العید

[۱۱۲](۳۲) سبل الاصفیا فی حکم الذبح للاولیاء

[۱۱۵](۳۳) اطائب التہانی فی النکاح الثانی

[۱۴۲](۳۴) شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ

[۱۴۵](۳۵) النفحۃ الفائحۃ من مسک سورۃ الفاتحہ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۱۵۴](۳۶) الوفاق المتین بین سماع الدفین ووجوب الیمین

[۱۵۵](۳۷) ازالة العار بحجر الکرایم عن کلاب النار

[۱۵۹](۳۸) جزاء الله عدوه بابائه ختم النبوة

[۱۶۸](۳۹) انباء المصطفی بحال سرواخفیٰ

[۱۶۹](۴۰) اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان وما یکون

[۱۷۰](۴۱) مالی الجیب بعلوم الغیب

[۱۹۴](۴۲) الجزاء المهیا لغلمة کنهیا

[۲۰۳](۴۳) الموهبة الجدیدة فی وجود الحبیب بمواضع عدیدة

[۲۱۶](۴۴) اتیان الارواح لدیارهم بعد الروح

[۲۲۱](۴۵) اهلاك الوهابیین علی توهین قبور المسلمین

[۲۲۳](۴۶) الدولة المکیة بالمادة الغیبیة

[۲۲۶](۴۷) هادی الناس فی اشیاء من رسوم الاعراس

[۲۳۱](۴۸) حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین

[۲۳۲](۴۹) خلاصة فوائد فتاویٰ

[۲۴۳](۵۰) مبین احکام وتصدیقات اعلام

[۲۴۶](۵۱) الفیوض الملکیة لمحب الدولة المکیة

[۲۵۳](۵۲) تمهید ایمان بآیات قرآن

[۲۵۴](۵۳) فقه شهنشاه وان القلوب بید المحبوب بعطاء الله

[۲۵۵](۵۴) مفاد الحبر فی الصلاة م بمقبرة او جنب قبر

[۲۵۷](۵۵) بدر الانوار فی اداب الاثار

[۲۵۸](۵۶) انباء الحی فی کتابة المصؤن تبیان کل شئی

[۲۵۹](۵۷) دامان باغ سبحٰن السبوح

[۲۶۰](۵۸) المبین ختم النبیین

[۲۶۵](۵۹) قمر التمام فی نفی الفی عن سیّد الانام

[۲۸۴](۶۰) ایذان الاجر فی اذان القبر

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۲۸۶](۶۱) رعاية المذهبين فى الدعاء بين الخطبتين

[۲۸۷](۶۲) رشاقة الكلام فى حواشى اذاقة الاثام

[۲۹۸](۶۳) البارقة الشارقة على المارقة المشارقة

[۳۰۱](۶۴) تنبيه الجهال بالهام الباسط المتعال (۱)

[۳۰۲](۶۵) جوابہائے ترکی بترکی

[۳۰۳](۶۶) سيف المصطفى على اديان الافتراء

[۳۰۸](۶۷) نشاط السكين على حلق البقر السمين (۲)

[۳۱۲](۶۸) اخباریہ کی خبر گیری

[۳۱۳](۶۹) نهاية النصرة برد الاجوبة العشرة

[۳۲۳](۷۰) صمصام سنیت بگلوئے نجدیت

[۳۳۸](۷۱) ظفر الدين الجيد ملقب به بطش غيب

[۳۴۰](۷۲) مبين الهدى فى نفى امكان مثل المصطفىٰ

[۳۴۱](۷۳) ماحية العيب بايمان الغيب

[۳۴۵](۷۴) چابک لیث براہل حدیث

[۳۴۷](۷۵) پردہ درامرتسری

[۳۴۸](۷۶) الاسئله الفاضله على الطوائف الباطله

[۴۴] تردیدِ غیر مقلدین [۲۶]

یہ وہابیہ کے مرغنہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ماننے والے ہیں۔ محمد بن عبدالوہاب رئیس نجد کا لڑکا تھا، بڑا چالاک ہوشیار تھا، اور باپ دادا اس کے نظم ظاہری اور باطنی میں اس جگہ کے مقتدا، اور صاحب سلسلہ تھے۔ اس کے خاندان کا اس اطراف میں بڑا اعتبار تھا۔ ابن عبدالوہاب نے سلطنت کی حکمرانی کا ارادہ کیا، اور یہ صلاح ٹھہرائی کہ دین داری کے حیلہ سے لوگوں کو جمع کر کے، مکہ اور مدینہ کو اپنے تصرف میں لے لیا جائے، کہ فوج ولشکر سے خالی ہیں، اور مال وخزانہ ان میں بے شمار ہے۔ چنانچہ اس نے جب مال وخزانہ اور ایک بڑے گروہ کو اپنے قبضہ میں کرلیا، تو وعظ میں یہ بیان کیا کہ

سب حاضرین مل کر ایک شخص کو سردار مقرر کریں۔ مگر مجھ کو معاف رکھیں کہ دنیا کی رغبت نہیں رکھتا ہوں۔ تو پہلے ان لوگوں نے جو ملے ہوئے تھے، پھر سبھوں نے کہا کہ سوائے آپ کی ذات شریفہ کے اور کوئی اس کام کے لائق نہیں۔ تب اس نے کہا کہ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں مجبور ہوں کہ مسلمانوں کا گروہ مجھے سرداری کے لیے منتخب کرتا ہے۔ میں خلاف کیسے کر سکتا ہوں؟ لاچار ہو کر قبول کرتا ہوں۔ مگر ایک شرط یہ ہے کہ اعمال میں میرے تمام لوگ میرے مطیع رہو، اور میرے حکم سے نہ پھرو۔

آخر سب سے بیعت لے کر امیر المومنین بنا، اور نام اس کا سلطان کے نام کی جگہ خطبہ میں داخل ہوا۔ قصبہ درعیہ جو وطن اس کا تھا، وہی تخت گاہ قرار دے کر اپنی اولاد و اقارب کو شہروں کا حاکم کیا، اور آپ خود ایک نیا مذہب جاری کیا، جس کی رو سے تمام اہل سنت و جماعت کافر ٹھہریں۔ کچھ مسئلے متفرق خارجیوں کے، کچھ معتزلہ کے، کچھ ملاحدہ ظاہر کے مذہبوں سے لے کر، کچھ اپنے جی سے جوڑ کر ایک رسالہ بنایا اور اس کا نام کتاب التوحید رکھا۔ جس میں تمام امت مرحومہ کو کافر لکھا۔ خصوصاً ساکنان حرمین محترمین کو۔ تاکہ ان کا لوٹنا اور مارنا جہاد ٹھہرے۔ تاکہ خوب مال و زر جمع ہو جائے۔ ایسی کاروائی سے اس وہابیہ فرقہ نے ترقی کی، اور اس نے اپنا نام محمدی قرار دیا، لیکن محمدی تو سب مسلمان ہیں، اس لیے سنیوں نے اس فرقہ کا نام محمد بن عبد الوہاب کے باپ کی طرف منسوب کر کے وہابیہ رکھا۔ جو سارے عرب و عجم، روم و شام میں مشہور ہو گیا۔

ہندوستان میں مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کا خاندان بہت علمی تھا۔ اور قریب قریب ہندوستان کے تمام یا اکثر علما فن حدیث میں انہیں کے خوشہ چین اور مستفیدین تھے۔ اسمٰعیل ان کا یتیم بھتیجا تھا، جن کے باپ مولوی عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ صاحب اپنے بڑے بھائیوں کے سامنے انتقال کر چکے تھے، اس لیے لوگ رحم و کرم کرتے، اور پھر مانتے تھے۔ لیکن طبیعت میں جاہ پسندی اور حب دنیا تھی۔ یہاں ہندوستان کی سلطنت بھی کمزور ہو رہی تھی، اس موقع کو غنیمت سمجھا۔ جب تک مولانا عبدالعزیز صاحب زندہ تھے، اعلانیہ ان کی مخالفت کی ہمت نہ پڑی۔ جب ان کا انتقال ہو گیا، تو بھتیجے صاحب کو کھل کھیلے۔ نجدی کی کتاب التوحید کہیں سے ان کو ہاتھ لگ گئی تھی، اسی کی تبلیغ و تلقین شروع کی، اور اس کا چربہ بنام "تقویۃ الایمان" لکھ کر اطراف و اکناف میں پھیلایا۔ اس میں بات بات پر حکم شرک و کفر جڑا۔ انبیاء و رسل ملائکہ و صالحین کی سخت توہین کی۔

تنویر العینین میں لکھا:

ولیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین تمکن الرجوع الیٰ الروایات المنقولۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک ۔

یعنی میں نہیں سمجھتا کہ ایک شخص معین کی تقلید کرنا کیونکر جائز ہوگا باوجود ممکن ہونے رجوع ان روایتوں کی طرف جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں جو مخالف امام مقلد کے قول کے ہیں۔ پھر ایسی صورت میں اگر اپنے امام مقلد کے قول کو نہ چھوڑے، تو اس میں آمیزش شرک کی ہے۔

تو جو لوگ یہاں مولوی اسماعیل دہلوی کے معتقد اور ہم خیال اور کتاب التوحید و تقویۃ الایمان کے ماننے والے ہوئے، ان کو وہابی کہتے ہیں۔ ہندوستان میں وہابیہ کی دو شاخیں ہیں۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ایک: جوصرف عقائد میں ان کے ہم خیال، اور عمل میں بظاہر مخالف لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے تقلید کے قائل۔

دوسرے: عقائد میں بھی ہم خیال، اور عمل میں بھی۔ یعنی تقلید کے مخالف آمین بالجہر، رفع یدین کرنے والے۔۔۔ان کو غیر مقلد کہتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے غیر مقلدوں کی تردید میں چھبیس کتابیں حسب ذیل تصنیف فرمائیں ہیں:

[۴۸](۱) النهی الاکید عن الصلاة وراء عدی التقلید

[۵۷](۲) صفایح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین

[۱۰۸](۳) وصاف الرجیح فی بسملة التراویح

[۱۰۹](۴) السیوف المخیفة علی عائب ابی حنیفة

[۱۲۲](۵) جمیل ثناء الائمة علی علم سراج الامة

[۱۲۶](۶) اعز النکات بجواب سوال الرکات ملقب بلقب الفضل الموهبی فی معنی اذاصح الحدیث فهو مذهبی

[۱۳۰](۷) حاجز البحرین الوافی عن جمع الصلاتین

[۱۳۲](۸) لوامع البها فی المصر للجمعة والاربع عقبیها

[۱۴۱](۹) النهی الحاجز عن تکرار صلاة الجنائز

[۱۴۹](۱۰) هبة السنافی تحقیق المصاهره بالزنا

[۱۶۶](۱۱) الجام الصاد عن سنن الضاد

[۱۷۲](۱۲) قوارع القهار علی المجسمة الفجار

[۱۷۶](۱۳) رادع التعسف عن الامام ابی یوسف

[۱۷۹](۱۴) المقال الباهر ان منکر الفقه کافر

[۱۸۱](۱۵) التائب الصیب علی ارض الطیب

[۱۹۹](۱۶) اظهار الحق الجلی

[۲۰۰](۱۷) معارك الجروح علی التوهب المقبوح

[۲۱۰](۱۸) اصلاح النظیر

[۲۱۲](۱۹) اکمل البحث علی اهل الحدث

[۲۴۸](۲۰) السهم الشهابی علی خداع الوهابی

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۲۶۲](۲۱) الهادی الحاجب عن جنازة الغائب

[۲۷۵](۲۲) لمة الشمعة فی اشراط المصر للجمعة

[۳۱۰](۲۳) صمصام حدید بر کولی بے قید عدو تقلید

[۳۴۰](۲۴) مبین الهدی فی نفی امکان مثل المصطفی

[۳۴۶](۲۵) الرد الناهز علی زعم النهی الحاجز

[۳۴۸](۲۶) الاسئلة الفاضله علی الطوائف الباطله

[۴۵] تردید ندوہ [۱۷]

ندوہ کی داغ بیل ۱۳۱۰ھ میں پڑی اور ۱۳۱۱ھ میں اس کی بنیاد رکھی گئی۔ استاذ الاساتذہ حضرت مفتی عنایت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۷۷ھ میں کان پور میں مدرسہ عام قائم کیا۔ دو برس تک خود ہی مدرس اوّل رہے، اس کے بعد اپنے لائق فائق شاگرد استاذ العلما (حضرت مولانا لطف اللہ صاحب) کو اپنی جگہ رکھ کر حج کے لیے روانہ ہوئے۔

حضرت مولانا لطف اللہ صاحب سات برس تک کانپور میں اپنے درس سے طلبائے علوم دینیہ کو فیضیاب فرما کر علی گڑھ تشریف لے گئے، اور مدرسہ جامع مسجد میں لوگوں کو درس دینا شروع کیا۔ مگر آپ کے تشریف لے جانے کے بعد بھی مدرسہ فیض عام کا فیض، عام رہا اور طلبہ برابر پڑھ کر فارغ التحصیل ہوا کیے۔ ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۲ء میں جو طلبہ فارغ التحصیل ہوئے ان کی دستار بندی کا جلسہ تھا، اور مشاہیر وقت استاد العلما مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھی، حضرت حافظ شاہ محمد حسین صاحب الہٰ آبادی، حضرت استاذی مولانا احمد حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ فیض عام کانپور، مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی قادری چشتی وغیرہ اکابر علما و مشائخ کرام تشریف فرما تھے کہ ان کے باہمی مشورہ سے یہ طے پایا کہ علما کی ایک مجلس قائم کی جائے اور آئندہ سال فیض عام کے سالانہ جلسہ کے موقع پر ہندوستان کے تمام مشاہیر علما کو اس کے لیے عام دعوت دی جائے، اور اس مجلس کا نام ندوۃ العلما قرار پایا۔ جس کے ناظم مولانا محمد علی مونگیری مقرر ہوئے۔

چنانچہ دوسرے سال یعنی ۱۳۱۱ھ، ۱۵/۱۶/۱۷/شوال مطابق ۲۲/۲۳/۲۴/اپریل ۱۸۹۴ء مدرسہ کے چودہ فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندی کا جلسہ ہوا۔ حضرت استاذ العلما جناب مولانا لطف اللہ صاحب اس جلسہ کے صدر قرار پائے۔ جناب شاہ سلیمان صاحب پھلواروی چشتی نے سورہ جمعہ کا بہت ہی موثر وعظ فرمایا۔ اگر اس جلسہ میں خالص علمائے اہل سنت ہی مدعو ہوتے اور انہیں کا مخصوص جلسہ ہوتا، تو بلاشبہ قوم و ملک کے لیے یہ بہت ہی مفید مجلس ثابت ہوتی۔ مگر شیطان کی شیطان بازی یہ ہے کہ جب انسان کوئی اچھا کام کرنے لگتا ہے تو وہ بھی چپکے سے آکر شامل ہو جاتا ہے، اور ایک ایسی رائے ٹھونک دیتا ہے جو بظاہر بہت اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن وہی بس کی گانٹھ اور زہر ہلاہل ثابت ہوتی ہے۔ جس طرح سر سید احمد خان نے مسلمانوں کی دنیوی

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فلاح و بہبود کی ترکیبیں بہت معقول نکالی تھیں، کاش تقسیم عمل کے وصول پر اکتفاء کرتے اور دینی امور میں دخل نہ دیتے تو تمام ہندوستان کے لوگ متفقہ طریقے پر ان کا ساتھ دیتے، لیکن ان کی دینی تجدید نے مسلمانوں کو ان سے علیحدہ کر دیا۔

اسی طرح کاش! یہ دینی جلسہ صرف دیندار علما و مشائخ اہل سنت کا ہوتا تو واقعی بہت مفید ہوتا، اور ہندوستان کے تمام اہل سنت اس سے اتفاق کرتے، مگر غضب یہ کیا کہ اس کو ایک مذہبی جلسہ کی حیثیت سے ہٹا کر ایک میلہ کی شکل بنا دی۔ چنانچہ اس جلسہ کے ایک معتبر و ثقہ شریک نے ان لفظوں میں اس کا نقشہ کھینچا ہے۔

شوال ۱۳۱۱ھ میں پہلا اجلاس ہوا۔ یہ اجلاس اپنی شان اور اجتماع میں خود اپنی نظیر تھا، ایک شان یہ تھی کہ ہر فرقہ کے صنادید علما شریک جلسہ تھے علمائے حنفی کے علاوہ اہل حدیث میں سے ابراہیم آروی مولوی محمد حسین بٹالوی شیعہ مجتہدین میں مولوی غلام الحسنین کنتوری شریک تھے۔

اور ظاہر ہے جب مختلف الخیال مختلف عقیدہ کے لوگ مدعو ہیں، اور ہر مذہب والا اپنے مذہب کو حق جانتا ہے تو یقیناً ہر ایک وہی بولی بولے گا، جس کا وہ معتقد ہے۔ ایسی صورت میں عام مسلمانان شرکائے جلسہ کو اس جلسہ سے فائدہ پہونچے گا یا سراسر نقصان ہی نقصان؟ چنانچہ پہلے ہی جلسہ میں مولوی غلام حسین کنتوری مجتہد روافض نے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل بیان کیا، اور یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خم غدیر پر ان کے سر عمامہ خلافت باندھا۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد مائۃ حاضرہ فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز بھی تشریف فرما تھے۔ آپ نے حضرت الاسد الاسند الاشد الارشد حضرت مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی کو اشارہ سے بلایا اور فرمایا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ اسی وقت وہ دونوں حضرات اٹھے اور حضرت استاذ العلما مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھی کی خدمت میں پہونچے اور فرمایا کہ یہ کیسا جلسہ ہے اور کیا ہو رہا ہے؟ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ صبح سے میں بھی تو یہی جھینک رہا ہوں۔ چنانچہ ناظم ندوہ جناب مولانا محمد علی صاحب کو کہا گیا اور ان کی شناعت ظاہر کی۔ انھوں نے یہ عذر کیا کہ ہم نے تو پھیلایا ہے، سمیٹیں کیونکر؟ آئندہ سال سے اس کا خیال کیا جائے گا۔ روداد اوّل صفحہ ۶۴ ملاحظہ ہو۔ اسی بیان کے متعلق لکھا ہے:

اس بیان سے حاضرین جلسہ کو فی الجملہ تکدر ہوا اور بعض اشخاص نے بولنا بھی چاہا۔ مگر چونکہ یہ بات قرار پا چکی تھی کہ مجلس میں کسی قسم کی ردوقدح نہ ہو اسی لیے خاموشی اختیار کی گئی۔

اس طرف تو یہ اخلاق اور ادھر ان مجتہد صاحب نے رسالہ ''آئینہ حق نما'' میں چھاپ دیا کہ:

ہم دو سو علما نے ندوہ کے مواجہہ میں خلافت بلافصل بیان کر آئے اور کسی نے کان نہ ہلایا۔

معلوم ہوا کہ یہ کوئی اضطراری بات نہ تھی کہ مجتہد صاحب کی زبان سے بے سوچے سمجھے نکل گئی۔ بلکہ جان بوجھ کو یہ تیر ابکا، اور اس پر فخر کیا، اور اسے چھاپا۔ جبکہ ادھر سے نہ صرف سکوت ہی رہا بلکہ ان کا شکریہ ادا کیا گیا، ان کی تعریف کی گئی۔ روداد اول ۶۳ پر ہے:

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مولوی عبدالحق نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ مولوی غلام حسین صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ ہمارے اس جلسہ میں تشریف لائے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ہماری اتحادی مجلس میں مستند علمائے شیعی شریک ہوئے۔

اور ہر سال اس کی شاعتیں بڑھتی گئیں۔ علمائے اہل سنت برابر اصلاح کی کوششیں کرتے رہے اور ادھر سے ہمیشہ وعدے کیے گئے مگر کبھی وہ وعدہ وفا نہ ہوا۔

اب میں چند عبارتیں اور اقوال ان کے نقل کرتا ہوں جو باعث اختلاف علمائے اہل سنت ہوا، اور علمائے ندوہ نے باوجود وعدہائے مکرر ان کی اصلاح نہ کی۔ ورنہ مسلمانوں کے لیے بہت ہی مفید جماعت ہوتی۔ مگر شیطان نے بیچ میں گھس کر ایسے اقوال ان سے کہلوائے، اور ایسی عبارتیں لکھوائیں، جس کی وجہ سے اختلاف بڑھتے گئے۔ اور یہ مفید جماعت دین و مذہب کے لیے مضر ہو کر رہی۔

(۱) مولوی غلام صاحب مجتہد کی منقولہ بالا عبارت

(۲) روداد اوّل ص ۶۱، ۶۲۔ (تقریر حقانی صاحب دہلوی)

ہندوستان میں تین قسم کے مسلمان ہیں۔ سنی، شیعہ، پھر سنیوں میں مقلد غیر مقلد۔ افسوس ہے کہ سب کا ایک قرآن، ایک کعبہ، ایک نبی۔ وہ امور جو مرشد کامل سے قطعی الثبوت ہیں، عقائد سے لے کر عملیات تک ان سب میں سب کا اتفاق۔ (الیٰ قولہ) پھر صاحبو! یہ جھگڑا اور تو تو میں میں کیسی؟ ذرا ذرا باتوں کو پہاڑ بنا کر کہاں تک نوبت پہنچائی گئی ہے۔

(۳) اسی میں ہے:

اس سردار سے تم کو کیا فائدے پہنچیں گے؟ اول تو تمہارے مذہبی اختلافات دور ہو جائیں گے جو ہر ایک طبیعت کے مولوی صاحب سے دور ہونے ممکن نہیں۔

(۴) اسی حصہ میں ہے:

اول برکت اس جلسہ کی یہ ہے کہ اس نے شیعہ اور سنی اور مقلدین اور اہل حدیث مختلف اذواق کے لوگوں کو ایک جگہ جمع کر دیا۔ امید ہے کہ جیسے قوائے مختلفہ کے اکٹھا ہونے سے ایک کیفیت متشابہ پیدا ہو جاتی ہے، جس کو مزاج کہتے ہیں۔ ان طبائع مختلفہ کے اجتماع سے ایک دوسری حالت پیدا ہو، جو قریب قریب اعتدال حقیقی ہو جائے۔

(۵) اسی حصہ میں ص ۱۰۹ پر ہے۔ (تقریر مولوی عبداللہ انصاری):

اس وقت لازم ہے کہ جملہ کلمہ گو و اہل قبلہ اپنے اپنے دعووں کو واپس لیں، اور آپس کے مباحثہ کو ترک کر کے اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

(۶) مضامین اربعہ روداد میں ہے۔ (رسالہ اتفاق مولوی آروی):

اگر کسی کافر کو مسلمان کرتے ہیں، تو اس سے فقط کلمہ شہادت پڑھواتے ہیں، جہاں اس نے کلمہ شہادت پڑھ لیا، سب نے

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اسے مسلمان جان لیا۔

(۷) اسی میں ہے:

مسلمانوں کا کوئی فرد ایسا ہے جو کلمہ شہادت کا اقرار نہیں کرتا؟ پھر اس کی ہتک حرمت کیوں کر حلال ہو سکتی ہے؟

(۸) اسی حصہ روداد میں ہے:

جب تم نے باوجود اس نسبت کے کہ وہ بلا اکراہ اللہ کو ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول کہتا ہے، اس کی اہانت کی۔ تو اب جس قدر اہانت کی جاتی ہے، وہ اہانت اللہ کے نام اور رسول اللہ کی اہانت ہے۔

(۹) اسی میں ہے:

ندوہ یہ چاہتا ہے کہ ہر فرقہ کے مسلمان اپنے اپنے مذہب پر دیانۃً قائم رہنے کے ساتھ ملے جلے رہیں۔ ان میں مذہب ایک نہیں چاہے سو ہوں۔

(۱۰) اسی میں ہے:

ہر وہ شخص جو بلا اکراہ اللہ و رسول کو مانتا ہے اور اسلام سے راضی ہے بے شک میرا مسلمان بھائی ہے۔ کسے باشد! ان میں جو اللہ و رسول سے جہاں تک محبت اور تقویٰ رکھتا ہے وہ اللہ کے نزدیک زیادہ رتبہ رکھتا ہے، کوئی مذہب والا مسلمان ہو۔

(۱۱) اسی میں ہے:

ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے، اور ہر امر میں حقیقۃ الحال خدا کے سوا کوئی نہیں جان سکتا، اور وہ شخص خدا اور رسول کی اطاعت دیانۃً اسی میں سمجھتا ہے، جس کو ہم خلاف حق خیال کرتے ہیں، تو ہمارا خلاف حق سمجھنا دوسرے کے حق میں کیا ضرر پہنچ سکتا ہے؟ اللہ کے معاملے نرالے معاملات نہیں۔ دنیاوی معاملات سے مذہبی معاملات کا مقابلہ کر کے بہت اچھی طرح سمجھے جا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے سیکڑوں فرقوں میں حق پر کون شخص ہے اور ناحق پر کون؟ خدا کس سے راضی ہے، اور کس سے ناراض؟ حضرات! مقام غور ہے کہ برٹش گورنمنٹ کی رعایا کے ملت و مذہب میں کس قدر اختلافات ہیں۔ گورنمنٹ سب کو اپنا مطیع خیال کر کے ایک نظر سے دیکھتی ہے۔ تو بات یوں ٹھہری کہ جو اللہ و رسول کو بلا اکراہ مانتا ہے اور اپنی سمجھ میں اللہ و رسول کی اطاعت اپنے اوپر فرض جانتا ہے اور مذہبی کام جو کچھ بھی وہ کرتا ہے اس میں اللہ و رسول کی اطاعت و خوشنودی کا خیال کرتا ہے وہ یقیناً مسلمان ہے، کسے باشد! تو جیسے گورنمنٹ کے ہوا خواہ، وفادار رعایا کو باغی کہنا نہایت ہی سنگین جرم ہے، اسی طرح جو شخص مومن کو کافر کہتا ہے، خدا بھی اس کی سنگین سزا کرے گا۔ کسی کی ہوا خواہ وفادار رعایا کو باغی کہنا نہایت ہی سنگین جرم ہے۔ دیکھو تعزیرات ہند ص ۲۱۱

(۱۲) اسی میں ہے:

مسلمانوں کے آپس میں محبت نہیں تو ایمان ندارد۔ اور ایمان رخصت تو جنت سے کیا سروکار!

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(۱۳) اسی میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغض وعناد کو جو اتفاق شکن چیز ہے، حالقہ فرمایا ہے، اور تصریح فرمادی کہ بغض وعناد سروں کو نہیں مونڈتے، بلکہ دین کو مونڈ ڈالتے ہیں۔

(۱۴) حصہ مضامین نظم ونثر میں ہے:

یہاں تو ایک دوسرے کی تکفیر وتفسیق پر اپنی تمام ہمت کو صرف کرنا زندگی کا اعلیٰ مقصد سمجھتے ہیں۔ اسلام میں یہ بلا، سب بلاؤں سے زیادہ سخت ہے۔

(۱۵) اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ اور اس کے اصول سب فرقوں میں یکساں مرتبہ رکھتے ہیں۔

(۱۶) حصہ مضامین ثلثہ میں ہے:

میں بالخصوص اس رائے کا اظہار کرنا چاہتا ہوں جو ۹۴ء کے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے اس مجلس کی تائید میں پاس کی ہے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ نامور اہل الرائے مسلمانوں کا ایک جلسہ ہے۔ جس جوش وہمدردی کے ساتھ ندوۃ العلما کی تائید اس جلسہ کی گئی ہے، اس کی کیفیت ستر صفحوں پر چھاپی گئی ہے۔ یہ تجویز نواب محسن الملک نے پیش کی تھی، اور سیّد محمود صاحب نے اس کی تائید فرمائی تھی، جن کی نسبت یہ کہنا بالکل بے مبالغہ ہے کہ مثل ان کی تربیت یافتہ عالی خیال مسلمان انگریزی تعلیم نے اس وقت تک ہندوستان میں پیدا نہیں کیا۔ [ملاحظہ ہو رسالہ منورہ فی اتباع الندوہ فصل اوّل اور اس کی مفصل تردید فصل دوم میں مصنفہ مولوی غلام احمد صاحب بجواڑی]

(۱۷) روداد دوم ص ۱۰ میں ہے:

حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ کے عقائد میں بھی اس حد کا اختلاف ہے کہ ایک کے عقیدے کے مطابق دوسرے پر کفر کا الزام عائد ہوتا ہے۔ ان کے عقائد کے رو سے ان کی باہمی اسلامی شرکت بھی نہیں۔ اس لیے کہ ایک شئی حنفیہ کے یہاں فرض یا واجب اور شافعیہ کے یہاں حرام یا مکروہ۔ اور فرض کو ممنوع یا حرام کو حلال جاننے والا کافر ہوتا ہے۔

(۱۸) روداد دوم ص ۹ (تقریر ناظم صاحب):

مقلد غیر مقلد کا اختلاف ایسا ہے کہ جیسا حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ کا۔

(۱۹) روداد سوم میں ہے:

دارالعلوم کی تجویز پیش ہوئی۔ مولوی ابراہیم صاحب آروی نے اختلاف کیا اور وجہ بیان کی کہ اس دارالعلوم میں خصوصیت مذہب رکھنا مناسب نہیں۔ ناظم صاحب نے کہا اس کا خیال رکھا جائے گا۔ باتفاق عام یہ تجویز پیش ہوئی۔

(۲۰) مضامین نظم ونثر میں ہے:

(الف) ص ۲۴ میں ہے:

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

غیر مقلدین اتقیائے اہل سنت ہیں۔

(ب) صفحہ ۲۳ میں ہے:

ان کے اختلافات سراسر مفید ہیں۔

(ج) صفحہ ۳۲ میں ہے:

مذہب اسلام کے معین و مددگار ہیں۔ان سے بنائے اسلام قائم ہے۔ان سے اسلام کی ادق تحقیقات اور ذوق وعرفان الٰہی مرتب ہے۔

(۲۱) روداد دوم میں ہے:

ایک محکمہ اُفتا قائم کیا جائے۔جو شخص کس قسم کا سوال ندوے سے کرے، اس کا جواب دیا جائے۔

(ص ۶۰)۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت غیر مناسب ہے کہ نائبان پیغمبر کی مجلس ہو، اور لوگ کسی امر کی ہدایت چاہیں اور ان کی جانب قطع نظر بدنمائی اور بددلی کے مواخذہ اخروی کا بھی خوف ہے۔(ص ۶۲) انھیں جواب نہ ملے، یا دیر ہو جائے تو جو جی میں آئے اس پر عمل کرنے کا بہت بڑا حیا ہے۔یہ حالت عوام کو کس قدر مطلق العنانی کا باعث ہے، جو مسائل اس وقت باعث نزاع ہو رہے ہیں، ان کے جواب سے سکوت رہے۔(ص ۶۳)

(۲۲) روداد اول صفحہ ۶۸ میں ہے۔(تقریر میر محمد شاہ رام پوری):

شافعی، حنفی غیر مقلد بھی تم ہو گئے، تو خدا کے نزدیک تو کچھ رتبہ نہ بڑھ گیا۔اس کے نزدیک اس کی قدر ہے، جس کے دل میں ایک ذرہ محبت کا ہے۔چاہے شافعی ہو، چاہے حنفی، چاہے غیر مقلد۔

(۲۳) اتمام الحجہ صفحہ ۱۵ میں ہے:

ایک شخص تمام اصول دین کا مقرر ہے، بعض میں خلاف کرتا ہے، ایسے مقام پر حب فی اللہ کا مقتضی بھی ہوگا کہ محبت اس سے غالب ہو اور بغض مغلوب۔

(۲۴) القول الفاضل ص ۶، علمائے ندوہ کی حقیقت کے وجوہات صفحہ ۳ میں ہے:

ابن ماجہ کے صفحہ ۲۹۶ میں ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بقسم فرمایا: میری امت تہتر فرقے ہو جائے گی، ایک جنتی ہوگا، باقی جہنمی۔لوگوں نے عرض کیا: حضرت! جنتی کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: جماعت۔یعنی جدھر مجمع زیادہ ہو۔۔۔۔جو ان حدیثوں پر غور کرے گا، ہرگز ندوہ کی مخالفت نہ کرے گا۔

(۲۵) اسی کے صفحہ ۵ میں ہے:

قرآن کے ساتھ تمسک کی یہی صورت ہوگی کہ ندوہ کے ساتھ اتفاق کریں۔ورنہ جہنم ہی ٹھکانہ ہے۔فرمایا اللہ تعالیٰ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے: ومن یتبع غیر المؤمنین نولہ ما تولّٰی ونصلہ جھنم جومسلمان کے طریق کے سوا کوئی دوسری سبیل چاہے تو اس کو ہم پھیر دیں گے جدھر وہ پھرا اور ڈال دیں گے اس کو جہنم ہیں۔

(۲۶) روداد اول ص ۶۲ میں ہے۔ (تقریر حقانی صاحب):

یہ مجلس کافہ اسلام کے علما کی ہے۔ سنی، شیعہ، مقلد، غیر مقلد سب مل کر سرانجام کریں۔

اس کے علاوہ مضامین اربعہ:

ص ۱۲ ص ۱۴ صفحہ ۱۶ صفحہ ۱۷ صفحہ ۱۸ صفحہ ۲۰ صفحہ ۲۱ صفحہ ۲۲ صفحہ ۲۳ صفحہ ۲۵ صفحہ ۲۶ صفحہ ۲۷ صفحہ ۳۶ صفحہ ۳۷ صفحہ ۳۹ مضامین و نثر صفحہ ۲۳ صفحہ ۲۴ صفحہ ۲۵ صفحہ ۲۸ صفحہ ۳۲ صفحہ ۳۸ صفحہ ۴۶ صفحہ ۴۷ صفحہ ۸۵ صفحہ ۹۱ صفحہ ۹۲ صفحہ ۹۳ روداد سال دو صفحہ ۸ صفحہ ۱۰ صفحہ ۶۰ صفحہ ۶۱ وغیرہ۔

یہ مختصر نمونہ از خروارے ان کے اقوال شناعت اشتمال کے ہیں۔ جن کی وجہ سے دیندار علمائے اہل سنت ندوہ سے علیحدہ ہوگئے، اور علیحدہ رہے اور لوگوں کو تحریراً اور تقریراً اس کی شناعت پر مطلع کرتے اور علیحدہ رکھنے کی ہدایت کرتے رہے۔ جن میں اشہر مشاہیر

[۱] حضرت تاج الفحول محب الرسول مولانا شاہ عبدالقادر صاحب بدایونی

[۲] اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی

[۳] حضرت کنز الکرامت جبل الاستقامت الاسد الاسد الاشد الارشد مولانا مولوی وصی احمد صاحب محدث سورتی پیلی بھیت

[۴] حضرت والا درجت حافظ صحیح بخاری مولانا مولوی سیّد عبدالصمد صاحب نقوی سہسوانی پھپھوند ضلع اٹاوہ

[۵] حضرت والا درجت شاہ امین احمد صاحب جناب حضور سجادہ نشین حضرت مخدوم الملک بہاری

[۶] حضرت استاذ مولانا مولوی ہدایت اللہ خان صاحب جونپوری رامپوری

[۷] مولانا شاہ نصیر الحق صاحب چشتی نظامی زیب سجادہ عظیم آباد

[۸] مولانا سیّد شاہ وحید الحق صاحب زیب سجادہ شیخ پورہ بہار شریف

[۹] حضرت مولانا شاہ شہود الحق صاحب نظامی چشتی سجادہ نشین سپری گڑھ پٹنہ

[۱۰] حضرت مولانا مطیع الرسول شاہ عبدالقادر صاحب صاحبزادہ اعلیٰ حضرت تاج الفحول بدایونی۔

[۱۱] حضرت مولانا شاہ عبدالقیوم صاحب شہید فی سبیل اللہ بدایونی۔

[۱۲] حضرت مولانا ابوالوفاء سراج الدین شاہ سلامت اللہ صاحب اعظمی رامپوری

[۱۳] حضرت مولانا حافظ عنایت اللہ خان صاحب رامپوری

[۱۴] حضرت مولانا اعجاز حسین صاحب برادر مولانا شاہ ارشاد حسین صاحب رامپوری

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۱۵] حضرت مولانا شاہ ارشد علی صاحب رامپوری

[۱۶] حضرت مولانا عبدالغفور خان صاحب رامپوری

[۱۷] حضرت مولانا شاہ ظہور الحسین صاحب رامپوری از تلامذہ حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین صاحب

[۱۸] حضرت مولانا سیّد شاہ محمد محسن صاحب صاحبزادہ مولانا حاج سیّد شاہ محمد اکبر صاحب ابوالعلائی زیب سجادہ داناپور

[۱۹] حضرت مولانا حاجی قاری شاہ محمد حامد رضا خان صاحب خلف اکبر اعلیٰ حضرت عالم اہل سنت فاضل بریلوی

[۲۰] حضرت مولانا احمد علی شاہ نقشبندی

[۲۱] حضرت مولانا محمد رمضان صاحب اکبرآبادی مدرس وواعظ جامع مسجد آگرہ

[۲۲] حضرت والا درجت جناب سیّد شاہ اسمٰعیل حسن میاں مارہروی [۲۲] حضرت مولانا سیّد اعظم شاہ صاحب شاہ جہاں پوری

[۲۳] حضرت مولانا شاہ عبدالکافی صاحب مدرس اوّل و مہتمم مدرسہ سبحانیہ الٰہ آبادی

[۲۴] حضرت استاذی وملاذی مولانا عبیداللہ صاحب پنجابی الٰہ آبادی

[۲۵] حضرت مولانا محمد بشیر صاحب اجملی الٰہ آبادی

[۲۶] حضرت مولانا محمد بشیر صاحب جبل پوری

[۲۷] حضرت گرامی منزلت مولانا شاہ عبدالسلام صاحب قادری رضوی جبل پوری

[۲۸] حضرت مولانا عبدالواحد خان صاحب رامپوری بہاری مدرس وبانی مدرسہ فیض رسول، بہار شریف

[۲۹] حضرت مولانا سیّد شاہ کریم رضا صاحب تلمیذ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان صاحب بریلوی متوطن تیتھو شریف صاحب گنج گیا

[۳۰] حضرت مولانا سیّد شاہ بشارت کریم صاحب، صاحب گنج

[۳۱] حضرت مولانا عبداللطیف صاحب سورتی برادر حضرت محدث سورتی متوطن پیلی بھیت

[۳۲] جناب مولانا حکیم محمد خلیل الرحمٰن صاحب پیلی بھیتی

[۳۳] حضرت مولانا سراج الحق صاحب، علی گڑھی

[۳۴] حضرت مولانا حافظ بخش صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ بدایوں

[۳۵] حضرت مولانا فضل المجید صاحب بدایونی

[۳۶] حضرت استاذی مولانا مولوی قاری حافظ حاجی حکیم محمد امیر اللہ صاحب بریلوی مدرس مدرسہ خانقاہ اقدس مارہرہ شریف

[۳۷] جناب مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب کانپوری چشتی نظامی فخری

[۳۸] جناب مولانا مولوی حافظ عبدالمجید صاحب متوطن آنولہ ضلع بریلی (والد ماجد حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مفتی آگرہ)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۳۹] جناب مولانا مسیح الدین صاحب الٰہ آبادی

[۴۰] جناب مولانا ابوطاہر نبی بخش صاحب بہاری

[۴۱] جناب مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب عاجز بھوساہوی

[۴۲] جناب مولانا امام الدین صاحب مدرس مدرسہ اٹالہ

[۴۳] جناب مولانا عبدالرحیم صاحب ہروی

[۴۴] جناب مولانا سیّد شاہ محمد سعید صاحب صاحبزادہ جناب حضور شاہ امین احمد صاحب بہاری

[۴۵] جناب مولانا سیّد شاہ محی الدین صاحب صاحبزادہ حضرت شاہ بدرالدین صاحب سجادہ نشین پھلواری شریف

[۴۶] حضرت والا درجت شاہ غلام حسین صاحب بہاری

[۴۷] حضرت مولانا درجت شاہ غلام مظفر صاحب بلخی سجادہ نشین خانقاہ رائے پور، فتوحہ

[۴۸] حضرت شاہ عزیزالدین صاحب قمری

[۴۹] حضرت شاہ امیرالدین صاحب رئیس موضع جڑہوہ

[۵۰] حامی دین متین گرامی جناب والا القاب قاضی غلام صدیق عبدالوحید صاحب رئیس عظیم آباد بانی جلسہ اہل سنت ۱۳۶۸ھ پٹنہ

[۵۱] حضرت مولانا حسن رضا خان صاحب حسن برادر اوسط اعلیٰ حضرت امام اہل سنت بریلوی

[۵۲] حضرت مولانا محمد رضا خان صاحب ننھے میاں برادر خرد اعلیٰ حضرت امام اہل سنت بریلوی

[۵۳] والا جناب معلّی القاب مولانا مولوی حافظ حکیم شاہ محمد حسین صاحب الٰہ آبادی

[۵۴] جناب مولانا مولوی حکیم عظمت حسین صاحب

[۵۵] جناب حقائق دستگاہ احمد میاں صاحب خلف الرشید جناب مولانا مولوی شاہ فضل رحمٰن صاحب گنج مرادآبادی

[۵۶] جناب مولانا مولوی حبیب علی صاحب علوی مقیم اٹاوہ

[۵۷] جناب مولانا مولوی ابوالافضال فضل حق صاحب مدرس مدرسہ عالیہ، رامپور

[۵۸] حضرت مولانا مولوی حافظ سیّد محمد عبدالکریم قادری برکاتی بریلوی

[۵۹] جناب مولانا مولوی منصور علی خان صاحب مرادآبادی مصنف فتح المتین مدرس مدرسہ طیبہ حیدرآباد

[۶۰] جناب مولانا مولوی مفتی سیّد عبدالفتاح صاحب حسینی گلشن آبادی ساکن ناسک درگاہ محلّہ

[۶۱] جناب مولوی محمد اظہر امام صاحب رضوی مشہدی قادری ابوالعلائی بہار شریف

[۶۲] جناب مولوی غلام غوث صاحب غوثی عباسی گوالیاری

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۶۳] جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب حنفی قادری، پٹنہ

[۶۴] جناب مولوی سیّد شاہ احمد حسین صاحب حنفی رئیس موضع قادری جڑ ہوہ مظفر پور

[۶۵] جناب مولوی ابوالاسلام محمد اسحٰق صاحب خلف جناب مولانا مولوی حکیم حافظ محمد اسحاق حنفی چشتی صابری محلّہ دوندی بازار پٹنہ

[۶۶] جناب مولوی حکیم حافظ محمد اسحاق صاحب حنفی چشتی صابری محلّہ دوندی بازار، پٹنہ

[۶۷] جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب انگریز آبادی پٹنہ

[۶۸] جناب مولوی سیّد امام الدین احمد صاحب نقوی عسکری متوطن ناسک

[۶۹] جناب مولانا سیّد امین الدین عماد الدین صاحب ابوالعباس حسینی رفاعی ممبئی

[۷۰] جناب مولوی سیّد حبیب صاحب نائب قاضی ناسک

[۷۱] جناب مولوی خلیل الرحمٰن صاحب مصنف رسالہ صفات الاولیاء برہان پور

[۷۲] جناب مولوی محمد خلیل الرحمٰن صاحب، پشاور

[۷۳] جناب مولوی رئیس الدین صاحب بمبئی ماہمی، رامپور

[۷۴] جناب شیخ صدر الدین محمد علی اختر صاحب صدیقی حنفی وکیل مجلس اہل سنت متوطن بہار شریف، کلکتہ

[۷۵] جناب مولانا مولوی سیّد عبدالعزیز صاحب منطقی چشتی صابری انبیٹھوی تلمیذ رشید حضرت مولانا عبدالحق صاحب خیر آبادی رامپور

[۷۶] جناب مولوی حکیم عبدالعلی صاحب چشتی صابری حنفی، پٹنہ

[۷۷] جناب مولانا مولوی قاضی محمد معین الدین صاحب کیفی قادری میرٹھی مصنف اسعاد الفضلاء لسلب الحاد الجہلاء

[۷۸] جناب مولانا مولوی محمد ارشاد حسین صاحب دہلوی مصنف اظہار مکائد ندوہ

[۷۹] حضرت والا درجت مولانا المجد ذی الفضل المفرد مولانا مولوی محمد نذیر احمد خان صاحب اعلیٰ مدرس مدرسہ طیبہ احمد آباد گجرات مصنف رسالہ النذیر الاحمد لمن مطا والحمد والنذیر المبین للندویین

[۸۰] جناب مولانا مولوی شاہ محمد ابراہیم صاحب حنفی قادری ملتانی مدراسی مقیم حیدر آباد، دکن

[۸۱] جناب مولوی محمد حسین صاحب قادری رضوی بریلوی صاحب تقریرات ثلثہ

[۸۲] جناب مولانا مولوی حکیم سیّد شاہ ابوسعید صاحب شمس العلما ایرایانی

[۸۳] جناب مولانا مولوی سیّد محمد نزیر الحسن ایرایانی مصنف رسالہ آہ مظلوم

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۸۴] جناب مولانا مولوی حافظ محمد صدیق علی صاحب خلف الرشید جناب مولانا مولوی لائق علی صاحب محلّہ گڑھیا، بریلی

[۸۵] حضرت عبداللہ بن محمد بغدادی نزیل بمبئی

[۸۶] جناب مولوی عبداللہ ولد محمد اشرف صاحب احمد آباد، گجرات

[۸۷] جناب مولوی حکیم عبداللہ صاحب قادری حنفی، کلکتہ

[۸۸] جناب مولوی سیّد عظمت علی صاحب واعظ سکندر پور ضلع فرخ آباد

[۸۹] جناب مولوی ابوسعید محمد علیم اللہ صاحب، احمد آباد

[۹۰] جناب مولوی عنایت العلی صاحب خلف مولوی کرامت العلی صاحب محدث حیدر آباد

[۹۱] جناب مولوی غیاث الدین صاحب قاضی شہر ناسک

[۹۲] جناب مولوی غیاث الدین صاحب صدیقی حنفی، بہار شریف

[۹۳] جناب مولوی فضل احمد صاحب بدایونی

[۹۴] جناب مولوی فقیر محمد صاحب حنفی قادری پشاروی حیدر آباد دکن

[۹۵] جناب مولانا مولوی سیّد لطف علی شاہ صاحب صاحبزادہ چشت مبارک وخلیفہ مولانا فضل رحمٰن صاحب

[۹۶] جناب مولوی سیّد بادشاہ صاحب قادری ملتانی حیدر آباد دکن

[۹۷] جناب مولوی سیّد محمد سعید صاحب تلمیذ التلمیذ جناب مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھی الہ آبادی

[۹۸] جناب مولوی محمد طاہر صاحب بمبئی

[۹۹] جناب مولوی سیّد شاہ محمد علی صاحب قادری مصنف جواهر الحقائق وجواهر الملوك، حیدر آباد دکن

[۱۰۰] جناب مولوی محی الدین بادشاہ صاحب ملتانی حیدر آباد

[۱۰۱] جناب مولوی ناظر حسن صاحب متوطن دیوبند

[۱۰۲] جناب مولوی خواجہ عبداللہ صاحب دہلوی

[۱۰۳] جناب مولوی عبدالقدیر صاحب حنفی نقشبندی حیدر آبادی

[۱۰۴] حضرت مولانا ابوالمحمود احمد اشرف صاحب کچھوچھا شریف

[۱۰۵] جناب مولوی محبوب نواز الدولہ صاحب مفتی اوّل دار القضاء حیدر آباد

[۱۰۶] جناب مولوی ضیاء الدین صاحب مفتی دوم حیدر آباد

[۱۰۷] جناب مولوی محمد عبدالغنی صاحب مرشد آبادی

[۱۰۸] جناب محمد نور الحسن صاحب حیدر آبادی

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۱۰۹] جناب مولانا قاضی شریف محمد صالح ابن المرحوم قاضی شریف عبداللطیف صاحب لونڈے، بمبئی

[۱۱۰] جناب مولانا قاضی شیخ محمد مرگھے صاحب قاضی شہر بمبئی

[۱۱۱] جناب مولانا قاضی محمد اسماعیل صاحب المہری، بمبئی

[۱۱۲] جناب مولانا مولوی قاضی اسمٰعیل جلمائی شافعی، بمبئی

[۱۱۳] جناب مولانا مولوی عبیداللہ صاحب استاذ مدرسہ جامع مسجد ممبئی

[۱۱۴] جناب مولانا مولوی گل محمد صاحب مدرس مسجد جامع، علی گڑھ

[۱۱۵] جناب مولانا مولوی غلام محمد صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور

[۱۱۶] جناب مولانا مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب لاہوری

[۱۱۷] جناب مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری

[۱۱۸] جناب مولانا مولوی محمد عادل صاحب کان پوری

[۱۱۹] استاذی وملاذی جناب مولانا حافظ شاہ احمد حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دارالعلوم مسجد رنگیاں کان پور محشی مثنوی شریف

[۱۲۰] جناب مولانا سیّد غلام حسین صاحب واعظ بمبئی متوطن جوناگڑھ

[۱۲۱] جناب مولانا مولوی عبدالغفور صاحب مدرس وواعظ بمبئی

[۱۲۲] جناب مولانا مولوی حسن ابن نور محمد صاحب

[۱۲۳] جناب مولانا مولوی سیّد عمر صاحب قادری حنبلی حیدرآبادی

[۱۲۴] جناب مولانا مولوی غلام محمد برہان الدین صاحب مفتی سابق گلبرگہ شریف متوطن حیدرآباد

[۱۲۵] جناب مولانا سیّد شاہ محبوب بادشاہ قادری

[۱۲۶] جناب مولانا شاہ ملک محمود صاحب قادری

[۱۲۷] جناب مولانا محمد حماد صاحب قادری

[۱۲۸] جناب مولانا سیّد حبیب ابن سیّد صادق انعام دار نائب قاضی متوطن گلشن آباد

[۱۲۹] حضرت مولانا سیّد نظام الدین ابن محمد نذر علی سپرزادہ ناسک حسنی قادری حنفی گلشن آبادی

[۱۳۰] جناب مولوی عبدالکریم ولد عبدالغنی صاحب احمد آباد گجرات دکن

[۱۳۱] جناب مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب دہلوی

[۱۳۲] جناب مولانا مولوی کرامت اللہ خان صاحب دہلوی واعظ ومدرس مدرسہ دہلی

[۱۳۳] جناب مولانا ابوسعید محمد علیم اللہ صاحب دہلوی

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۱۳۴] جناب مولانا مولوی فوز احمد صاحب کابلی مدرسہ علی گڑھ

[۱۳۵] جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کٹیلی مدرسہ اسلامیہ علی گڑھ

[۱۳۶] جناب مولانا مولوی سلطان احمد خان صاحب قادری نوری

[۱۳۷] جناب مولانا مولوی حکیم خلیل اللہ خان صاحب بریلوی رام پوری

[۱۳۸] عالی جناب حضرت مولانا سیّد شاہ محمد غوث صاحب سجادہ نشین جناب شاہ فضل غوث صاحب ساقی بریلوی

[۱۳۹] جناب مولانا مولوی محمد حبیب اللہ خان صاحب ولد مولانا مولوی عنایت اللہ خان صاحب رامپوری

[۱۴۰] جناب مولانا مولوی معز اللہ خان صاحب ولد عباد اللہ خان صاحب

[۱۴۱] جناب مولانا مولوی محمد مبارک اللہ خان صاحب

[۱۴۲] جناب مولانا مولوی ابوالفضل صاحب مرادآبادی

[۱۴۳] جناب مولانا مولوی محمد ہدایت علی صاحب بریلوی

[۱۴۴] جناب مولانا مولوی حکیم احمد حسن خاں صاحب

[۱۴۵] جناب مولانا مولوی محمد قاسم علی صاحب مرادآبادی

[۱۴۶] جناب مولوی محمد دائم علی صاحب مرادآبادی

[۱۴۷] جناب مولانا مولوی محمود حسن صاحب سہسوانی مدرس مدرسہ اسلامیہ مرادآبادی

[۱۴۸] جناب مولانا مولوی محمد حسن صاحب نواب پوری

[۱۴۹] جناب مولانا مولوی مرزا جان صاحب ولایتی

[۱۵۰] جناب مولانا مولوی محمد حسن صاحب مرادآبادی مدرس مدرسہ گلاوٹھی ضلع بلند شہر

[۱۵۱] جناب مولانا مولوی مقصود علی صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ تلہر ضلع شاہ جہاں پور

[۱۵۲] جناب مولانا مولوی سیّد حسن صاحب سند یافتہ کالج یونیورسٹی لاہور

[۱۵۳] جناب مولانا مولوی ریاست علی خان صاحب شاہ جہاں پوری

[۱۵۴] جناب مولانا مولوی سیّد نور محمد صاحب دہلوی

[۱۵۵] جناب مولانا مولوی امین الدین صاحب حنفی مذہبا چشتی مشربا زاہدی نسبا بہاری توطنا

[۱۵۶] جناب مولانا مولوی محمد وحید الدین صاحب

[۱۵۷] جناب مولانا مولوی سیّد تفضّل حسین صاحب حسنی ابوالعلائی

[۱۵۸] جناب مولانا مولوی فتح الدین صاحب پنجابی مدرس صدر مجلس اہل سنت پٹنہ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۱۵۹] جناب مولانا مولوی امیر علی صاحب نائب صدر اہل سنت پٹنہ

[۱۶۰] جناب مولانا مولوی قاضی محمد وزیر الدین ابن مولوی عبدالغنی صاحب محدث نبیرہ حضرت شاہ رمضان صاحب ساکن مہیم قریب دہلی

[۱۶۱] جناب مولانا مولوی سیّد محمد ہادی صاحب قادری ناپتاروی

[۱۶۲] حضرت والا درجت گرامی منزلت سیدی و مرشدی جناب مولانا مولوی سیّد ابوالحسن احمد نوری عرف میاں صاحب سجادہ نشین درگاہ کلاں مارہرہ شریف

[۱۶۳] جناب مولانا مولوی عبدالرسول محب احمد صاحب قادری بدایونی

[۱۶۴] جناب والا القاب سیّد حسین حیدر صاحب قادری مارہروی

[۱۶۵] جناب والا جناب شمس العلما مولانا مولوی محمد نعیم صاحب لکھنوی

[۱۶۶] حضرت والا جناب مولانا عبدالوہاب صاحب لکھنوی

[۱۶۷] حضرت والا درجت عالی جناب مولانا شاہ التفات احمد صاحب سجادہ نشین ردولی شریف

[۱۶۸] جناب مولانا مولوی ابوالعلم محمد اعلم صاحب نبیرہ جناب شمس العلما مولوی محمد نعیم صاحب لکھنوی

[۱۶۹] جناب مولانا مولوی ابوالسلم محمد اسلم صاحب نبیرہ شمس العلما ممدوح

[۱۷۰] جناب مولانا مولوی ابوالحیا محمد عبدالحلیم صاحب فرنگی محلی برادرزادہ حضرت شمس العلما موصوف

[۱۷۱] جناب والا القاب مولانا مولوی ابوالغنا محمد عبدالمجید صاحب برادرزادہ شمس العلما موصوف

[۱۷۲] جناب مولانا مولوی قیام الدین محمد عبدالباری صاحب لکھنوی

[۱۷۳] جناب مولانا مولوی محمد عبدالہادی صاحب ابن مولانا علی محمد صاحب انصاری

[۱۷۴] حضرت مولانا شاہ محمد کرم رحمٰن صاحب سجادہ نشین درگاہ قطب العارفین حضرت مخدوم شیخ صفی الدین رحمۃ اللہ علیہ

[۱۷۵] جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب قادری ردولوی الانصاری

[۱۷۶] جناب مولانا مولوی فیض الحسن صاحب کاندھلوی صدیقی حنفی قدسی صابری قادری برکاتی

[۱۷۷] جناب مولانا مولوی سیّد شاہ فصاحت عالم صاحب پچرو کھوی رجہتی بہاری برادر کلاں مجی جناب مولانا مولوی سیّد احمد عالم صاحب قادری برکاتی رضوی

[۱۷۸] جناب مولانا مولوی سیّد شاہ تبارک حسین صاحب امجہری خسر مولانا شاہ محی الدین صاحب سجادہ نشین پھلواری

[۱۷۹] جناب مولانا مولوی سیّد جعفر حسن صاحب ہیتھوی تلمیذ جناب مولانا رضا کریم صاحب

[۱۸۰] جناب مولانا مولوی فدا محمد صاحب سلروی تلمیذ جناب مولانا بشارت کریم صاحب

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۱۸۱] جناب مولانا مولوی محمد ضمیر الدین صاحب پٹھانوی صاحب کنجی

[۱۸۲] جناب مولانا مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب سلروی تلمیذ جناب مولانا ہدایت اللہ خان صاحب رامپوری

[۱۸۳] جناب مولانا مولوی حکیم ریاض الدین صاحب فردہ چکی تلمیذ جناب مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی

[۱۸۴] جناب مولانا مولوی محمد عبدالقیوم صاحب سلروی تلمیذ جناب مولانا سیّد کریم رضا صاحب بیتھوی

[۱۸۵] جناب مولانا مولوی عبدالقادر صاحب کنجی

[۱۸۶] جناب مولانا مولوی نذیر الحسن صاحب نزیل کلکتہ

[۱۸۷] جناب مولانا مولوی الٰہی بخش صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ بارک پور کلکتہ

[۱۸۸] جناب مولانا مولوی قیوم الدین احمد صاحب شاگرد جناب مولانا ولایت حسین صاحب کلکتہ

[۱۸۹] جناب والا القاب حضرت مولانا مولوی شاہ عبیداللہ صاحب حسنی الحسینی بغدادی نزیل کلکتہ

[۱۹۰] جناب مولانا مولوی حافظ حاجی محمد حاتم علی صاحب تلمیذ رشید جناب مولانا احمد علی صاحب محدث سہان پوری

[۱۹۱] جناب مولانا مولوی عبدالجلیل صاحب خلف وشاگرد حضرت مولانا حاج محمد عبدالقادر صاحب کلکتہ

[۱۹۲] جناب مولانا مولوی محمود ابن صبغۃ اللہ مدراسی

[۱۹۳] جناب مولانا مولوی عبیداللہ صاحب مفتی وقاضی اہل سنت مدراس

[۱۹۴] حضرت مولانا مولوی سیّد شاہ محمد عبدالقدوس صاحب قادری خطیب وامام جامع مسجد معسکر بنگلور

[۱۹۵] جناب مولانا مولوی سیّد شاہ محمد عبدالغفار صاحب قادری حنفی مدرس مدرسہ عربیہ جامع العلوم معسکر بنگلور

[۱۹۶] جناب مولانا مولوی سیّد محی الدین ابن حکیم قدیم صدر مدرس مدرسہ قدوسیہ جامع العلوم بنگلور

[۱۹۷] جناب مولانا مولوی سیّد عبدالباسط صاحب مدرس مدرسہ قدسیہ جامع العلوم بنگلور

[۱۹۸] جناب مولانا مولوی سیّد جمال الدین قادری صاحب

[۱۹۹] جناب مولانا مولوی سیّد جمال الدین حسینی صاحب

[۲۰۰] جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب شاہ نوری مدرس مدرسہ نظامیہ چنیا بازار حیدرآباد دکن

[۲۰۱] جناب مولانا مولوی محمد ارشاد حسین صاحب دہلوی مصنف رسالہ **جزاء العیون لا مالی الغبون**

[۲۰۲] جناب مولانا مولوی حاجی عبدالرزاق صاحب مکی حیدرآبادی مصنف رسالہ **فتاویٰ السنہ لا لجام الفتنہ** (۱۳۱۴)

[۲۰۳] جناب مولانا مولوی سیّد احمد علی صاحب حسنی حسینی حیدرآبادی مصنف رسالہ رغم الجملہ (۱۳۱۴)

[۲۰۴] جناب مولانا مولوی حافظ یقین الدین صاحب بریلوی مصنف رسالہ **غزوہ لھدم مال الندوہ** (۱۳۱۴)

[۲۰۵] جناب مولانا مولوی محمد عبدالحیٔ صاحب مصنف رسالہ "سرگزشت وماجرائے ندوہ" (۱۳۱۴)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۲۰۶] جناب مولانا مولوی سیّد اخلاص حسین صاحب چشتی نظامی سہسوانی مصنف رسالہ 'حادثہ جانکاہ مفتی لطف اللہ' (۱۳۱۴)

[۲۰۷] جناب مولانا مولوی سیّد ابوسعید صاحب فتح پوری مصنف رسالہ **قطع الحجہ**

[۲۰۸] جناب مولانا مولوی ضیاء الدین خان صاحب بریلوی مصنف رسالہ 'مزق شرارات ندوہ'

[۲۰۹] جناب مولانا ارشاد حسین ہدایت دہلوی مصنف رسالہ 'اظہار مکائد اہل ندوہ'

[۲۱۰] جناب مولانا مولوی حکیم محمد یوسف حسن صاحب قادری عظیم آبادی مصنف رسالہ **فاہ الکونین باتباع اہالی الحرمین**

[۲۱۱] جناب مولانا مولوی سیّد محمد علی صاحب عاشق بریلوی مالک واڈیٹر اخبار 'روز افزوں' ورسالہ 'سوالات علما وجوابات ندوۃ العلما'

[۲۱۲] جناب مولانا مولوی غلام شبر صاحب صدیقی حنفی قادری رئیس بلند شہر مصنف رسالہ 'طلسم کشائے فرندوہ'

[۲۱۳] حضرت مولانا مولوی سیّد شاہ محمد ابراہیم صاحب قادری برکاتی صاحبزادہ سرکار مارہرہ مطہرہ

[۲۱۴] جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب قبل پوری

[۲۱۵] جناب مولانا مولوی ابوالحسن صاحب جوہر میرٹھی قادری فضل رحمانی

[۲۱۶] جناب مولانا مولوی لطف اللہ صاحب پشاروی

[۲۱۷] جناب مولوی محمد احمد صاحب سابق دوستدار ندوہ جالندھری

[۲۱۸] جناب مولوی شیخ احمد بخش صاحب

[۲۱۹] جناب مولوی امیر احمد صاحب رئیس

[۲۲۰] جناب مولوی محمد حسین صاحب اتر شنبہ بڑادہ

[۲۲۱] جناب مولانا مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی

[۲۲۲] جناب مولانا مولوی محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

[۲۲۳] جناب مولوی سیّد شاہ آل حسن صاحب رئیس نوآبادہ

[۲۲۴] حضرت والا درجت جناب مولانا مولوی سیّد شاہ بدرالدین صاحب جعفری زینبی زیب سجادہ پھلواری شریف

[۲۲۵] جناب مولوی برکت اللہ خان صاحب جام بھیڑی

[۲۲۶] جناب مولوی برکت اللہ شیر خان صاحب میرٹھ

[۲۲۷] جناب مولوی ثناء اللہ صاحب ڈپٹی پینشن یافتہ

[۲۲۸] جناب مولوی سیّد شاہ حبیب الرحمٰن صاحب عرف شاہ مبارک حسین صاحب رئیس اعظم عظیم آباد پٹنہ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۲۲۹] حضرت والا درجت جناب صوفی باصفا مولانا مولوی محمد حفیظ الدین صاحب حنفی صدر مدرس مدرسہ عالیہ خانقاہ سہسرام سجادہ نشین خانقاہ منعمیہ عشقیہ لطیفیہ رحمان پور ضلع، پورنیہ

[۲۳۰] جناب مولانا مولوی حافظ رحیم اللہ صاحب مدرس مسجد جامع آگرہ

[۲۳۱] جناب مولانا مولوی رضی احمد صاحب وارد رام پور

[۲۳۲] جناب مولوی نواب سیّد سردار علی خان صاحب بہادر ابن نواب سیّد سردار دلبر الملک بہادر سکندر آبادی

[۲۳۳] جناب سیّد سرفراز علی خان صاحب فرزند اکبر نواب سیّد دلبر الملک مرحوم

[۲۳۴] جناب مولوی ڈاکٹر شرف الدین صاحب محمود آبادی

[۲۳۵] جناب مولانا مولوی شاہ محمد شریف خان صاحب افغانی نزیل مزار جناب مجدد الف ثانی

[۲۳۶] حضرت والا درجت گرامی منزلت شاہ محمد شفیع صاحب ناصر چشتی صابری رام پوری سہارنپوری مسکنا بریادی مدفنا

[۲۳۷] جناب مولوی سیّد شفیع احمد صاحب سہسوانی

[۲۳۸] جناب مولوی سیّد شمس الدین علی خان خاور حسنی حسینی قادری ڈپٹی کمشنر صوبہ برار

[۲۳۹] جناب مولوی حافظ شوکت علی صاحب رئیس پیلی بھیت

[۲۴۰] جناب مولوی حکیم محمد صادق صاحب ابن مولوی عبد القادر صاحب صاحب گنجی

[۲۴۱] جناب مولوی صدر الدین صاحب محمد قمر علی اختر صدیقی نعمانی صاحب

[۲۴۲] جناب مولوی سیّد شاہ صوفی جان صاحب صابری میرٹھی

[۲۴۳] جناب مولانا مولوی عبد الحق صاحب مدرس مدرسہ علی آباد ضلع بارہ بنکی

[۲۴۴] جناب حامی دین متین مولانا مولوی محمد عبد الحمید صاحب پانی پتی امام جامع مسجد ہٹیا بنارس

[۲۴۵] جناب مولانا مولوی عبد الرحمٰن صاحب حبشانی شافعی بنارسی

[۲۴۶] حضرت حامی دین وملت جناب مولانا عبد السمیع صاحب مصنف "انوار ساطعہ"

[۲۴۷] جناب مولانا مولوی سیّد شاہ محمد عبد القادر صاحب فردوسی بہاری

[۲۴۸] جناب مولانا مولوی محمد عبد القیوم صاحب کنجی

[۲۴۹] جناب مولوی حکیم ابو العلاء محمد عبد اللہ صاحب گورکھپوری

[۲۵۰] جناب مولوی عبد اللہ صاحب قادری جونپوری

[۲۵۱] حضرت والا درجت مولانا حاجی شاہ محمد اکبر صاحب ابو العلائی سجادہ نشین خانقاہ دانا پور

[۲۵۲] جناب مولانا مولوی حکیم ابو سعید محمد عبد المجید خان صاحب خلف الصدق جناب حکیم محمود خان صاحب دہلوی

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۲۵۳] جناب مولوی غیاث الدین صاحب صدیقی حنفی برادر معظم جناب وکیل اہل سنت پٹنہ

[۲۵۴] جناب مولوی حافظ سلامت اللہ صاحب صدیقی حنفی رئیس پٹنہ

[۲۵۵] جناب مولوی سیّد شاہ معین الدین عرف سیّد شاہ محمد جلال صاحب حنفی مجددی رحمانی

[۲۵۶] جناب مولوی سیّد لطف الرحمٰن صاحب حنفی مجددی رحمانی

[۲۵۷] جناب مولانا مولوی حافظ وقاری صوفی عین الھدیٰ صاحب قادری بنارسی

[۲۵۸] جناب مولانا مولوی لطف الرحمٰن صاحب بردوانی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ ارشد تلامذہ جناب مولانا ہدایت اللہ خان صاحب جون پوری

[۲۵۹] جناب مولانا مولوی محمد عتیق احمد صاحب نائب دبیر انجمن اسلامیہ پیلی بھیت

[۲۶۰] حامی دین متین جناب مولانا مولوی عمر الدین صاحب ہزاروی مدرس مدرسہ بمبئی

[۲۶۱] جناب مولوی غلام اولیا صاحب دہلوی

[۲۶۲] جناب مولوی غیاث الدین صاحب مخدوم پوری

[۲۶۳] جناب مولوی محمد فرید الدین احمد صاحب رئیس ردولی شریف

[۲۶۴] حضرت مولانا شاہ ظہور الحسین صاحب رام پوری تلمیذ حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین صاحب۔

[۲۶۵] جناب مولوی ابوالحسن محمد قطب الدین صاحب واعظ ردّ نصاریٰ علی گڑھ

[۲۶۶] جناب مولوی کریم اللہ صاحب، رام پور

[۲۶۷] جناب مولوی حافظ کریم بخش صاحب قادری شاگرد مفتی لطف اللہ صاحب

[۲۶۸] جناب مولانا مولوی سیّد محمد حسنین صاحب مدرس اوجھیانوی

[۲۶۹] جناب مولوی محمد حسین خان صاحب وکیل حیدر آباد، دکن

[۲۷۰] جناب مولانا مولوی سیّد محمد رضا صاحب سندیلوی پوت داماد حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحب گنج مرادآبادی

[۲۷۱] جناب نواب مولوی محمد علی خان صاحب بہادر القادری الحسنیلی المحض صاحبزادہ ریاست، رامپور

[۲۷۲] جناب مولوی شاہ محمد مختیار احمد صاحب احمد ردولوی

[۲۷۳] جناب مولوی حکیم محمد میاں صاحب خلف مولانا مولوی عبدالسمیع صاحب

[۲۷۴] جناب مولوی مظاہر حسن صاحب صاحب گنجی

[۲۷۵] جناب مولوی مظہر حسین صاحب سنبھلی

[۲۷۶] جناب مولوی مظہر الحق صاحب ردولوی نائب ریاست عثمان پور مصنف مظہر حق

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۲۷۷] جناب مولوی ممتاز الحق صاحب حنفی صدیقی رئیس اعظم جڑ ہوہ

[۲۷۸] جناب ممتاز الفقہاء قاضی مولوی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز پیلی بھیتی

[۲۷۹] جناب مولوی سیّد نور الحسن صاحب رئیس محلّہ میدان فصاحت پٹنہ

[۲۸۰] جناب مولوی ولایت علی صاحب، دربھنگہ

[۲۸۱] جناب مولوی حکیم محمد یوسف صاحب حنفی سربہدوی

[۲۸۲] جناب مولانا مولوی محمد عظیم صاحب مدرس مدرسہ مغلپورہ پٹنہ

[۲۸۳] جناب مولانا مولوی سیّد شاہ محمد حسین صاحب حنفی قادری سجادہ نشین درگاہ مامون بھانجا حاجی پور

[۲۸۴] جناب مولانا قاضی نور جمال صاحب سواتی مقیم مدرسہ اسلامیہ، علی گڑھ

[۲۸۵] جناب مولوی سیّد آل احمد صاحب قادری برکاتی مجیدی ملوک پور

[۲۸۶] جناب مولوی سیّد شاہ آل رسول صاحب عرف سیّد نذیر احمد صاحب ملقب بہ محبوب علی حسین المشتہر رنگیلے میاں قادری چشتی نظامی زنبیل شاہی بریلوی

[۲۸۷] جناب مولوی محمد احسن خان صاحب شہر کہنہ بریلی

[۲۸۸] جناب مولوی احمد حسن صاحب عرف منجھلے میاں خواجہ قطب بریلی

[۲۸۹] والاحضرت حامی سنت ناصر ملت جناب سیّد احمد شاہ صاحب از اجلہ سادات کرام بریلی

[۲۹۰] جناب مولوی سیّد اظہر حسن صاحب وکیل پیلی بھیت

[۲۹۱] جناب مولوی اعظم علی صاحب وکیل بدایوں

[۲۹۲] جناب مولوی محمد حکیم اکرام الدین صاحب رئیس بریلی

[۲۹۳] جناب مولوی التفات حسین صاحب وکیل بدایوں

[۲۹۴] جناب مولوی امتیاز احمد صاحب تاثیر مالک مطبع نسیم سحر بدایوں

[۲۹۵] جناب مولوی امیر احمد صاحب از سادات کرام بخارا شریف بریلی

[۲۹۶] جناب مولوی حامد بخش صاحب رئیس بدایوں

[۲۹۷] جناب مولوی ملا حسن صاحب پشاوری

[۲۹۸] جناب مولوی حشمت اللہ خان صاحب قادری برکاتی ارسولی شاہ جہاں پوری

[۲۹۹] جناب مولوی رضی الدین صاحب، بدایوں

[۳۰۰] جناب مولوی سیّد محمد سعید صاحب شیر کوٹ، بجنور

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۳۰۱] جناب مولوی عبدالحق صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ جامع مسجد پیلی بھیت

[۳۰۲] جناب مولوی عبدالنعیم خاں صاحب واعظ رائے بریلی

[۳۰۳] جناب مولانا مولوی علی احمد صاحب علی تلمیذ رشید جناب مولانا مفتی عنایت احمد مصنف 'تواریخ حبیب الٰہ' و 'علم الصیغہ'

[۳۰۴] عالی جناب شاہ محمد فخر عالم صاحب قادری برکاتی از اجل خلفائے اعلیٰ حضرت جناب میاں صاحب مارہروی

[۳۰۵] حضرت مولوی سیّد فضل رسول عرف فضل علی شاہ قادری چشتی نظامی رنبیل شاہی بریلی

[۳۰۶] جناب مولوی سیّد محمد شاہ صاحب سیّد قادری برکاتی ابوالحسینی امروہہ

[۳۰۷] جناب مولوی سیّد محمود جان صاحب قادری برکاتی ابوالحسینی گڑھی بریلی

[۳۰۸] جناب مولوی سیّد نظیر الحسین صاحب انبیٹھوی، جے پور

[۳۰۹] جناب مولوی حکیم نور علی خان صاحب ساکن گورگاوں مدرسہ طبیہ دہلی

[۳۱۰] جناب مولوی ابوالفضل صاحب، مرادآباد

[۳۱۱] جناب مولوی سیّد امیر الدین صاحب رفیعی قادری نقشبندی الہ آبادی

[۳۱۲] جناب مولوی حافظ شاہ سراج الحق محمد عمر صاحب قادری برکاتی زیب سجادہ عزیزیہ دہلی

[۳۱۳] حضرت والا درجت منزلت حاجی محمد شیر صاحب شیخ وقت پیلی بھیت۔

معزز ناظرین کرام! یہ تین سہ تیرہ اسمائے گرامی بقدر تعداد و شمار اصحاب بدر اس وقت پیش کیے گئے، جو مشتے نمونہ از خروارے و یکے از ہزارے ہیں۔ ورنہ حق یہ ہے کہ پہلے ندوہ کی ظاہری ٹھاٹ باٹ دیکھ کر بہت سے حضرات شریک ہو گئے تھے۔ مگر جیسے جیسے شناعت ندوہ ظاہر ہوتی گئی، لوگ چھٹتے گئے، سوائے چند آزاد خیال لوگوں کے، یا جو خاص ارکان ندوہ کے تھے، سبھی علیحدہ ہو گئے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ کے یہ وہ کارنامے ہیں، جن کی علمائے عرب و عجم نے مدح و ستائش کی، اور وقعت و عظمت کی نظر سے دیکھا اور انہیں مسلمانوں پر عظیم احسان مانا کہ انہوں نے مسلمانوں کو اس تہلکہ سے نجات دیا، جس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: رسالہ مبارکہ فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین اور رسالہ مکتوبات و کلام اھل صفا جس میں اکابر و مشاہیر کے دو سو دو خط درج ہیں۔

اعلیٰ حضرت نے ندوہ کی تردید میں سترہ کتابیں تصنیف و تالیف فرمائیں:

[۱۲۷] (۱) فتاویٰ القدوہ لکشف دفین الندوہ

[۱۲۸] (۲) مراسلات و سنت ندوہ

[۱۲۹] (۳) سوالات حقائق نما بروس ندوۃ العلماء

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۱۶۳](۴) فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین

[۱۶۴](۵) ترجمۃ الفتویٰ وجہ ہدم البلوی

[۱۶۵](۶) خلص فوائد فتوی

[۳۱۵](۷) سرگزشت وماجرائے ندوہ

[۳۱۶](۸) اشتہارات خمسہ

[۳۱۷](۹) غزوہ لہدم سماك الندوہ

[۳۱۸](۱۰) ندوہ کا نتیجہ روداد سوم کا نتیجہ

[۳۲۱](۱۱) بارش بہاری برصدف بہاری

[۳۲۲](۱۲) سیوف العنوہ علیٰ زمائم الندوہ

[۳۲۸](۱۳) آمال الابرار وآلام الاشرار

[۳۲۹](۱۴) سکین ونورہ برکاکل پریشاں ندوہ

[۳۳۳](۱۵) صمصام القیوم علی تاج الندوہ عبدالقیوم

[۳۴۸](۱۶) الاسئلۃ الفاضلہ علی الطوائف الباطلہ

[۳۴۹](۱۷) سوالات علماو جوابات ندوۃ العلماء

[۵۳] تردیدِ مفسقہ [۷]

مفسقہ یہ بھی روافض کا ایک فرقہ ہے۔ یہ لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے سوئے ظن رکھتے ہیں، برا بھلا کہتے ہیں، ان کو فاسق بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ ان کی جہالت ہے۔ یزید نے نالائقی کی، اور سخت نالائقی کی، بہت بڑی نالائقی کی، مگر لڑکا کے نالائق ہونے سے باپ پر کیا الزام؟ جس طرح، اگر کسی شخص کا لڑکا بہت سعادت مند ہو تو اس کی وجہ سے باپ میں بزرگی اور خوبی نہیں۔ کل امرء بما کسبت رھین۔

حضرت سیّدنوح نجی اللہ پیغمبر کا لڑکا نالائق ہوا، کافر ہوا، تو اس کی وجہ سے حضرت نوح پر کیا اعتراض؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

انہ لیس من اھلك انہ عمل غیر صالح۔

اس کے برخلاف مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی جلالت شان اور رفعت مکان دیکھیے۔ اور باوجود تبلیغ وہدایت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی خواہش کے ان کے والد ابوطالب نے اسلام قبول نہ کیا، ایمان نہ لایا۔ اللہ تعالی نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا: انك لا یھدی من أحببت ولکن اللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ اسی لیے جب

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابو طالب کا انتقال ہوا تو مولیٰ علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لفظوں سے خبر کیا مات عمك الضال حضور نے فرمایا۔ اذهب فواره حالانکہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی والدہ کے انتقال کے بعد تجہیز و تکفین، تدفین میں حضور نے اہتمام فرمایا وہ اہل علم پر ظاہر ہے۔ صحابہ کرام سے فرمایا ماتت امی خود حضور نے قبر مبارک کھودی، اپنا پارچہ مبارک کفن کے لیے دیا۔ قبر مبارک میں کچھ دیر تک خود لیٹے، اور ان کے لیے دعا کی، اور فرمایا کہ اس کی برکت سے وہ ضغطہ قبر سے محفوظ رہیں گی۔ غرض مسلمانوں کو چاہیے کہ سب صحابی کی عزت کریں۔ نہ کسی کے بیٹے کی نالائقی سے باپ پر طعن کریں، اور نہ کسی بیٹے کے اہل اور بزرگ ہونے سے باپ کو مسلمان بتائیں۔ علمائے کرام فرماتے ہیں: من یطعن فی امیر معاویه فهو کلب من کلاب هاویه جو شخص حضرت امیر معاویہ کی شان میں طعن کرتا ہے وہ جہنم کے کتوں سے ایک کتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے ان مفسقہ کی تردید میں سات کتابیں حسب ذیل تصنیف فرمائی ہیں:

[۲۳](۱) البشری العاجله من تحف آجله

[۱۲۳](۲) عرش الاعزاز والاکرام لاول ملوك الاسلام

[۱۲۴](۳) اعلام الصحابة الموافقین للامیر معاویه وام المومنین

[۱۲۵](۴) سب الاهواء الواهیة فی باب الامیر معاویه

[۱۳۶](۵) الاحادیث الراویه لمدح الامیر معاویه

[۲۸۸](۶) لمعة الشمعة لهدی شیعة الشنیعة

[۳۰۸](۷) الصمصام الحیدری علی حمق العیار المفتری

[۵۱] تردید تفضیلیہ [۷]

تفضیلیہ بھی ایک شاخ شیعہ کی ہے اور یہ مولائے کائنات کو دوسرے صحابہ کرام حتیٰ کہ خلفائے ثلثہ راشدین رضوان اللہ علیهم اجمعین سے بھی افضل سمجھتے ہیں، اور اس زمانہ میں یہ مرض کثیر سادات میں ساری ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے آبا و اجداد ہیں، اور ہم ان کی ذریات و اولاد ہیں۔ اس لیے ہمارے نزدیک وہ سب سے بہتر ہیں۔ مگر یہ کوئی دلیل شرعی نہیں، ورنہ ہر شخص اپنے آبا و اجداد کو اسی دلیل سے اعلیٰ و افضل سمجھے گا۔ اور بعض کم پڑھے لکھے مشائخ کا بھی یہی خیال ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ مولا علی ہمارے لیے منتہی سلاسل ہیں۔ اور ہمیں روحانی فیض انھیں سے پہنچا ہے۔ سوائے ایک شاخ نقشبندیہ کے جملہ سلاسل حضرت علی ہی سے جاری ہوئے۔ اس لیے وہ سب سے افضل ہیں۔ لیکن یہ خلاف عقیدہ اہل سنت و جماعت ہے۔ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ فضیلت بترتیب خلافت ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے تفضیلیہ کی تردید میں سات کتابیں تصنیف فرمائیں، جو حسب ذیل ہیں:

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۱۰](۱) مطلع القمرین فی ابانة سبقة العمرین

[۲۱](۲) الزلال الانقی من بحر سبقة الاتقی

[۲۸۸](۳) لمعة الشمعه لهدی شیعة الشنیعه

[۳۰۵](۴) الرائحة العنبریه من المجمرة الحیدریه

[۳۰۸](۵) الصمصام الحیدری علی حمق العیار المفتری

[۳۰۹](۶) الجرح الوالج فی بطن الخوارج

[۳۴۸](۷) الاسئلة الفاضله الطوائف الباطله

[۵۲] تردیدِ متصوفہ [۲]

متصوفہ یعنی صوفی بننے والے یعنی اپنے کو باوجود صوفی نہ ہونے کے صوفی ظاہر کرنے والے۔اس زمانے میں ان کا بہت ہی دور دورہ ہے،حالانکہ ہر کام کے لیے اہلیت و قابلیت کی ضرورت ہے،اور ایک معیار ہے،جس پر اس کو جانچا جا سکتا ہے۔لیکن ان کے لیے کسی قابلیت ولیاقت کی ضرورت نہیں ہے۔صرف یہ کہ دھیلا کے گیروا رنگ میں کپڑا رنگ لینے سے خاصہ صوفی ہو جاتا ہے۔اور ان کے لیے کوئی معیار نہیں،نہ شریعت کے مطابق ہو نہ عوام کے خیال میں ضروری،نہ علم وفضل والا ہونا،جتنا ہی بے تکی باتیں ہانکے،آسمان زمین کے قلابے ملائے،اتنا ہی بڑا صوفی ہے۔یا خود خاموش ہو،حواشی و اذناب تعریفوں کا پل باندھ دے،آسمان زمین ایک کر دے،اتنا ہی بڑا صوفی ہے۔اور خدا تک پہنچا ہوا ولی ہے۔اس کا ہر عیب ہنر ہے۔جیسا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنے پیر کی نسبت ہانکا ہے۔

(الف) چونکہ آپ کمال مشابہت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہوئے،اس لیے بے علم رہے۔

(ب) ایسے لوگوں کو احکام شرعیہ بے واسطہ پیغمبروں کے وحی باطنی سے معلوم ہوتے ہیں ان کو پیغمبروں کا شاگرد بھی کہہ سکتے ہیں اور پیغمبروں کا ہم استاد بھی۔

(ج) مکالمہ اور مسامرہ کا خلعت ملتا ہے۔

(د) خدا نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا کہ یہ تم کو دیتے ہیں اور بھی دیں گے۔

(ہ) جناب غوث الثقلین اور جناب خواجہ بہاء الدین نقشبند کی روحوں میں ایک مہینہ تک جھگڑا رہا کہ دونوں امام سیّد احمد کو بالکل اپنی طرف کھینچ لینا چاہتے تھے۔بعد ایک مہینہ کے صلح ہوئی شرکت پر۔ایک دن دونوں امام سعید پر ظاہر ہوئے اور پہر بھر تک قوی توجہ اور زور اور تاثیر کی کہ اسی ایک پہر میں دونوں طریقوں کی نسبت سیّد احمد کو حاصل ہوگئی۔

اعلیٰ حضرت نے متصوفہ کی تردید میں دو کتابیں تصنیف فرمائیں:

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۲۰۲](۱) اجل التبحیر فی حکم السماع والمزامیر

[۲۱۶](۲) مقال عرفا باعزاز شرع و علماء

[۴۶] تردیدِ مولوی اسمٰعیل دہلوی [۱۰]

محمد اسمٰعیل بن مولوی عبدالغنی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی مولد و مسکن دہلی (تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الآخر ۱۱۹۳ھ) نے ۶ برس کی عمر میں پڑھنا شروع کیا۔ دو برس کی عمر میں قرآن حفظ کرلیا۔ گیارہ سال کی عمر تک صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں پڑھ لیں۔ جن کے بعد معقول کی کچھ کتابیں عم محترم مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب (محدث) سے پڑھنا شروع کیا۔ مگر طبیعت پڑھنے میں لگتی نہیں تھی، کھیل کود، تیراکی، اور کسرت میں مشغول رہنے لگے۔ پھر حدیث کا دور شروع کیا۔

لوگ بہت عرصہ سے اس خاندان کے علم وفیض اور بزرگی کی وجہ سے بہت معتقد تھے۔ اس کا فائدہ اٹھا کر اپنی کم علمی کی وجہ سے مولوی اسماعیل نے غلط سلط مسئلے بتانے لگے اور عوام کے معمولات جو ان کے آباؤ اجداد کے زمانہ میں بھی تھے بلکہ خود ان کے بھی معمولات تھے ان کے خلاف کچھ کچھ زبان طعن شروع کیا۔

کچھ دنوں بعد نجد کے محمد بن عبدالوھاب کی کتاب التوحید کے انداز پر تقویۃ الایمان کے نام سے ایک کتاب لکھی، جس کی رو سے صحابہ کرام وتابعین، عرفا وعلمائے اسلام بلکہ خود ان کے آباؤ اجداد مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب، شاہ ولی اللہ صاحب بھی کافر مشرک، فاسق، بدعتی، ضال ومضل ٹھہرتے ہیں۔ اس خاندان کے فیض یافتہ حضرات نے نصیحت کی، مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مزید دوسری کتاب لکھی، تو آ مجبور ہو کر مولانا شاہ مخصوص اللہ صاحب ومولانا موسیٰ صاحب، مولانا رفیع الدین صاحب کے صاحب زادوں نے ان کی کتابوں کی تردید کی۔ حضرت مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی جو علم وفضل میں یکتائے زمانہ استاذ الاساتذہ تھے، ان کے شامل سب علمائے دہلی مجمع عام وخاص بے شمار میں بتاریخ انتیس ربیع الآخر ۱۲۴۰ھ بروز شنبہ جامع مسجد میں جمع ہوئے۔ ان کے تمام مسائل باطلہ دیکھے گئے علما نے مولوی اسماعیل کے روبرو ان مسائل کی تردید وابطال کیا ان کے عقائد باطلہ پر فتویٰ کفر دیا۔ حضرت مولانا فضل حق صاحب خیرآبادی نے تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغوی ایک مستقل کتاب ان کی تردید میں لکھی۔

اس کے علاوہ بہتیری کتابیں مولوی اسمٰعیل کے خلاف اور ان کی کتابوں کی تردید میں علما نے تصنیف فرمائیں، جن میں:

معید الایمان

مصنفہ مولانا مخصوص اللہ صاحب ابن جناب مولانا رفیع الدین صاحب

تصحیح الایمان

مصنفہ حضرت مولانا نقی علی خان صاحب۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ردّ تقویۃ الایمان

مصنفہ مولانا مملوک علی صاحب

شرح تحفہ محمدیہ فی ردّ الفرقۃ المرتدیہ

مصنفہ سیّد اشرف علی گلشن آبادی

ذوالفقار حیدریہ علی اعناق الوھابیہ

مصنفہ مولوی سیّد حیدر شاہ قادری متوطن کچھ بھوج معروف بہ پیر ٹھروالہ

بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ

تحقیق الحقیقۃ

سیف الجبار

ہر سہ از تصنیفات حضرت مولانا فضل رسول صاحب بدایونی

الکوکب الشھابیہ

سل السیوف الھندیہ

ہر دو از تصنیفات اعلیٰ حضرت امام اہل سنت

ردّ تقویۃ الایمان مسمّٰی بہ اطیب البیان

مصنفہ مولانا نعیم الدین مرادآبادی

وغیرہ وغیرہ بہت مشہور ہیں۔

اب بعض اقوال ان کی کتابوں سے ناظرین کی واقفیت کے لیے لکھے جاتے ہیں۔

(۱) تقویۃ الایمان، فاروقی، دہلی، صفحہ ۴۵: حدیث مشکوٰۃ کا ترجمہ لکھا:

نکلے گا دجال، سو بھیجے گا اللہ عیسیٰ، بیٹے مریم کو، سو وہ ڈھونڈے گا اس کو، پھر تباہ کر دے گا اس کو۔ پھر بھیجے گا اللہ ایک ٹھنڈی باؤ (ہوا) شام کی طرف سے، سو نہ باقی رہے گا زمین پر کوئی کہ اس کے دل میں ذرا بھر بھی ایمان ہو مگر کہ مار ڈالے گی اس کو۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۲ مطبع مجتبائی، دہلی)

اسی ص پر لکھا:

سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔

یعنی اب خروج دجال کی ضرورت، نہ مسیح کی حاجت، بلکہ ان کے خیال میں وہ ہوا بھی چل گئی، جس نے تمام مسلمانوں کو اٹھالیا، اب ساری دنیا میں نرے کافر ہی کافر رہ گئے۔۔۔۔۔ یہ تو اپنے کفر کا اقرار اور سارے جہاں کو کافر بنانا ہے۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(۲) تقویۃ الایمان صفحہ۳:

غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۵ مطبع مجتبائی، دہلی)

یعنی اللہ تعالیٰ کو غیب نہیں ہے۔ ہاں اس کے اختیار میں ہے، چاہے تو حاصل کر سکتا ہے۔ (اور نہ چاہے تو جاہل ہی رہ جائے)

(۳) ایضاح الحق، فاروقی، دہلی، ص ۳۵/۳۶:

تنزیہ وتعالیٰ از زمان ومکاں وجہت واثبات رویت بلا جہت ومحاذات [الیٰ قولہ] ہمہ از قبیل بدعات حقیقہ ست اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ می شمارد۔ (اللہ تعالیٰ کو زمان ومکاں اور جہت سے پاک ماننا اور جہت و محاذات کے بغیر رویت خداوندی کو ثابت کرنا بدعت حقیقہ ہے۔ جبکہ ان اعتقادات کو دینی عقائد سمجھا جائے۔ رضوی)

(۴) رسالہ یک روزی فاروقی دہلی صفحہ ۱۴۴:

بعد اخبار ممکن ست کہ ایشاں را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکاں وجود مثل اصلاً منجر بتکذیب از نصوص نگردد وسلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ست۔ (قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جو یہ خبر دی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں) تو خبر دینے کے بعد ممکن ہے کہ لوگوں کی یاد سے اسے بھلا دیا جائے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کسی اور کے پائے جانے کا امکان کسی نص کے جھٹلانے کا باعث نہیں ہوگا اور نازل فرمانے کے بعد قرآن کو سلب کر دینا ممکن ہے۔ رضوی)

(۵) رسالہ یک روزی مذکورہ صفحہ ۱۴۵:

لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابق للواقع والقاء آں بر ملئکہ وانبیا خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد۔ (ہم نہیں مانتے ہیں کہ جھوٹ اس معنی میں محال ہے، کیونکہ واقع کے خلاف بات بنانا اور اسے فرشتوں اور انبیاء پر القا کرنا اللہ کی قدرت سے خارج نہیں ہے ورنہ لازم آئے گا کہ انسان کی قدرت خدا کی قدرت سے بڑھ جائے۔ رضوی)

(۶)(۱):

عدم کذب از کمالات حق سبحانہ می شمارند واورا جل شانہ بآں مدح می کنندہ برخلاف اخرس وجماد۔ وصف کمال ایں ست کہ شخصے قدرت بر تکلم کلام کاذب دارد وبنا بر رعایت مصلحت ومقتضائے حکمت بتنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نماید، ہماں شخص ممدوح میگردد۔ بخلاف کسے کہ لسان او ماؤف شدہ باشد ہرگاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید، آواز بند گردد۔ یا کسے دہن اورا بند نماید۔ ایں اشخاص نزد عقلا قابل مدح نیستند، بالجملہ، تکلم بکلام کاذب ترفعاً عن عیب الکذب و

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تنزهاً عن التلوث به ازصفات مدح ست۔(گونگا اور پتھر کے برخلاف، جھوٹ نہ بولنے پر اللہ کی تعریف کی جاتی ہے، اور یہ اس کا کمال مانا جاتا ہے اور صفت کمال یہ ہے کہ جھوٹ بولنے پر قدرت رکھنے کے باوجود حکمت کی اقتضا اور مصلحت کی رعایت کی بنا پر جھوٹ کی برائی سے بچنے کے لئے جھوٹی بات نہ بولی جائے، اسی میں تعریف ہے۔اس کے برخلاف ایسے شخص کی تعریف نہیں ہوتی جس کی زبان ماؤف ہو، یا جب بھی وہ جھوٹ بولنے کا ارادہ کرتا ہو آواز بند ہو جاتی ہو، یا کوئی اس کا منہ بند کر دیتا ہو۔ایسے اشخاص عقلا کے نزدیک قابل مدح نہیں۔خلاصہ یہ کہ جھوٹ نہ بولنا اس عیب سے بچنے ہی کی وجہ سے صف مدح ہے۔رضوی)

(۷) صراط مستقیم، ضیائی، صفحہ ۱۷۵: نسبت اپنے پیر کے لکھا:

تا اینکہ روزے حضرت جل وعلا دست راست ایشاں بدست قدرت خاص خود گرفتہ وچیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع وبدیع بود پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا ایں چنین دادہ ام وچیز ہائے دیگر خواہم داد۔(یہاں تک کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے آپ کے دائیں ہاتھ کو خاص اپنے دست قدرت میں لے کر امور قدسیہ سے کچھ خاص چیزوں کو جو بہت رفیع پ دوں گا۔رضوی)

(۸) کتاب مذکور صفحہ ۱۳:

مکالمہ ومسامرہ بدست می آمد۔(بات چیت اور سرگوشی بھی ہوئی۔رضوی)

(۹) کتاب مذکور صفہ ۱۵۴:

گاہے کلام حقیقی ھم می شود۔(کبھی کلام حقیقی بھی ہوتا ہے۔رضوی)

(۱۰) کتاب مذکور صفحہ ۱۲:

از جملہ آں شدت تعلق قلب ست شد خود استقلالا یعنی نہ ہاں ملاحظہ کہ ایں شخص نہ ناوداں فیض حضرت حق وواسطہ ہدایت اوست بلکہ بحیثیتے کہ متعلق عشق ہمان می گردد چنانچہ یکے از اکابر ایں طریق فرمود کہ اگر حق جل وعلا در غیر کسوت مرشد من تجلی فرماید ہر آئینہ مرا با او التفات درکار نیست۔(ان میں سے یہ ہے کہ مرشد کے ساتھ دل کا تعلق استقلالا شدید ہو جاتا ہے یعنی اس لحاظ سے نہیں کہ یہ شخص حضرت حق کے فیض کا ذریعہ اور اس کی ہدایت کا واسطہ ہے بلکہ اس حیثیت سے کہ وہی عشق کا متعلق ہو جاتا ہے جیسا کہ اس طریقہ کے ایک بزرگ کا مقولہ ہے کہ اگر حق تعالیٰ میرے مرشد کی صورت کے سوا کسی اور لباس میں تجلی فرمائے تو مجھے اس کی طرف التفات ہرگز نہیں چاہئے۔رضوی)

(۱۱) تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶:-

اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔(تقویۃ الایمان ص ۴۰ مطبع مجتبائی، دہلی)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(۲) کتاب مذکور صفحہ ۱۴:۔

جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے کہ ایک اللہ کو مانے، اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔

(تقویۃ الایمان ص ۱۱ مطبع مجتبائی، دہلی)

(۱۳) کتاب مذکور صفحہ ۱۶:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) اور کسی کو میرے سوا نہ مانیو۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۲ مطبع مجتبائی، دہلی)

(۱۴) کتاب مذکور صفحہ ۱۸:

اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۳ مطبع مجتبائی، دہلی)

(۱۵) کتاب مذکور صفحہ ۷:

اوروں کو ماننا محض خبط ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۵ مطبع مجتبائی، دہلی)

(۱۶) صراط مستقیم صفحہ ۳۸:

صدیق من وجہ مقلد انبیا می باشد و من وجہ محقق در شرائع پس اگر صدیق ذکی القلب ست رضا و کراہت حضرت حق در اصل و اقوال مخصوصہ و صحت و بطلان در عقائد خاصہ و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات شخصیہ بنور جبلی خود دریافت می نماید۔ (صدیق من وجہ انبیا کا پیرو اور من وجہ احکام شرعیہ کے سلسلہ میں خود محقق ہوتا ہے، پس اگر صدیق ذکی القلب ہے تو وہ مخصوص اقوال و افعال میں خدائے تعالیٰ کی ناراضگی و خوش نودی اور مخصوص عقائد کے بطلان و صحت اور شخصی اخلاق و ملکات کی برائی اور اچھائی کو اپنے نور جبلی سے جان لیتا ہے۔ رضوی)

(۱۷) کتاب مذکور صفحہ ۳۹:

پس احکام ایں امور مذکورہ اور ابدو وجہ معلوم می شود یکے بشہادت قلب خود خصوصاً و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عموماً و علم کہ بوجہ اوّل حاصل شدہ تحقیقی ست، و ثانی تقلیدی۔ و اگر ذکی العقل ست، نور جبلی او بسوے کلیات اور ارہنموئی می فرماید۔ پس علوم کلیہ شرعیہ اور ابدو واسطہ رسد بوساطت نور جبلی، و بوساطت انبیا علیہم الصلاۃ والسلام۔ پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت اور اشاگرد انبیا ہم می نوان گفت و ہم استاذ انبیا ہم۔ و نیز طریق اخذ آں ہم شعبہ ایست از شعب وحی کہ آں را عرف شرع بنفث فی الروع تعبیر می فرمایند و بعضے اہل کمال آں را بوحی باطنی می نامند۔ (پس ان امور مذکورہ کے احکام اس کو دو وجہ سے معلوم ہوتے ہیں: ایک تو خاص اپنے دل کی شہادت سے دوسری عام کلیات شروع میں اس کے مندرج ہونے سے۔ پہلے طریقے سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ تحقیقی ہے اور دوسرے طریقے سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ تقلیدی۔ صدیق اگر ذکی العقل ہے تو اس کا نور جبلی اسے کلیات کی طرف رہنمائی فرماتا ہے۔ پس علوم کلیہ شرعیہ اس کو دو واسطے سے حاصل ہوتے ہیں (۱) نور جبلی کے واسطے سے (۲) انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے واسطے سے۔ پس کلیات شرع اور احکام ملت کے سلسلے میں ان کو شاگرد انبیا بھی کہہ سکتے ہیں اور ہم استاذ انبیا بھی۔ نیز ان کے اخذ کا طریقہ بھی طریقہ وحی ہی ہے جس کو عرف شرع میں نفث فی الروع سے تعبیر کرتے ہیں، اور بعض اہل کمال کے

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نزدیک اس کا نام وحی باطنی ہے۔رضوی)

(۱۸) کتاب مذکور صفحہ ۴۰:

ہمیں معنی را بامامت و بوصایت تعبیری کنند وعلم ایشاں را کہ بعینہٖ علم انبیاست لیکن وحی ظاہری متلقیٰ نہ شدہ بہ حکمت می نامند۔(اسی معنیٰ کو امامت وصایت کہتے ہیں اوران حضرات کے علم کو جو بعینہٖ انبیا کا علم ہے وحی ظاہری نہ ہونے کی وجہ سے حکمت کہتے ہیں۔رضوی)

(۱۹) کتاب مذکور صفحہ ۴۱:

لابد اور اما حفظے مثل محافظت انبیا کہ مسمی بہ عصمت ست فائز می کنند۔(لامحالہ ان کو انبیا کی محافظت کے اس مقام پر فائز کیا جاتا ہے جس کو مقام عصمت کہتے ہیں۔رضوی)

(۲۰) کتاب مذکور صفحہ ۴۲:

ندانی کہ اثبات وحی باطن وحکمت و وجاہت وعصمت مرغیر انبیا را مخالف سنت واز چنیں اختراع بدعت ست وندانی کہ ارباب کمال از عالم منقطع شدہ اند۔(غیر انبیا کے لیے عصمت، وجاہت، حکمت اور باطنی وحی ثابت کرنے کو سنت کی مخالفت اور بدعت نہ جاننا اور یہ نہ سمجھنا ارباب کمال دنیا سے جاتے رہے۔رضوی)

(۲۱) کتاب مذکور صفحہ ۱۷۵:

امثال این وقائع واشباہ این معاملات صد ہا در پیش آمد تا ایں کہ کمالات طریق نبوت بذروہ علیا خود رسیّد والہام وکشف بعلوم حکمت انجامید۔(اس طرح کے سینکڑوں واقعات ومعاملات پیش آتے رہے یہاں تک کہ طریق نبوت کے کمالات بھی اپنی انتہا کو پہنچے اور الہام وکشف علوم حکمت سے انجام پذیر ہوئے۔رضوی)

(۲۲) کتاب مذکور صفحہ ۴:

ازیں کہ نفس عالی حضرت ایشاں برکمال مشابہت جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوات والتسلیمات در بدو فطرت مخلوق شدہ بناء علیہ لوح فطرت ایشان از نقوش علوم رسمیہ وراہ دانش منداں کلام وتحریر وتقریر مصفی ماندہ بود۔(آپ کی ذات عالی چونکہ ابتدا ہی سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال مشابہت کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اس لیے آپ کی لوح فطرت رسمی علوم کے نقوش اور تقریر وتحریر اور بات چیت میں عقل مندوں کی روش سے خالی تھی۔رضوی)

(۲۳) تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ پر یہ حدیث لکھی: ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجدلہ اور آفت کی ''ف'' لکھ کر فائدہ یہ جڑا۔

یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔(تقویۃ الایمان ص ۴۴ مطبع مجتبائی، دہلی)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(۲۴) کتاب مذکور صفحہ ۱۰:

حاجتیں برلانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی، برے وقت میں پہنچا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیا اولیا کی یہ شان نہیں۔ جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ (ملتقطا) (تقویۃ الایمان ص ۷ مطبع مجتبائی، دہلی)

(۲۵) کتاب مذکور صفحہ ۱۲:-

جو کوئی انبیا اولیا کی اس قسم کی تعظیم کرے، مشکل کے وقت ان کو پکارے، ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

(۲۶) کتاب مذکور صفحہ ۱۹:-

ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام؟ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے، دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا، اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے؟۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۳/۱۴ مطبع مجتبائی، دہلی)

(۲۷) صراط مستقیم صفحہ ۹۵:-

بمقتضائے ظلمت بعضہا فوق بعض از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجۂ خود بہتر است وہ صرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آن از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر را از استغراق در صورت گاو وخر خود است کہ خیال آں با تعظیم واجلال بسویدائے دل انسان می چسپد، بخلاف خیال گاو وخر خود کہ نہ آں قدرے چسپیدگی می بود ونہ تعظیم بلکہ مہان ومحقری بود وایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ ومقصود می شود بشرک می کشد۔ (ظلمات بعضہا فوق بعض کے مطابق اپنی بیوی سے مجامعت کا خیال زنا کے وسوسے سے بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواجہ جناب رسالت مآب ہی کیوں نہ ہوں، توجہ کرنا اپنے گدھے بیل کے تصور میں ڈوب جانے سے بھی بدتر ہے کیوں کہ ان حضرات کا خیال تعظیم واجلال کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے، نہ تعظیم۔ بلکہ حقیر وذلیل ہوتا ہے اور غیر خدا کا یہ تعظیم واجلال جو نماز میں ملحوظ ومقصود ہو وہ شرک کی طرف کھینچتی ہے۔ رضوی)

(۲۸) تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰:-

روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست و بیمار کر دینا، فتح وشکست دینی، اقبال وادبار دینا، مرادیں پوری کرنی، حاجتیں برلانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دست گیری کرنی، برے وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیا اور اولیا کی، پیر و شہید کی، بھوت پری کی یہ شان نہیں۔ جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے، اور اس سے مرادیں مانگے، اور اس کو مصیبت کے وقت پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے، خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے، ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

(ملتقطاً، تقویۃ الایمان ص ۷ مطبع مجتبائی، دہلی)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(۲۹) کتاب مذکور صفحہ ۱۱:-

گردوپیش کے جنگل کا ادب کرنا، یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، گھاس نہ اکھاڑنا، مواشی نہ چگانا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے اپنے بندوں کو بتائے ہیں، پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر، کسی کے مکانوں کے گردوپیش کے جنگل کا ادب کرے، اس پر شرک ثابت ہے۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں، یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس کی تعظیم کی برکت سے اللہ مشکلیں کھول دیتا ہے، ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (ملتقطاً تقویۃ الایمان ص ۸ مطبع مجتبائی، دہلی)

(۳۰) تنویر العینین:-

لیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم الصریحة الدالة علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترك قول امامه ففیه شائبة من المشرك..... (شخص معین کی تقلید کا التزام کیسے جائز ہوگا جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایتوں کی طرف رجوع کرنا ممکن ہے، جو امام مقلد کے قول کے خلاف پر صراحتاً دال ہے۔ لہٰذا امام کے قول کے نہ چھوڑنے میں شرک کا شائبہ ہے۔ رضوی)

(۳۱) کتاب مذکور:-

اتباع شخص معین بحیث یتمسك بقوله وان ثبت علی خلافه دلائل من السنة و الکتاب ویاول الیٰ قوله شوب من النظریة وحظ من الشرك والعجب من القوم لایخافون من مثل هذا الاتباع بل یخیفون تارکه فما احق هذه الایة فی جوابهم و کیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ (کتاب وسنت کے دلائل کی موجودگی میں کسی شخص معین کے قول کو دلیل بنا کر ان کا اتباع کرنا اور کتاب وسنت میں تاویل کرنا نصرانیوں کا طریقہ ہے جس میں شرک کا حصہ ہے۔ تعجب ہے اس قوم پر جو اس طرح کے اتباع سے خوف نہیں کھاتے، بلکہ مخالف ہی کو ڈراتے ہیں۔ ان کی تردید کے لیے یہ آیت بہت ہے "اور میں تمہارے شریکوں سے کیوں کر ڈروں اور تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کا شریک اس کو ٹھہرایا۔ رضوی)

(۳۲) تقویۃ الایمان صفحہ ۷:-

اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی۔ (تقویۃ الایمان ص ۵ مطبع مجتبائی، دہلی)

(۳۳) کتاب مذکور صفحہ ۲۲:-

جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۹ مطبع مجتبائی، دہلی)

(۳۴) کتاب مذکور صفحہ ۲۹:-

کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۰ مطبع مجتبائی، دہلی)

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(۳۵) کتاب مذکور صفحہ ۲۸:-

جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے، سو اب اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے، گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلے کی طاقت اس کو ثابت نہ کرے۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۰ مطبع مجتبائی، دہلی)

(۳۶) کتاب مذکور صفحہ ۲۷:-

جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں، خواہ قبر میں، خواہ آخرت میں، سو ان کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نہ نبی کو، نہ ولی کو۔ نہ اپنا حال، نہ دوسرے کا۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۹ مطبع مجتبائی، دہلی)

(۳۷) کتاب مذکور ص ۲۵:-

ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بے خبر ہیں اور نادان۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۸ مطبع مجتبائی، دہلی)

(۳۸) کتاب مذکور صفحہ ۵۷:-

(کوئی شخص کہے کہ) فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں، یا آسمان میں کتنے تارے ہیں؟ تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانیں کیوں کہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر؟ (تقویۃ الایمان ص ۴۲ مطبع مجتبائی، دہلی)

(وغیرھا من الخرافات)

انہی وجوہ کی بنا پر ان کے زمانے ہی میں علمائے کرام نے ان کی تکفیر کی اور ۲۹ ربیع الآخر ۱۳۴۰ھ روز سہ شنبہ کو

جناب مولانا رشید الدین خان صاحب مرحوم

مولانا فضل حق صاحب (خیر آبادی)

مولوی مخصوص اللہ بن شاہ رفیع الدین صاحب

مولوی موسیٰ صاحب بن مولانا شاہ رفیع الدین صاحب

وغیرہم نے جامع مسجد میں مجمع خاص و عام میں مولوی اسمٰعیل اور ان کے ساتھی مولوی عبدالحیٔ سے گفتگو کی۔ مولوی اسمٰعیل تو غصہ سے مغلوب ہو کر کلام نہ کر سکے اور چلے گئے، مولوی عبدالحیٔ نے کچھ کلام کیا، وہ موافق جمہور، مخالف اپنے مذہب کے مثلاً لکھ دیا کہ 'بوسہ دہندۂ قبر مشرک نیست، سوم کی فاتحہ میں اقرار کیا کہ 'اگر ثواب اس دن میں زائد نہیں جانتا اور برعایت مصلحت کرتا ہے ممنوع نہیں'۔

حضرت مولانا فضل حق صاحب عمری خیر آبادی نے ان کے روبرو ان کی تکفیر کی، اور ان کی تردید میں ایک مبسوط فتویٰ لکھا، جس کا نام **تحقیقی الفتویٰ فی ابطال الطغوی** رکھا۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے مولوی اسمٰعیل کی تردید میں دس کتابیں تالیف فرمائیں:-

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۲](۱) حل خطاء الخط

[۸](۲) سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح

[۸۴](۳) الیاقوتة الواسطة فی قلب عقد الرابط

[۸۸](۴) سبحان القدوس عن تقدیس نحس منکوس

[۹۶](۵) الامن والعلیٰ لناعتی المصطفی بدافع البلاء

[۱۰۵](۶) الکوکبة الشهابیة فی کفریات ابی الوهابیه

[۱۰۶](۷) سل السیوف الهندیه علی کفریات بابا النجدیه

[۲۵۹](۸) دامان باغ سبحٰن السبوح

[۲۴۰](۹) مبین الهدی فی نفی امکان مثل المصطفی

[۳۸۵](۱۰) چابك لیث براهل حدیث

[۴۷] تردیدِ نانوتوی [۱۲]

یہ فرقہ مولوی قاسم صاحب نانوتوی کی طرف منسوب ہے۔ نانوتہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو دیوبند سے ۱۲ کوس غرب میں آباد ہے۔

مولوی فضل الرحمٰن اور مولوی ذوالفقار علی صاحب اور حاجی محمد عابد صاحب نے یہ تجویز کی کہ ایک مدرسہ دیوبند میں قائم کریں۔ مدرس کے لیے تنخواہ پندرہ روپے تجویز ہوئی۔ مولوی صاحب شروع مدرسہ میں دیوبند آئے اور پھر اس مدرسہ کے سرپرست بن بیٹھے۔

جب فتنہ شش امثال کا اٹھا اور لوگوں نے ہر طبقۂ زمین میں آدم ونوح وغیرہ انبیائے کرام مانے بلکہ ہر طبقہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مانا تو مولوی قاسم صاحب نے بھی انہیں لوگوں میں شامل ہو کر ایک رسالہ تحذیر الناس عن انکار اثر ابن عباس تصنیف کیا، اور اس میں اپنی ذہانت وجودت طبع کے نمونے دکھلاتے ہوئے لکھا:-

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔ مگر اس میں خدا کی جانب یاوہ گوئی کا وہم ہے اس وصف میں اور قد وقامت وغیرہ اوصاف میں جن کو فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اوروں کو نہ کیا۔ دوسرے رسول کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسوں کے اس قسم کے احوال جملہ ما کان محمدٌ أبا احد من رجالکم اور جملہ ولکن رسول اللہ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

و خاتم النبیین ○ میں کیا مناسبت تھا اس قسم کی بے ربطی خدا کے کلام میں متصور نہیں۔

(۲) کتاب مذکور ص ۳۳:-

بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

انہیں جیسے کلمات کفریہ کی وجہ سے کہ ان عبارتوں میں صاف خاتم النبیین کا انکار ہے اور ہر طبقۂ زمین میں ایک رسول خاتم الانبیا ماننا ہے علماء اسلام نے نانوتوی صاحب کے کفر کا فتویٰ دیا اور ان کی تردید میں مضامین لکھے، کتابیں تصنیف فرمائیں۔

اعلیٰ حضرت نے بھی ان کی تردید میں بارہ کتابیں تصنیف و تالیف کیں جن کے اسماء درج ذیل ہیں۔

[۱۵۹] جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ

[۱۶۳] فتاویٰ الرحرمین برجف ندوۃ المین

[۱۶۴] ترجمۃ الفتویٰ وجہ ھدم البلویٰ

[۱۶۵] خلص فوائد فتوی

[۲۳۱] حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین

[۲۳۲] خلاصہ فوائد فتاوی

[۲۴۳] مبین احکام و تصدیقات اعلام

[۲۵۳] تمہید الایمان بآیات قرآن

[۲۶۰] المبین ختم النبیین

[۳۰۱] تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال (۱۲۹۲ھ)

[۳۰۲] جوابہائے ترکی بترکی

[۳۴۵] چابک لیث براہل حدیث

[۴۸] رد گنگوھی [۲۵]

گنگوہی منسوب بسوئے گنگوہ ضلع سہارنپور میں زمانہ قدیم سے مشہور قصبہ ہے۔ پہلے حضرت مولانا شاہ عبدالقدوس گنگوہی صابری قدس سرہ العزیز کی وجہ سے مشہور تھا، جو خانوادہ چشتیہ صابریہ کے بہت ہی مشہور بزرگ ہیں اور اس زمانے میں اکر بستی کی شہرت دیوبندیوں، وہابیوں میں مولوی رشید احمد صاحب کی وجہ سے ہے۔ مولوی صاحب ۶ رذی قعدہ ۱۲۴۴ھ یوم دوشنبہ چاشت کے وقت قصبہ گنگوہ ضلع سہارنپور محلہ سرائے میں خانقاہ شیخ المشائخ مولانا عبدالقدوس گنگوہی کے متصل اپنے جدی مکان میں جو درگاہ حضرت شیخ کے شرقی سمت میں تخمیناً پچیس تیس قدم کے فاصلہ پر واقع ہے، پیدا ہوئے۔ مولوی صاحب مار

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

باپ دونوں طرف سے شیخ زادہ انصاری ہیں۔ سلسلۂ نسب پدری یہ ہے: **مولوی رشید احمد بن مولوی ھدایت احمد ابن قاضی پیر بخش بن قاضی غلام حسن بن قاضی غلام علی** ہے اور مادری نسب نامہ یہ ہے: **مولوی رشید احمد بن مسماۃ کریم النساء بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد الخ** ۔

انہوں نے کتاب **براھین قاطعہ** جسے اپنے شاگرد مولوی خلیل احمد انبیٹھی کے نام سے چھپوایا اور جس کی تقریظ میں لکھا کہ..... میں نے اس کتاب کو اوّل سے آخر تک بغور تمام دیکھا..... اس کے ص ۵۱ پر ہے:-

شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کے وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے؟ جس سے تمام نصوص کی تردید کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(۲) براہین قاطعہ ص ۵۲:-

افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں شیطان یا ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔

(۳) کتاب مذکور ص ۵۱:-

اگر فضیلت ہی موجب اس کی ہے تو تمام مسلمان شیطان سے افضل ہیں، تو مولف سب عوام میں بسبب افضلیت کے شیطان سے زیادہ نہیں، تو اس کے برابر تو علم بزعم خود ثابت کرے۔

(۴) کتاب مذکور ص ۴۹:-

فقط مجلس نکاح کے اعتقاد علم میں کافر لکھا ہے۔

(۵) کتاب مذکور ص ۵۲:-

اگر فخر عالم علیہ السلام کو لاکھ گنا عطا فرمادے ممکن ہے مگر ثبوت ہے اس کا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہے۔

(۶) خود اپنے فتاویٰ رشیدیہ حصہ ۳ ص ۱۲ میں لکھا:-

یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو علم غیب تھا، صریح شرک ہے۔

(۷) کتاب مذکور حصہ ۳ ص ۴۲:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد قطعاً مشرک کافر ہے۔

(۸) کتاب مذکور حصہ ۳ ص ۷:-

اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(۹) فتویٰ دستخطی ومہری

سوال:- دو شخص کذب باری میں گفتگو کرتے تھے، تیسرے نے کہا کہ میں وقوع کذب باری کا قائل ہوں۔ آیا یہ قائل مسلمان ہے یا کافر، یا بدعتی ہے یا اہل سنت، باوجود قبول کرنے وقوع کذب باری کو۔

الجواب:- اس کو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا نہ چاہیے۔ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے۔ اس ثالث کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیے۔ دیکھو حنفی شافعی پر طعن نہیں کر سکتا۔ لہٰذا ایسے ثالث کو تضلیل وتفسیق سے مامون کرنا چاہیے۔

(۱۰) براہین قاطعہ ص ۴:-

امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں؟ پس اس پر طعن کرنا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے۔ امکان کذب خلف وعید کی فرع ہے۔

(۱۱) تقدیس القدیر ص ۷۸:-

جواز وقوعی میں بحث ہے۔

(۱۲) کتاب مذکور ص ۷۹:-

گفتگو جواز وقوعی میں ہے نہ جواز امکانی میں۔

ص ۴۴:-

بعض جواز وقوعی کا اثبات کرتے ہیں۔

ص ۱۹:-

مراد جواز سے دو یعنی ایک جواز وقوعی جس کے وقوع سے کوئی استحالہ لازم نہ آئے۔

(۱۳) کتاب مذکور ص ۲۱:-

کذب جنس ہے اور خلف وعید ایک نوع اس کی ہے۔

اور یہ میزان منطق داں بھی جانتا ہے کہ ثبوت نوع سے ثبوت جنس لازم وواجب ہے۔ پس یہ فرمانا کہ جواز خلف وعید کے معتقد جواز کذب کے معتقد نہیں، طرفہ فقرہ ہے۔ کیا پہلے علما متکلمین کو کوئی ایسا گمان کر سکتا ہے کہ نوع کے وجود کے قائل ہو کر جنس کے عدم کے قائل نہ ہوں۔ پس ضروری ہے کہ وہ لوگ جواز کذب کے قائل ہونگے، اور یہ وہی مضمون ہے کہ ابتداء براھین قاطعہ میں ہے کہ خلف وعید میں علماء متقدمین کا اختلاف ہوا ہے اور امکان خلف کی امکان کذب فرع ہے۔ یعنی کذب جنس ہے، اور خلف وعید نوع اس کی۔

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

(۱۴) تقدیس القدیر ص ۲۳:-

شرط نہ ہو تب بھی خداوند کریم خلف پر قادر ہے مثلاً توبہ نہ کرے تب بھی عفو مقدور ہے۔

(۱۵) فتاویٰ گنگوہی حصہ ۳ ص ۳۱:-

خدا بندوں کو قدرت دے کر فارغ ہو گیا۔

(۱۶) کتاب مذکور حصہ ۱: ص ۵۱:-

خود آپ (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو بھائی کہو۔

(۱۷) براہین قاطعہ ص ۱۴۸:-

یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔ معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا، اور خود یہ حرکت قبیحہ حرام و فسق ہے۔

(۱۸) کتاب مذکور ص ۱۴۸:-

بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے۔ وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں، ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں، جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں۔

(۱۹) کتاب مذکور ص ۷۹ پر فاتحہ کی نسبت کہا:-

تشبیہ ہنود کا بھی اس میں (فاتحہ میں) مقرر ہے۔ کیونکہ تمام ہنود میں رسم ہے، اور ان کا یہ شعار ہے کہ طعام پر بید (وید) پڑھواتے ہیں۔ تحفۃ الھنود میں ہے کہ ہر سال جس تاریخ کو کوئی مرا اسی تاریخ کو ثواب پہنچاتے ہیں، اور اس کو ضرور جانتے ہیں اور پنڈت اس کھانے پر بید پڑھتا ہے۔ انتہی۔ پس اگر اس کو رسم ہنود کہیں بہت بجا اور حق ہے۔

(۲۰) فتاویٰ حصہ ۲ ص ۱۳:-

رحمۃ للعٰلمین صفت خاصہ رسول اللہ صلعم کی نہیں ہے۔ انبیا علما بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔ اگر چہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں، لہٰذا دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔

(۲۱) فتاویٰ گنگوہی ص ۸۳:-

حصہ اوّل جو یہ عقیدہ رکھے کہ خود بخود علم تھا بدون اطلاع حق تعالیٰ کے، تو اندیشہ کفر کا ہے، امام نہ بنانا چاہیے، اگر چہ کافر کہنے سے بھی زبان روکے۔

(۲۲) براہین قاطعہ ص ۱۸: میں روضہ انور پر جو ہزاروں روپے کی جھاڑ و فانوس میں اس مبارک کی روشنی کی

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

متعلق لکھا:-

موجب ظلمت اور نار جہنم کی روشنی دکھانے والی ہے۔

(۲۳) کتاب مذکور ص ۲۲:-

ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا، آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی؟ آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا: جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا، ہم کو یہ زبان آگئی۔

(۲۴) فتاویٰ گنگوہی حصہ ۳ ص ۱۰۱:-

تصنیف فرمائیں۔ جن کے اسماء حسب ذیل ہیں:-

[۲۵] (۱) منیر العین فی حکم تقبیل الابهامین

[۲۶] (۲) ازکی الاهلال بابطال ما احدث الناس فی امر الهلال

[۶۸] (۳) سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح

[۷۸] (۴) الصافیة الموحیه لحکم جلود الاضحیه

[۸۸] (۵) سبحان القدوس عن تقدیس نجس منکوس

[۱۰۴] (۶) المنی والدرر لمن عمد منی آردر

[۱۰۸] (۷) وصاف الرجیح فی بسملة التراویح

[۱۳۵] (۸) القطوف الدانیه لمن احسن الجماعة الثانیه

[۱۳۷] (۹) الردّ الاشد البهی فی هجر الجماعة علی الکنکهی

[۱۶۸] (۱۰) انباء المصطفیٰ بحال سر و اخفیٰ

[۱۹۴] (۱۱) الجزء المهیا لغلمة کنهیا

[۲۰۷] (۱۲) رامی زاغیان معروف به دفع زیغ زاغ

[۱۱۶] (۱۳) اتیان الارواح لدیارهم بعد الرواح

[۲۲۱] (۱۴) اهلاك الوهابیین علی توهین قبور المسلمین

[۲۳۱] (۱۵) حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین

[۲۳۲] (۱۶) خلاصه فوائد فتاوی

[۲۴۳] (۱۷) مبین احکام و تصدیقات اعلام

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[۲۴۶] (۱۸) الفیوض الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ

[۲۵۳] (۱۹) تمہید ایمان بآیات قرآن

[۲۸۵] (۲۰) فتوای کرامات غوثیہ

[۲۸۷] (۲۱) رشاقۃ الکلام فی حواشی اذاقۃ الآثام

[۳۱۲] (۲۲) اخباریہ کی خبر گیری

[۳۳۲] (۲۳) سر الاوقات

[۳۳۴] (۲۴) ظفر الدین الجید

[۲۴۵] (۲۵) چابک لیث براہل حدیث

[۴۹] تردیدِ تھانوی [۹]

یہ فرقہ مولوی اشرف علی تھانوی کی طرف منسوب ہے۔ وہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر یوپی کے رہنے والے تھے۔ مولوی صاحب بھی اذناب وذریات علمائے دیوبند سے ہیں۔ لیکن حفظ الایمان نامی ایک چھوٹا سا رسالہ لکھنے کی وجہ سے آپ کی ذات بہت ہی مشہور اور ایک مستقل حیثیت کی سمجھی جانے لگی کہ ان کے اکابر نے بھی ایسی بات نہیں لکھی تھی۔

مولوی تھانوی صاحب نے حفظ الایمان میں لکھا ہے:-

آپ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں، تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے، کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے، جو دوسرے سے مخفی ہو، تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے پھر اگر زید اس کا التزام کر لے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو من جملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے؟ جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے؟ جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ ہے کب ہو سکتا ہے؟ اور التزام نہ کیا جائے تو نبی، غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی ونقلی سے ثابت ہے۔

(حفظ الایمان، ص ۸، مطبوعہ بلالی، نیم پریس، انبالہ)

حفظ الایمان کی یہ عبارت ایسی صریح اور واضح ہے کہ خود تھانوی صاحب سے اس کے متعلق سوال ہوا تو ایسے قائل کو خارج از اسلام بتایا۔ لیکن یہ ان کی ڈھٹائی اور حیاداری ہے کہ وہ رسالہ چھپا ہوا ہے، چھپا ہوا نہیں ہے۔ پھر بھی صاف انکار کیا۔ بسط البنان

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

میں سوال کے جواب میں لکھتے ہیں۔

الجواب:۔ میں نے یہ خبیث مضمون کسی کتاب میں نہ لکھا۔لکھنا درکنار، میرے قلب میں کبھی اس کا خطرہ بھی نہ گزرا۔ میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم بھی نہیں آتا۔ جو شخص ایسا اعتقاد رکھے، یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً کہے، میں اس کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔ کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

رسالہ امداد، صفر ۱۳۳۶ھ، ص ۳۵ پر ایک مرید کا خواب لکھا کہ:۔

خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (تھانوی صاحب) کا نام لیتا ہوں، اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں، اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں، دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی، تو حضور [تھانوی صاحب] کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں، اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے۔ اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی، زمین پر گر گیا، اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہ رہی۔ اتنے میں خواب سے بیدار ہوگیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا۔ لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور ہی کا خیال تھا۔

بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا، تو ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے، اس واسطے کہ پھر ایسی غلطی نہ ہو جائے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا، اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں، پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علیٰ سیّدنا و نبینا و مولانا اشرفعلی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں، لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا۔ تو دوسرے روز بیداری رقت رہی۔ خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں، کہاں تک عرض کروں۔

تھانوی صاحب نے اس کا جواب لکھا:۔

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ ۲۴ رشوال ۱۳۳۵ھ

رسالہ الامداد، ماہ صفر ۱۳۳۵ھ میں ہے:۔

ایک صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر [تھانوی] کے گھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ میرا ذہن معاً اسی طرف منتقل ہوا۔ (کہ اس کم سن شاگردہ و مریدہ سے شادی ہوگی) اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سن شریف پچاس سے زیادہ اور حضرت عائشہ

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

رضی اللہ عنہا بہت کم عمر تھیں۔ وہی قصہ یہاں ہے۔ (ص ۱۳)

اللہ اکبر! کوئی بھنگی چمار بھی ماں کی تعبیر جورو سے نہ کرے گا۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے تھانوی صاحب کی تردید میں نو کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔

[۲۲۳] (۱) الدولة المكية بالمادة الغيبيه

[۲۳۱] (۲) حسام الحرمين على منحر الكفر والمين

[۲۳۲] (۳) خلاصة فوائد فتاوى

[۲۴۳] (۴) مبين احكام و تصديقات اعلام

[۲۴۶] (۵) الفيوض الملكيه لمحب الدولة المكيه

[۲۵۳] (۶) تمهيد ايمان بآيات قرآن

[۲۸۵] (۷) فتوائے کرامات غوثیہ

[۳۳۸] (۸) ظفر الدين الجيد

[۳۴۵] (۹) چابک لیث بر اہل حدیث

[۵۰] تردیدِ مولوی نذیر حسین [۶]

مولوی نذیر حسین صاحب اگرچہ دہلوی سے مشہور ہیں مگر درحقیقت بہاری ہیں۔ بہار کے ضلع مونگیر کے ایک موضع ہلتھوا میں ۱۲۲۰ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ گاؤں سورج گڑھا سے ۶/۵ میل کی مسافت پر ہے۔ (دیکھئے تراجم علمائے حدیث ہند ص ۱۳۳)

یہ غالی قسم کے غیر مقلد تھے۔ تقلید امام اعظم رحمة الله عليه کے سخت مخالف تھے۔ مسائل کا جواب بھی کیف یشاء دیتے تھے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے ان کی تردید میں چھ کتابیں تصنیف فرمائیں:

[۲۴] (۱) النذير الهائل لكل جلب جاهل

مجلس میلاد مبارک میں مولوی نذیر احمد صاحب کے ایک فتویٰ کا انہیں کے دوسرے فتوے سے تردید ہے۔

[۱۳۰] (۲) حاجز البحرين الواقى عن جمع الصلاتين ملقب به حجة الحين على نذير حسين

[۱۵۹] (۳) جزاء الله وعدوه بابائه ختم النبوة

[۳۰۱] (۴) تنبيه الجهال بالهام الباسط المتعال

[۳۰۲] (۵) جوابہائے ترکی بترکی

[۳۰۳] (۶) سيف المصطفىٰ على اديان الافتراء

for more books click on link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari